Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمن عون معین مطلق و فیض توفیق خداے ارجمند

لله الحمد و المنه که دریں هنگام فرخی فرجام بفضل
حضرت مالک العلام این نسخه عجیبه غریبه مسمے به

براهین سنیه

jabir.abbas@yahoo.com

بمقام لکهنو به محله فراشخانه وزیر گنج بتاریخ
بست و دوم ماه شوال المکرم سنه ۱۳۱۵ هجری

در مطبع اثنا عشری باهتمام سید عابد علی طبع شد

داخلہ نمبر ۸۴۳۹۸
فن نمبر اخلاق ۲۹
کتاب نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد خاتم المرسلین
ولیہ علی امیر المومنین وعترتہما المعصومین اما بعد واضح ہو
کہ یہ ایک رسالہ مختصر ہے موسوم بہ ابین [illegible] زبان ہندی میں واسطے نفع عام
مومنین کے فضائل اور مناقب امام المتقین یعسوب الدین حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب اور سائر اہلبیت طاہرین معصومین صلوات
اللہ علیہم اور حالات بعض حضرات مشائخ کبار اور اصحاب با دولت
و اقتدار میں تالیف کیا گیا اور اس رسالہ میں دو امر کا اہتمام اور
التزام ہوا اول یہ کہ تمام تر نقل و استدلال ہی احادیث کتب
معتمدہ اور صحاح مستندہ اور تفاسیر معتبرہ اور مصنفات مطولہ اور
مختصرہ اکابر محدثین اور اعاظم متکلمین اور اجلائے مفسرین اور
اعاظم مورخین اہل سنت وجماعت سے دوسرے مولف نے کوئی
کلمہ تعصب کا نہیں لکھا ہے بلکہ منقولات کبرائے موثقین اور ارشادات

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عظامی آئمہ دین اہل سنن کو نقل کر دیا ہے اور یہ رسالہ مرتب ہوا دو مقصد
اور خاتمہ پر واللہ الموفق المعین

مقصد اول فضائل میں جو کہ

فضائل حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام میں آیات
قرآنیہ اور احادیث کتب معتبرہ اہلسنت میں اس کثرت سے منقول اور
وارد ہیں کہ اگر بعض انمیں سے مذکور ہوں تو ایک کتاب مبسوط مرتب
ہو جاتی ہے پس نظر بمناسبت حال اس رسالہ مختصر کے چند آیات اور روایات
بطور نمونہ کے مثل چند قطروں کے بحر ذخار سے اور چند لفظوں کے
دفتر طومار سے عرض کی جاتی ہیں انمنجملہ جب پیغمبر آخر الزمان نے حجۃ
الوداع سے مراجعت فرمائی یعنی اوس حج سے [illegible] ہجری کے
بعد اوسکے دو مہینے کئی روز کے بعد دنیا سے انتقال فرمایا تو اثنا
راہ میں اٹھارہویں ذیحجہ کو یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الرسول بلغ ما
انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک
من الناس یعنی اے رسول خدا پہونچا خلایق کو اوس چیز کو کہ بھیجے گئے تجکو
تیرے پروردگار کے پاس سے اور اگر نہ کریگا تو جو کچھ کہ ساتھ اوس کے
امر کیا گیا ہے اور نہ پہونچاویگا تو اوسکو خلق کے تئین پس نہ پہونچایا
ہوگا تو نے پیغام پروردگار کو اپنے اور ادا نہ کی رسالت کی ہوگی
تو نے اور خدا نگاہ رکھے گا تجکو آدمیوں سے پس اوس وقت حضرت
نے مقام خم غدیر میں مقام کیا باوجود اوسکے کہ وہ اترنا قافلہ اور مسافرونکا
اور یہ جگہ متعارف نہ تھا اور بنا بر حکم حضرت کے پاک کی گئی کانٹے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو درخت کے نیچے تھے اور جمع کئے گئے لوگ ابتدا سے کہ متفرق ہو گئے تھے اور وہ وقت دوپہر اور دھوپ کی شدت کا تھا حسب ارشاد حضرت اونٹون کے کجاوون سے ایک چیز بلند بطور منبر کے بنی اوسپر حضرت تشریف لیگئے تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھین اور ایک خطبہ طولانی پڑھا اور اوس خطبہ مین خلائق کو اپنے رحلت سے خبر دی اور ترغیب دی لوگون کو تمسک و اطاعت قرآن مجید اور اہلبیت طاہرین کے پس فرمایا اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ یعنے آیا مین نہین ہون اولی بہ تصرف تم لوگون کے ذاتون سے جب حضرت نے یہ فرمایا تو سب نے کہا کہ ہان البتہ ہے پس حضرت نے بازو مرتضی علےؑ کا پکڑا اور بلند کیا یہانتک کہ دیکھا لوگون نے سفیدی زیر بغل دونون کو پس فرمایا فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ یعنی جس شخص کا مین مولا اوسکا ہون پس علےؑ مولا اوسکا ہے یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے علےؑ کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے علےؑ کو اور مدد کر اوسکی جو مدد کرے علی کی اور چھوڑ دے اوسکو جو چھوڑ دے علی کو بعد ا فرمایا اَلَا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاہِدُ مِنْکُمُ الْغَائِبَ یعنے آگاہ ہو کہ پس پہونچا دے اس خبر کو جو تم لوگون سے حاضر ہے اوس شخص کو جو غایب ہے پس اوسی وقت نازل ہوے یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج کے روز کامل کیا مینے واسطے تم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

لوگوں کے دین تمہارا اور تمام کیا ہمنے تمپر اپنی نعمت کو اور اختیار کیا
تمہارے واسطے ہم لوگوں کے اسلام کو دین پس رسول خدا نے کہا اللہ اکبر
والحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی والولایۃ
لعلی بن ابی طالب یعنی اللہ بڑا ہے اور حمد ہے واسطے اللہ کے
اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور ساتھ راضی
ہونے پروردگار کے ساتھ میری رسالت کے اور ولایت علی ابن ابی طالب
کے اور جب کہ فرمایا یعنی من کنت مولاہ الی آخرہ فرمایا اور بعد تمام
ملاقات کی عمر بن خطاب نے علی ابن ابیطالب سے اور کہا ہنیأ لک یا ابن
ابیطالب اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ اور بعض روایت
میں بجای ہنیأ لک کے بخ بخ لک یعنی مبارک ہو اور مبارک ہو تمکو یا علی تم ہوئے مولا میرے
اور مومن اور مومنہ کی یہ ہے کیفیت حدیث غدیر خم کے تفسیر میں آیہ کریمہ
یا ایہا الرسول بلغ الی آخرہ کے بسبیل اختصار اجمع اور انتخاب کے
روایات کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے مثل تفسیر ثعلبی اور تفسیر [illegible]
ابو جعفر ابن جوزی کی اور مناقب ابن مغازلی اور اخطب الخطباء
اخطب خوارزمی کی اور مناقب اخطب خوارزم اور صواعق ابن حجر
اور مناقب ابن مردویہ کہ ہر ایک ان کتابوں میں حدیث غدیر کو
بطریق کثیرہ روایت کیا ہے اور مثل صحیح ابی داؤد سجستانی اور صحیح
ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ کہ عبارت ہے روایات موطا مالک
اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور صحیح ابی داؤد و صحیح ترمذی اور

نسخہ تفسیر ثعلبی سے اور جزو چہارم سرقات الشعر ابی عبد اللہ مرزبانی
اور شرح التجرید ابو الفرج اور کتاب موضح حافظ ابو الفتوح اور فصول
المہمہ ابن صباغ اور مشکوۃ اور تفسیر نیشاپوری اور مطالب السؤل محمد
بن طلحہ اور حلیہ حافظ ابو نعیم اور وسیلۃ المتعبدین عمر بن الخضر الملا کہ اور
روضۃ الاحباب جمال الدین اور شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید اور
مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی اور سر العالمین غزالی اور کتاب اعتقادیہ
قاضی زادہ اور روایات بیہقی اور زہری اور طبرانی اور دارقطنی
اور ذہبی اور کتاب ولایت ابو العباس ہمدانی مشہور با بن عقدہ
کہ انہوں نے ایکسو چھبیس طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور نام
بعض اون راویوں کے کہ اس حدیث کو جن سے روایت کیا ہے
یہ ہیں امیر المومنین علی ابن ابیطالب ابوبکر عمر عثمان طلحہ زبیر عبد الرحمٰن
ابن عوف سعد بن مالک عباس عبد المطلب امام حسن امام حسین عبد اللہ
ابن عباس عبد اللہ ابن جعفر عبد اللہ ابن مسعود عمار ابن یاسر ابوذر
غفاری سلمان فارسی سعد ابن زرارہ انصاری حبشی ابن جنادہ
خزیمہ ابن ثابت انصاری حذیفہ ابن الیمان عبد اللہ ابن عمر براء ابن عازب
سمرہ ابن جندب سلمہ ابن اکوع اسلمی عمر ابن ابی سلمہ سہیل ابن سعد
انصاری ثابت ابن یزید عمران ابن حصین خزاعی بریدہ ابن
الحصیب جبلہ ابن عمر انصاری زید ابن حارثہ انصاری انس ابن
مالک انصاری عبد اللہ ابن ثابت انصاری ابو امامہ انصاری

Presented by: Rana Jabir Abbas

عامر ابن ابی لیلی انصاری حسان ابن ثابت انصاری قیس ابن ثابت انصاری
مالک ابن حویرث حذیفہ ابن اسید غفاری ثابت ابن ودیعہ انصاری
ابوہریرہ ہاشم ابن عتبہ ابن ابی وقاص مقداد ابن عمرو کندی عبداللہ
ابن عبداللہ ابن بشیر مازنی سعید ابن سعید ابن عبادہ انصاری
نعمان عجلان انصاری جندب ابن ابی سفیان حبیب ابن بدیل
ورقا خزاعی فاطمہ بنت رسول اللہ ام سلمہ ام ہانی بنت ابیطالب
عائشہ جریر ابن عبداللہ بجلی ابوسعید خدری ابن حاتم زید ابن
ارقم جابر ابن سمرہ اسامہ بن زید حبشی ابن حرب ابو الحمرا خادم رسول
اللہ عامر ابن واثلہ عبداللہ بن ابی اوفی عطیہ بن بشیر مازنی اور ابو
عطا ہمدانی سے منقول ہے کہ کہا اونہون نے اس حدیث کو
دو سو پچاس طرق سے روایت کیا ہے اور کنجی شافعی نے
کبیر مین لکھا ہے کہ دیکھا مین نے محمد بن جریر شافعی سے ایک کتاب کو
دو جلد ضخیم مین کہ جمع کیا تھا اوس کتاب مین روایات حدیث غدیر
کو اور نقل کیا کہ ابو المعالی جوینی شافعی کہ مشہور ہے امام الحرمین
تعجب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بغداد مین ایک کتاب دیکھی مین نے
صحاف کے ہاتھ مین اور اوس کتاب مین [illegible]
تھین اور پشت پر اوس کتاب کے لکھا تھا کہ المجلد الثامن و العشرون
من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے اٹھائیسوین جلد ہے
طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے اور جلد و [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

بھی رسول خدا نے اس کلام ہدایت فرجام کو فرمایا ہے جیسا کہ احمد حنبل اور ابن
مغازلی اور خطیب مرودیا ور ذہبی نے باسناد صحیح بریدہ بن خضیب سے
روایت کی ہے پس ملاحظہ سے کتب مذکورہ معتمدہ کثیرہ مصنفہ علمای
اہل سنت اور اخبار وافرہ متواترہ مستدلہ پیشوایان اس فرقہ کے تواتر
حدیث من کنت مولاہ الخ کا ظاہر اور روشن ہے اور انکار کرنا اسکے متواتر
ہونے سے منکر ہونا ہے تواتر سے کل اخبار متواترہ کے مخفی نہ ہے کہ بعض
علماء اہل سنت وجماعت کا قول یہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے تواتر پانچ شخص
کے خبر سے اور بنا بر قول بعض بارہ شخص اور موافق قول بعض بیس
شخص کے خبر سے اور قول بعض کا یہ ہے کہ عدد ہای مخصوص معین نہیں
ہیں بلکہ کبھی عدد ہای مذکورہ سے اور کبھی انسے زیادہ سے تواتر حاصل
ہوتا ہے پس اس حدیث غدیر میں بنا بر قول کے بلحاظ کثرت اخبار
مشہورہ متواترہ احتمال عدم تواتر ہو نہیں سکتا اور انکار کرنا اسکے تواتر سے علاوہ
عدم اطلاع کے علم حدیث پر جیسا کہ شیخ جزری شافعی نے کتاب اسنے
المطالب میں بعد ذکر اس حدیث غدیر کے لکھا ہے کہ حدیث صحیح ہے
بہت راویوں سے اور متواتر ہے رسول خدا سے اور روایت کیا ہے
اسکو جمع کثیر نے اور اعتماد نہیں ہے اوسکے سخن پر جو اطلاع نہیں رکھتا ہے
علم حدیث پر اور لکھا ہے کہ ثابت ہوا ہے کہ یہ قول رسول خدا کا ہے خطبہ
روز غدیر میں حق علی ابن ابیطالب میں اور ابن مغازلی نے بعد
روایت کرنے اس حدیث کے لکھا ہے ابی محدث ابو القاسم [illegible] بعد

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے کہا اوسنے کہا یہ حدیث صحیح عن رسول اللہ یعنے یہ حدیث صحیح ہے پیغمبر
خدا سے اور کہا بہ تحقیق کہ روایت کیا ہے اس حدیث غدیر خم کو رسول خدا سے قریب تیس نفر نے
کہ منجملہ اونکے عشرہ مبشرہ ہیں اور یہ ایک حدیث ہے ثابت اور واقع اور ابن
حجر نے صواعق میں لکھا ہے کہ یہ ایک حدیث صحیح ہے اور شک نہیں ہے اسکی صحت میں اور سندیں
اسکی بہت بہت ہیں نہیں ہے التفات اوسکی طرف جو کہ منکر ہے اس حدیث کا ہے اور امام غزالی
نے دعوی اجماع کا صحت پر اس حدیث کے کیا ہے جیسا کہ اپنے کتاب
سر العالمین میں لکھا ہے کہ اجمعت الجماہیر علی متن الحدیث فی یوم غدیر خم
باتفاق الجمیع یعنے جمع ہوئے سب لوگ اوپر صحت متن اس حدیث کے
ساتھ اتفاق کل کے پس اب جو اسکا انکار کرنا کسی شخص اہلسنت کا
اس حدیث سے درحقیقت انکار ہے روایات اور کتب اور اقوال کو
اپنی آئمہ دین اور اجلا محدثین اور مشائخ مجتہدین کے اور موجب اسکا ہے
کہ کسی حدیث پر اعتماد نکریں کہ ہرگاہ اسقدر اتفاق کثیر اور اقوال جمہور
پیشوایان اہل سنت اپنی کتب معتبرہ میں جمع کثیر صحابہ رسول خدا سے کہ انکے
اعتقاد میں سب صادق اور عادل ہیں روایت کئے ہوں اور انکا جمہور
مثل ابن مغازلی اور شیخ جزری اور ابن حجر اور ابن مغازلی اور امام
غزالی وغیرہم صحت اور تواتر پر اس حدیث کے حکم صریح اور تصریح
بلیغ کئے ہوں مفید علم کا نہو تو پھر کس کتاب اور کس حدیث پر اعتماد
رہ سکتا ہے واللہ تو پھر ہمیں اب مخفی نرہے کہ کتب لغت میں معنے
لفظ مولا کے ناصر اور محب و ہمسایہ اور بندہ آزاد کردہ اور ابن عم اور داماد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

گئے ہیں اور انکار کردہ شدہ اور اولے بتصرف آنی ہیں ابو عبیدہ نے
کہ کلام اوسکا لغت مین سند ہے اور اوسکے کلام کو مصنفین کتب
لغت مثل صاحب صحاح وغیرہ سند دیتے ہین کتاب مجاز مین اور فرانی نے
جو مشہور عالم کامل نحو اور عربیت کا ہے کتاب معانی القرآن مین اور ابوبکر
انباری نے کتاب تفسیر المشکل مین اور صاحب صحاح نے صحاح مین
لفظ مولی کو بمعنے اولے بتصرف تفسیر کیا ہے اور بعض اونمین سے آیت قرانی
اور حدیث اور اشعار معتمدین اکابر شعرای فصحای عرب مثل لبید
اور اخطل کو سند بھی لائے ہین اور ملا سعد الدین نے شرح مقاصد مین
لکھا ہے کہ استعمال لفظ مولا کا بمعنے متولی اور مالک امر اور اولے بتصرف
کلام عرب مین شایع ہے اور نیز اولے بتصرف اور منقول ہے ائمہ لغت
سے اور واحدی نے معانی القرآن مین لکھا ہے کہ مولی اور ولی لغت مین ایک
معنے رکھتے ہین پس جانا چاہیے کہ حدیث غدیر خم مین سوا معنے
اولے بتصرف کے اور معانی بعید از مناسبت اور نادرست ہین اور وجوہ
اسکے اثبات کے کہ اس حدیث مین جو مولا ہے یقیناً یہی معنے ہے بہت
ہین مجملاً اونکے چند وجہین بیان کیجاتی ہین پہلے شیخ ابن اثیر جزری نے
نہایہ مین لفظ مولی کو قول عمر یعنے ہنیئاً لک یا ابن ابیطالب اصبحت
مولای ومولی کل مومن ومومنہ مین بمعنے صاحب تصرف
لکھا ہے اور یہ قول عمر کا اوسوقت کا ہے کہ جب روز غدیر سرور
انبیاء نے من کنت مولاہ الخ فرمایا تھا جیسا کہ بیان ہو چکا تو لفظ مولی کو

قول رسول اللہ کا اور قول عمر میں مختلف المعنے سمجھنا بعید از قرینہ اور غیر
معقول ہے دوسری ہنیاً لک یا بخ بخ کہنا عمر کا کہ یہ کلام تہنیت اور
مبارکباد کا ہے بس دوسرے معنے کے فرض کرنے مین یہ کلام صورت
نہین رکھتا تیسرے روایت ابن مغازلی کتاب مناقب مین کہ جو شخص
کہ روزہ رکھے اٹھارہوین ذی الحجہ کو لکھا جاوے واسطے اوسکے روزہ
ساٹھ مہینے کا کہ یہ روز غدیر خم ہے کہ پکڑا رسولخدا نے ہاتھ علی ابن
ابیطالب کا اور کہا الست بالمومنین من انفسہم الی آخرہ اسی معلوم
ہوا کہ اسقدر ثواب روزہ رکھنے کا کیسے امر عظیم کے وجہ سے ہے
جیسا کہ ستائیسوین رجب کو کہ بعثت اور رسالت رسول خدا کے ہونے
سے ثواب روزہ کا عظیم ہے بس وہ امر عظیم سوا امر اولی بتصرف اور
نصب امامت اور خلافت کے متخیل دوسرے معانی کے ساتھ نہین
ہو سکتا چوتھے کیفیات مدیدہ یعنے مقام کرنا رسولخدا کا منزل غیر
معارف تا قافلہ مین دہوپ کی شدت کے وقت مین اور پھیرنا اور
جمع کرنا لوگونکا جو متفرق ہونے لگے تھے اور منبر بنانا کجاوون سے
ببول کے درخت کے نیچے اور خطبہ بہت طولانی پڑہنا اور خبر دینے
اپنی وفات کے اور ترغیب دینا اور وصیت کرنے لوگون کو تمسک
کرنے کی ساتھ قران اور اہلبیت کے اور ہاتھ پکڑنا مرتضی علی کا اور
بلند کرنا یہ امور دلالت کرتے ہین کہ رسولخدا کو امر عظیم منظور تھا اور
اگر ارادہ حضرت کے امر و رغیب وغیرہ ہوتے تو اس اہتمام شدید کے

کیا ضرورت تھی ناصر اور محب ہونا واسطے مرتضے علی ہم کو ایسا مرتبہ
نہیں کہ موجب زیادتی اور افتخار کا انکے ہوا قطع نظر اسکے وہ بھی اسبب
اسواسطے کہ سب مومنین ناصر اور محب باہمدیگر ہیں جیسا کہ
حقتعالی نے قرآن مجید مین خبر دی ہی کہ المؤمنون والمؤمنات بعضھم
اولیاء بعض یعنے مومنین اور مومنات بعضے انمین دوستدار اور
ناصر یعنے دوسرے کے ہین اور بوجہ کمال اطاعت امیر المومنین جو
نسبت برسولخدا اور فدویت اور جانفشانی اور مجاہدہ کرتے انکے ساتھ
کفار کے یہ امر کب پوشیدہ تھا کہ امیر المومنین محب اور ناصر اون
لوگون کے ہین جنکے رسولخدا محب اور ناصر ہین یہ کیا بات ہے کہ
رسولخدا ایسی حالت اور ایسے [illegible] ایسے مقام اور اتنا ہمراہ سے
ایسے امر کم فائدہ کے خبر دیتے ہین مراد [illegible] ہو سکے لفظ مولے کا
مگر اولی بتصرف اور مقتدا یا پیشوا ہونا اور عرب مین استعمال لفظ
مولیٰ کا بمعنے مراد اور مطاع اور اولی بتصرف کے ہوا اور یہ بات
نہایت شایع اور ظاہر ہی اون لوگون کے نزدیک کہ جو لوگ محاورہ
اور مکالمہ اہل عرب سے اطلاع رکھتے ہین جیسا کہ کلام [illegible]
کا مذکور ہو چکا پیچھے پھر فرمانا رسولخدا کا فقرہ الستُ اولی بکم من
انفسکم یعنے نہیں ہو مین اولی بتصرف تم لوگون کے ذاتون سے
بعد اسکے کہنا لوگونکا کہ ہان ایسا ہی یا رسول اللہ بعد اسکے فرمانا
حضرت کا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے پس جو شخص کہ ہوا مین

jabir.abbas@yahoo.com

مولا او سکا بیان کیے ہو مولا او سکا مجازاً ولائل قائمہ سے ہی کہ یقیناً اور
جز نا فقرہ من کنت مولاہ ہین کہ فرع ہو مرا اتفق پہلے فقرہ الست
اولی بکم کے کہ اصل ہی یعنی مولی سکے اولی ہو اور خلاف اصل کے
فرع ہین دوسرے معانے لیکن محب اور ناصر وغیرہ کے ذہن مین
نہین آسکتے مثلاً لفظ اگر کسی شیر کے دو معنے ہین ایک باگھ دوسرا
دودہ پس اگر کوئی شخص لوگون سے پوچھے کہ فلان جنگل مین شیر ہی
اور وہ لوگ کہین کہ ہان ہی بعد اسکے وہ شخص کہے کہ جو شخص شیر
کو میرے پاس لیکر آوے اوسکو مین انعام دونگا یقین اوثق ہی
کہ جو شخص سنیگا سمجھیگا کہ مراد باگھ ہی اور احتمال دودہ کا اوسکے
ذہن میں ہرگز خطور نکریگا پس ظاہر ہوا کہ ملاحظہ سے فقرہ الست اولی
بکم کے سوا یقین کرنے معنے اولے کے احتمال دوسرے معنون کا ہو
نہین سکتا ساتوین طلب شہادت کرنا مرتضی علی ع کا لوگون
سے قسم دیکے بروز شوری اور مقام رحبہ مین بہ نسبت سننے اس
حدیث کے رسولخدا سے بروز غدیر اور ادا شہادت کرنا لوگون کا
کہ اس حدیث کو اس روز رسولخدا سے سنا ہی جیسا کہ احمد حنبل نے مسند
مین اور اخطب خوارزم اور ابن مغازلے اور ابن مردویہ نے
اپنے اپنے کتاب مناقب مین لکھا ہی آٹھوین علاوہ روز غدیر
کے بھی اولے فرمانا رسولخدا کا امیر المومنین ع کو جیسا کہ روایت
ابن مردویہ مین ہی کہ فرمایا رسولخدا نے ان علیا اولی الناس بکم

بعد ہی اور احمد حنبل نے بنا بر روایت ابن بریدہ کے لکھا ہی کہ
رسول خدا نے فرمایا لا تقع فی علی فانہ منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی
یعنے بد نکہو علی کو کہ تحقیق وہ مجھسے اور مین اوس سے ہون اور وہ
اولی بتصرف ہی تم لوگون مین بعد میرے اور ترمذی اور حاکم نے
روایت کی ہی عمران بن حصین سے کہ رسول خدا نے فرمایا ما تریدون
من علی ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن من بعدی یعنے
کیا چاہتے ہو تم علے سے کہ تحقیق علے مجھسے ہی اور مین اوس سے
ہون اور وہ اولی بتصرف ہی ہر مومن کا بعد میرے اور سابق
کلام مین اوپر مذکور ہو چکا کہ ولی اور مولی ایک معنے رکھتے ہین اور
سوا اسکے دوسرے الفاظ بھی ہم معنے اولی بتصرف کے رسول خدا
نے حق امیر المومنین مین ارشاد فرمائے ہین جیسا کہ ابن مردویہ
نے کتاب مناقب مین باسناد انس بن مالک کے لکھا ہی کہ رسول خدا
نے سلمان سے فرمایا یا سلمان ان خلیفتی ووصیی ووزیری وخیر
من اخلفہ بعدی علی بن ابیطالب یودی عنی دینی وینجز موعدی
یعنے اے سلمان تحقیق کہ خلیفہ میرا اور وزیر میرا وصی میرا اور بہتر
اوس سے کہ جسکو چھوڑون مین بعد میرے علی ابن ابیطالب ہی
کہ احکام دین کو میرے پہونچا دیگا اور وعدے کو میرے بجا لاویگا
ولیکن قرینہ واضحہ معنے اولی بتصرف پر آیہ تبلیغ یا ایہا الرسول
بلغ الخ ہی جیسا کہ مذکور ہوا اسواسطے کہ جب تک اہتمام کیسے امر مین

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو حق تعالیٰ اپنے رسول کو اسطرح کے تاکید اور مبالغہ واسطے تبلیغ کے حکم کرتا اور سوا اولی بتصرف کے کوئی امر کہ ایسا ہوتا اور نہیں ہو سکتا اور نہیں ہے دوسری دلیل وشخص اولی بتصرف ہونے پر آیۂ کریمۂ الیوم اکملت لکم دینکم ہے جیسا کہ بیان ہو چکا اسواسطے کہ وہ امر کہ سبب اوسکے دین اتمام کو پہنچے سوا اسکے اولی بتصرف کے کوئی امر دوسرا نہیں ہوا اور کوئی چیز دوسری بعد نازل ہونے اس آیت کے منجملہ واجبات نہیں آویگی کہ وجب اکمال دین اور اتمام نعمت کا ہوا اسلیئے رسول خدا نے اوس روز فرمایا الحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی والولایۃ لعلی بعدی ابو طالب گیارہوین شعر

افلی تعلی عمرکا ولم اصل الی الیوم سابقا وانشدہا حقا

ان ... لئے نہیں دیکھا مین مثل اس روز کے کوئی روز اور نہیں دیکھا مین نے مثل اس حق کے کوئی حق کہ ضایع ہوا ہو اور اسی شعر کو قاضی ... الدین نے ... مین اور سبط ابن جوزی نے مرآۃ الزمان مین نقل کیا ہے بارہوین یہ دو شعر حسان ابن ثابت انصاری کے کہ جنہون اشعار تہنیت روز غدیر کے کہا ہے ینادیہم یوم الغدیر نبیہم واسمع بالنبی منادیا دیگر فقال لہ قم یا علی فاننی رضیتک من بعدی اماما وہادیا ... ان دونون شعرون کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

چاہئے کہ ہوا کرنا یاد ملو غدیر خم کو یعنی اونکا مقام غدیر خم میں پہلے یعنی علی کو کہ خوشی ہمارے ... کہ تو بعد ہمارے امام و رہنما ہو۔ اور روایت کیا ہو اون دو شعروں کو جو دوسرے شعروں کے اخطب خوارزم نے مناقب میں ساتھ اسناد کے ابی سعید خدری سے کہ بعد اسکے کہ رسول خدا نے من کنت مولاہ الخ فرمایا بروز غدیر خم حسان نے باذن اور حکم رسولخدا کے اشعار تہنیت کے کہی اور ذکر کرنا ان سب شعروں کا اور مذکور کرنا اور قصاید شعرا فصحای عرب کا اوس میں رسالہ مختصر میں مناسب نہیں ہے تیرہویں روایت کرنا اخطب کا باسناد عبد الرحمن ابن لیلی سے اور اوسنے اپنے باپ سے کہ بیچ روز غدیر خم میں رسولخدا نے کہ علی مولی ہر مومن اور مومنہ کا اور کہا خاص علی سے کہ انت امام کل مومن و مومنة بعدی یعنی تو ہوا امام ہر مومن اور مومنہ کا بعد میرے کے اور بھی اخطب نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے خاص علی سے کہا انت ولی کل مومن و مومنة بعدی یعنی تو ہوا اولی بتصرف ہر مومن اور ہر مومنہ کا بعد میرے کے چودہویں قول ابن مغازلی کا بعد اقرار صحت اس حدیث کے کہ میں نہیں جانتا کس واسطے مخصوص ہے علی ابن ابیطالب ساتھ اس فضیلت کے اور دوسرا اوس میں شریک نہو پندرہویں قول محمد ابن طلحہ شافعی کا مطلب السؤال

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں کہ لفظ من کا افادہ عموم کا کرتا ہی دلیل اسپر ہی کہ جو شخص کہ رسولخدا کا اولی
اور صاحب اختیار اوسکا ہی علی بھی بہ نسبت اوسکی ایسا ہی ہی اور یہ حدیث
صریح ہی اس باب مین کہ رسولخدا نے علیؑ کو مخصوص کیا ہی ساتھ اوس درجہ
اور منقبت کے کہ کوئی شخص جانب رسول سے ساتھ اس درجہ کے
بہرہ مند نہیں ہوا سیوم لمعون قصہ حارث بن نعمان فہری اور ملخص اس روایت
کا یہ ہی کہ ثعلبی نے کہ اکابر مفسرین اور اعاظم محدثین اہل سنت سے ہین
تفسیر مین اس آیت کے سال سائل بعذاب واقع کے روایت کے ہے
کہ جب خبر اس ارشاد رسولخدا یعنے من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ کے اطراف
اور جوانب مین مشہور اور منتشر ہوے اور سنا اسکو حارث بن نعمان فہری
نے کہ سردار ایک قبیلہ فہر کا تھا شتر پر سوار ہوا اور مدینہ مین آیا اور شتر سے
اوتر کے خدمت رسولخدا مین آکے منازعت آغاز کے اور کہا اے محمدؐ
ہمکو ساتھ وحدانیت خدا اور اپنی نبوت اور روزہ و نماز کے حکم کیا
تم نے اور قبول کیا ہمنے بعد اسکے تم ان چیزون پر راضی نہ ہوے
یہانتک کہ خلافت کو اپنے ابن عم کے سپرد کیا تمنے یہ کام خود کیا ہے
تم نے یا جانب خدا سے رسولخدا نے فرمایا قسم ہی اوس خدا کی کہ
نہیں ہی خدا سوا اوسکے کہ یہ امر خدا کیطرف سے تھا پس حارث پھر اور
شتر کی طرف چلا اور کہا کہ اے خدا جو کچھ محمدؐ کہتے ہین اگر حق ہی تو
حکم کر کہ آسمان سے ایک پتھر مجھپر گرے کہ مجھکو اسبات کے سننے کے
تاب نہیں ہی ابھی حارث اپنی شتر تک نہ پہونچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سے

jabir.abbas@yahoo.com

اوسکے سر پر گرا کہ اوسکے مقعد سے باہر نکل آیا پس نازل ہوئے یہ آیت سأل
سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج یعنے طلب کیا
ایک سایل نے اوس عذاب کو کہ واقع ہونیوالا ہی واسطے کافرون کے
کوئی نہین اوسکو دفع کرنیوالا نہین ہی اوس خدا کہ صاحب آسمانونکا
ہی پس ظاہر ہے کہ یہ عنایت حارث سے بسبب ولی تبصرف ہونے امیرالمومنین
کے ظہور مین آیا مشہور ہوئین غزالی نے کہ پیشوائی مسلم الثبوت اہل سنت
ہین کتاب سر العالمین کے مقالہ چہارم مین لکھا ہی کہ لکن اسفرت الحجۃ وجہہا
وجمعت الجماہیر علی متن الحدیث فی یوم غدیر خم باتفاق الجمیع وہو یقول من کنت
مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابا الحسن اصبحت مولای
ومولا کل مومن ومومنۃ وقال بعد ذلک ہذا تسلیم ورضی وتحکیم ثم
بعد ہذا غلب الہوی فی قعقعۃ الرایات واثبات ازدحام الخیول وفتح
الامصار وسقاہم کاس الہوی فحملہم الی الخلافۃ فعادوا الی الخلاف الاول
فنبذوہ وراء ظہورہم فاشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون یعنے لیکن
روشن ہوئے وجہ حجت اور دلیل اور اجماع کیا جمہور نے اوپر حدیث غدیر کے
کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی مولی ہے
اور عمر بن خطاب نے کہا مبارک ہو تمہین اے علی تم مولی ہوئے میرے
اور ہر مومن اور ہر مومنہ کے بعد اسکے کہا یہ تسلیم اور رضا ہی ولایت
علی پر اور گردن جھکانا ہی حکم رسول خدا پر پس بعد اس تسلیم اور انقیاد کے
غالب ہو خواہش ریاست اور شوق اوٹھانے ستون خلافت کا اوس

پرچمون کا علمون کے اور لٹپنا ہوا کا اور حرکت انکی اور اضطراب انکا چلنے
کے وقت اور نشانونکا چلنا آگے اور پیچھے اور مشبک نظر آنا اوس ہیئت حاصلہ
کا جو چلنے سے اور وضع دست و پا سے گھوڑون تیز کے معلوم ہوتے ہے
اور شوق فتح کرنے شہرونکا اور رالیچ نے ان امور کے اوس جماعت کو جام
شراب ہوائے نفس پلایا اور ایسا کیا کہ خلافت کو اوس سے لیا اور پھر گئے حالت کو
کہ جسپر قبل اسلام کے تھے اور عہد اور پیمان روز غدیر کو توڑ ڈالا اور خرید کیا
ساتھ اس عہد شکنی کے اندک اور بے اعتبار چیز کو پس بد ہی وہ چیز جسکو
خرید کیا اونہون نے فقط پس مخفی نرہی کہ ہر ایک وجہ وجوہ مذکورہ سے
بالاستقلال یعنے بدون احتیاج دوسرے وجہ کے مقتضی اسکے ہے
کہ مراد مولے سے اولی بتصرف ہی ہے چہ جاسے بلاخطہ مجموع ان وجوہ کا اور
ہرگاہ ثابت اور متحقق ہوا کہ مراد مولے سے اولے بتصرف ہی تو لا ریب
علی ابن ابیطالب بعد رسولخدا کے خلیفہ اور امام ہین اسواسطے کہ مراد خلیفہ
سے نہین ہے مگر اولی بتصرف ہونا امت مین بارشاد خدا اور رسولخدا الحمد
للہ علی ما ہدانا از انجملہ تفسیر ثعلبی اور مناقب خطب خوارزم اور صحیح نسائی
اور جمع بین الصحاح الستہ اور مناقب ابن مغازلی مین ہے کہ جب علی ابن ابیطالب
نے حالت رکوع مین انگوٹھی سائل کو عطا کی تو اونکے شان مین یہ آیت
نازل ہوئی اِنّما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ
ویؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون یعنے نہین ہے ولی تمہارا مگر خدا اور رسولخدا
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور برپا کرتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو

jabir.abbas@yahoo.com

گواہی حالتیں کہ رکوع میں لیتے ہیں اور سیوطی اور فخر رازی اور نیشاپوری
اور ابن المبیع اور واحدی اور سمعانی اور بیہقی اور صاحب مشکوٰۃ اور
مولف مصابیح وغیرہم مفسرین اور محدثین نے سدی اور حسن بصری اور
اعمش اور عتبہ ابن حکم اور غالب ابن عبداللہ اور قیس ابن ربیع اور
عبایہ ابن ربعی اور ابن عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہم سے روایت کی
ہے کہ یہ آیت شان مرتضیٰ علیہ السلام میں نازل ہوئی اور ثعلبی نے روایت کی ہے اور خلاصہ
اوسکا یہ ہے کہ جب علی نے انگوٹھی سائل کو رکوع میں دی تو رسول خدا
نے بعد فراغ نماز کے سر آسمان کیطرف کیا اور کہا اللھم اشرح لی صدری
ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری یعنی
اے خدا کشادہ کر میرے سینہ کو اور آسان کر میرے کام کو اور
وزیر کر واسطے میرے اہلبیت سے کہ وہ علی ہے اور قوی کر اوس سے
میری پشت کو ابھی تمام نہ ہوا تھا کلام رسول خدا کا کہ نازل ہوئے
جبرئیل اور کہا اے محمد پڑھو انما ولیکم اللہ الی آخر آیۃ اور قوشجی نے
مواقف میں اعتراف کیا ہے کہ اجماع کیا ہے مفسرین نے اوپر اسکے کہ مراد [illegible]
اس آیت سے علی ہیں اسواسطے کہ یہ آیت اونکی شان میں نازل ہوئی
جبکہ انگوٹھی کو سائل کو دیا نماز میں حالت رکوع میں اور سعد الدین
تفتازانی نے شرح مقاصد میں اور ملا علی قوشجی نے شرح تجرید میں ذکر
کیا ہے کہ باتفاق جمیع مفسرین کے یہ آیت شان علیؑ میں نازل ہوئی ہے
بعطا کرنے انگوٹھی کے سائل کو حالت رکوع میں اور [illegible] اخطب خوارزمی

اور مناقب ابن مغازلی اور صحیح مسلم مین مذکور ہوا اور صراط المستقیم مین کہ تصانیف
شیخ زین بیان سے منقول ہی کہ اگر چاہو کہ بلندی مرتبہ اور درجہ امیر المومنین
کو درگاہ الہی مین اور قدر اور منزلت اوس مسند نشین تخت سلونی کو معلوم
کرو تو آیہ شریفہ قل اننی ہدانی ربی الی صراط مستقیم مین تامل کرو کہ مفسرین
علما اور محققین عرفا نے کہا ہی کہ مقصود الہی اس خطاب سے یہ ہی کہ کہدے
تحقیق کہ مجکو ہدایت کی میرے پروردگار نے محبت علی ابن ابیطالب
کے اور یہ مرتبہ بالاترین مراتب ممکنہ بشر کے ہی کہ حضرت خاتم انبیاء بامر
الہی اظہار ایسے مرتبہ علی کا کرے چنانچہ محمد ابن محمود کرمانی شافعی نے
اپنے کتاب مین نقل کی ہی کہ حضرت رسالت پناہ سجدہ شکر مین فرماتے
تھے الہی بحق علی ولیک اغفر لمحبیہ یعنی اے خدا بحق علی کہ ولی تیرا ہی
بخش دوستون کو اُسکے کہ ولی تیرا ہی اور اسکے بعد خوارزمی نے مناقب مین نقل
کی ہی کہ روز مباہلہ مین جب سید ثقلین نے امیر المومنین و فاطمہ و سبطین
کو اپنے عبا مین داخل کیا تو ہاتھ کو اس دعا کے ساتھ اوٹھایا اللھم احشرنی
فی زمرتہم یعنی خداوندا حشر کو میرا اون کے زمرہ مین کہ دوستدار ان
لوگون کے مین از انجملہ صحیح بخاری اور صحیح ابوداود اور جمع بین الصحاح الستہ
اور جامع ترمذی اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل اور وسیلۃ المتعبدین اور
تفسیر ثعلبی اور تفسیر واحدی اور مصابیح اور تحفۃ الاحباب مین ہی کہ شان علی
اور فاطمہ اور حسن اور حسین مین نازل ہوئی یہ آیت انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی سوا اسکے نہین ہی کہ چاہتا ہی اللہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

چاہتا ہے کہ لیجاوے تم سے گناہ اور بدی کو اے اہلبیت رسالت اور
پاک کرے تمکو بدی سے پاک کرنے پر اور جزو چہارم صحیح بخاری اور صحیح
ابوداؤد اور جمع بین الصحاح الستہ اور جامع ترمذی اور مسند احمد حنبل
مین بطریق متعددہ اور تفسیر ثعلبی مین بھی باسناد عدیدہ اور مصابیح مین
ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا نے علی اور فاطمہ اور حسن اور
حسین کو اپنی عبا مبارک اوڑھائی اور فرمایا اللہم ہؤلاء اہلبیتی یعنے خداوندا
یہ لوگ ہین اہلبیت میرے اور صحیح ابوداؤد اور جمع بین الصحاح الستہ اور
جامع ترمذی اور مسند احمد حنبل اور تفسیر ثعلبی اور مصابیح مین ہے کہ جب رسول
خدا نے یہ ارشاد فرمایا تو ام سلمہ نے کہا کہ آیا نہین ہون مین اہلبیت سے
تو فرمایا حضرت نے انک علی خیر یعنے تجکو نیکی نصیب ہے اور بعض کتب
مذکورہ مین اسطرح سے بھی یہ روایت ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے
اوٹھایا اوس گلیم کو تاکہ داخل ہون مین ان لوگون مین تو رسول خدا نے
گلیم کو میرے ہاتھ سے کھینچ لیا اور کہا انک علی خیر اور موطای مالک
ابن انس اور رسالہ قوامیہ سمعانی مین ہے کہ چھ مہینے تک رسول خدا وقت
نماز صبح علی اور فاطمہ کے مکان کے دروازے پر تشریف لاتے تھے
اور کہتے تھے یا اہل البیت اور آیہ شریفہ لیذہب اللہ عنکم الرجس الخ
کو پڑھتے تھے پس احادیث صحیحہ متواترہ المعنے سے جو کتب معتبرہ مذکورہ
مین موجود ہین صاحب انصاف کو یقین حاصل ہوتا ہے کہ مراد اہلبیت
سے مرتضی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین صلوٰۃ اللہ علیہم ہین ازانجملہ

jabir.abbas@yahoo.com

احمد حنبل نے مسند مین ابن عباس سے اور واحدی نے اسباب نزول مین
اور صاحب کشاف اور بغوی نے اپنی اپنی تفسیرون مین اور ابن حجر نے
صواعق مین اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل مین تفسیر مین اس
آیت کے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی روایت کی ہے
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہمیر دوستی اونکی حضرت نے فرمایا علی
اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہین اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ
مین بھی تفسیر مین اس آیت کے بروایت سعید ابن جبیر کے لکھا ہی
کہ مراد قربی سے آل محمد ہین اور ترجمہ اس آیت کا یہ ہی کہ کہہ اے محمد
کہ طلب نہین کرتے ہم تم لوگون سے عوض رسالت اور رہنمائی کا
مگر دوست رکھنا تم لوگون کا میرے اقربا کو اور انجملہ یہ آیت ہی
انما انت منذر و لکل قوم ہاد یعنے نہین ہی تو اے محمدؐ مگر ڈرانیوالا اس گروہ
کو عذاب الٰہی سے اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہی کتب اہلسنت
مین روایات اس باب مین کہ مراد ہادی سے اس آیت مین امیر المومنینؑ
ہین بہت ہین منجملہ اونکے حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل فی القران مین
بسند ابن عباس سے روایت کی ہی کہ جب آیت نازل ہوئی تو
رسول خدا نے ہاتھ اپنا کاندہے پر مرتضی علی کے رکھا اور کہا تو ہی
یا علی ہادی اور تجھسے ہدایت پاوینگے ہدایت پانے والے بعد ہمارے کے
اور ثعلبی اور فخر رازی نے اپنی اپنی تفسیر مین ابن عباس سے روایت
کی ہی کہ رسول خدا نے فرمایا کہ مین منذر ہون اور علی ہادی ہی

یا علی تجھسے ہدایت پاوینگے ہدایت پانیوالے بعد ہمارے اور ابو العباس مشہور
بابن عقیدہ نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے تفسیر مین اس آیت کے اور بطریق
متعدد روایت کے ہے کہ یہ آیت شان علی مین نازل ہوئی از انجملہ یہ
آیت ہے وقفوہم انہم مسئولون احمد حنبل نے ابی سعید خدری سے روایت
کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولخدا نے فرمایا مسئولون عن ولایۃ
علی بن ابیطالب لیس حاصل معنے اس آیت کا یہ ہے کہ باز رکھو خلایق کو محشر
مین کہ سوال کیے جاوینگے ولایت علی بن ابیطالب سے اور حافظ ابو نعیم نے
حلیہ مین اور واحدی نے اپنی تفسیر مین اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل
مین اور ابن شیرویہ نے فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ نے مناقب
مین اور ابن حجر نے صواعق مین تفسیر مین اس آیت کے بہت سندون
سے روایت کی ہے کہ سوال کیے جاوینگے لوگ محبت علی سے اور
حافظ محمد بن موسیٰ نے روایت کی ہے اپنے تفسیر مین سدی سے تفسیر
آیہ ثم لتسالون مین کہ فرمایا رسولخدا نے ان ولایۃ علی تسالون عنہا
قوله وقفوہم نے تحقیق کہ لوگ سوال کیے جاوینگے ولایت علی ابن ابیطالب سے
قبر مین بعد اسکے کہ کیا ہے پس باقی نہ رہیگا مرد مشرق اور مغرب اور دریا
اور خشکی مین مگر یہ کہ منکر و نکیر سوال کرینگے کہ کون ہے پروردگار تیرا
اور کون ہے پیغمبر تیرا اور کون ہے امام تیرا اور حافظ ابو نعیم نے کتاب
منقبۃ المطہرین مین باسناد متعددہ روایت کی ہے بریدہ سے کہ مین
ایک روز خدمت رسولخدا مین تہا فرمایا حضرت نے کہ قسم ہے ساتھ

حق اوس خداوند کے کہ جان ہماری قبضہ قدرت مین اوسکی ہی کہ اپنی جگہہ سے حرکت
نکرینگی دو پاؤن بندگی کے قیامت کے روز وہان تک کہ سوال کرینگے اوس چار چیز
سے عمر سے اوسکی کہ کس کام مین تمام کی اور مال سے اوسکے کہ کہان سے حاصل
کیا اور کس مصرف مین صرف کیا اور محبت ہم اہلبیت سے پس عمر نے کہا کہ اے
رسولخدا کیا ہی علامت آپکے محبت کے بعد آپکے پس حضرت نے ہاتھہ علی کے
سر پر رکھا اور فرمایا کہ علامت محبت ہم اہلبیت کی یہ ہی جو شخص کہ اسکو دوست رکھے
مجکو دوست رکھا ہی اور جو شخص کہ اسکو دشمن رکھے مجکو دشمن رکھا ہی واضح ہو
کہ مفسرین اور محدثین اہل سنت نے تفاسیر اور کتب حدیث مین کثرت سے
آیات قران کو شان حضرت امیر المومنین نقل کیا ہی چنانچہ مسند احمد حنبل مین
لکھا ہی کہ ابن عباس نے کہا ما فی القران آیۃ الا علی راسہا وقائدہا وشریفہا وامیرہا
یعنے کوئی آیت قران نہین ہی مگر علی راس اور رئیس اوسکے اور باعث عزو
اوسکے اور شریف اوسکے اور حکم کرنیوالے ساتھہ اوس آیت کے ہین اور
مسند احمد حنبل مین ہی کہ نزل فی علی سبعون آیۃ یعنے نازل ہوئین شان
علی مین ستر آیتین پس اس رسالہ مختصر مین بنظر اختصار سات آیتین جو
مذکور ہوئین اسیقدر مناسب اور کافی ہین اب ستر حدیثین کتب معتبرہ اور
صحاح معتبرہ اہل سنت سے فضائل جناب امیر المومنین اور اہلبیت طاہرین
مین نقل کیے جاتے ہین کہ اس مختصر مین اسیقدر کافی ہین از انجملہ حدیث
منزلت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے خاص مرتضے علی سے انت منی بمنزلۃ ہارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی یعنے تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے

jabir.abbas@yahoo.com

کا ہوگا مگر یہ کہ نہیں ہی نبی بعد میرے اور باسناد کثیر اور با اختلاف الفاظ اس حدیث نقل
کیگئی ہی کتب معتبرہ مثل مسند احمد حنبل اور مناقب اخطب خوارزم اور صحیح مسلم
اور صحیح ابی داؤد اور صحیح ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ اور صحیح بخاری اور
صواعق اور مناقب ابن مغازلی میں اور تمامی نزاد ثقفی یہ سب کہ ہیں سے
معتبرین اہل سنت سے ہیں اپنے رسالہ میں کہ اوس میں روایات کو اس حدیث
کے جمع کیا ہی نقل کیا ہی اس حدیث کو اوس نے بیس راویوں سے کہ اکثر اونمیں
اصحاب رسولخدا ہین پس کسیطرح سے شک نہیں ہی صحت اور تواتر
اس حدیث کے اور یہ حدیث نص صریح ہی امامت پر امیر المومنین علی
ابن ابیطالب کے اسواسطے کہ رسولخدا نے ثابت کیا ہی اوس ہر مرتبہ
منزلت کو واسطے علی کے اپنی نسبت کہ جو مرتبہ اور منزلت کہ ہارون کے
لیے بہ نسبت موسے کے تھے سوا نبوت کے اور بعض روایت میں جو
زیادتی اور اختلاف بعض عبارت کا ہی اوسکی اصل معنے میں کچھہ ضرر اور
اختلاف نہیں ہی جیسے بعض روایت سے نقل ہی اصل حدیث کہ اما
ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون الخ کے عبارت ہی یعنے آیا راضی نہیں ہو کہ
ہو تو میرے لیے بمنزلہ ہارون کے یا بنا بر بعض روایت کے بجاے لفظ الا کے
غیر کے لفظ ہی کہ دونوں لفظوں سے ایک ہی مراد ہی ازانجملہ حدیث
ہی کہ فرمایا رسولخدا نے انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی
احدہما اکبر من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی
اہلبیتی الا وانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنے تحقیق کہ میں چھوڑتا

چھوڑتا ہوں درمیان تم لوگوں کے اپنے ایسے دو چیزیں بڑی مرتبہ کے کہ اگر تمسک کروگے
تم لوگ اونکو ہرگز گمراہی میں نہ پڑوگے بعد میرے ایک اون دونوں سے
بڑی ہی دوسری سے کتاب خدا کہ جو اور وہ ایک نور ہے کھینچی ہوئی مثل رسی
کے آسمان تک اور عترت میرے کہ اہلبیت میرے ہیں آگاہ ہو کہ یہ دو چیزیں
آپس میں جدا نہونگے یہانتک کہ آوینگے میرے پاس حوض کوثر پر اور اس
حدیث کو روایات کثیرہ نقل کیا ہے اکابر علمای حدیث نے اپنی مصنفات
میں مثل احمد حنبل نے مسند میں اور ابن مغازلے نے مناقب میں اور مسلم
صحیح میں اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں اور ترمذی نے اپنی صحیح میں
اور صاحب مشکوٰۃ نے مشکوٰۃ میں اور صاحب جمع بین الصحاح الستہ نے
جمع بین الصحاح الستہ میں اور اخطب نے مناقب میں اور ثعلبی نے تفسیر میں
اور صاحب مصابیح نے مصابیح میں اور ابن حجر نے صواعق میں اور ابن
حجر نے کہا ہے کہ روایت کیا ہے اس حدیث مستک کو بیس ۲۰ شخصوں سے
زیادہ نے اصحاب پیغمبر خدا سے اور یہ حدیث بھی متواتر اور دلیل ہے
اوپر حقیت امامت امیر المومنین کے اور بنا پر بعض روایات کے اختلاف
بعض الفاظ کا اس حدیث کی عبارت میں مثل اسکے کہ بجاے لفظ تارک
کے ترکت یا بجای ثقلین کے خلیفتین اور مثل ان اختلافات کے جو واقع
ہوا ہے اصل معنے میں کچھ ضرر اور قباحت نہیں ہی از انجملہ حدیث سفینہ
ہے کہ فرمایا رسول خدا نے مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکب فیہا نجی
ومن تخلف عنہا غرق یعنے مثل میرے اہلبیت کے مثل نوح کے کشتی

Presented by: Rana Jabir Abbas

کشتی ہی جو شخص کہ سوار ہوا اوسمین اوسنے نجات پائی اور جسنے تخلف کیا
اوس کشتی سے غرق اور ہلاک ہوا یعنے جسنے کہ توسل اور پیروی میری
اہلبیت کی اختیار کی اوسنے نجات پائی عذاب دوزخ اور ہلاکت
آخرت سے اور جسنے نہین کی وہ گرفتار ہوگا اس حدیث کو بروایات متعدد نقل کیا ہی
آیمہ حدیث نے مثل ابن مغازلی نے مناقب مین اور ابن حجر نے صواعق
اور احمد حنبل نے مسند مین اور صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین اور صاحب
فصول المہمہ نے فصول المہمہ مین اور بنا بر بعض روایات کے بجای لفظ
غرق کے ہالک ہی کہ دونون سے مراد واحد ہی از انجملہ حدیث مواخات
ہی کہ فرمایا رسولخدا نے مرتضی علی سے کہ انت اخی فی الدنیا والآخرۃ یعنی
تو بھائی ہمارا ہی دنیا اور آخرت مین اس حدیث کو جمع بین الصحاح الستہ
اور سنن ابی داؤد اور صحیح ترمذی اور مناقب ابن مغازلی مین بطریق
متعدد روایت کی ہی کہ جب رسولخدا نے درمیان اصحاب کے عقد مواخات
کا باندہا اور حضرت نے علی کو کسی کا برادر نکیا تو علی نے سبب برادر
نکرنیکا پوچھا تو آپ نے ساتھ یہ بیان فرمایا کہ آخر مین تمکو اپنے لئے رکھا
واسطے اپنے ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین
اور صاحب مصابیح نے مصابیح مین اور اخطب نے مناقب مین اور ابن حجر نے
صواعق مین روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے انا مدینۃ العلم وعلی
بابہا یعنے مین شہر علم کا اور علی ہی دروازہ اوس شہر علم کا اور روایت
حاکم مین بعد اس حدیث کے یہ عبارت حدیث کی ہے فمن اراد العلم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

فلیات الباب یعنے پس جو شخص کہ ارادہ کریگا علم کا پس تحقیق کہ اوسکو چاہیے
کہ اسی دروازہ سے آوے ہوگا ازانجملہ جامع ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ اور سنن ابی داود
اور مناقب اخطب اور مناقب ابن مغازلی اور مصابیح میں ہے کہ رسول خدا
کے پاس مرغ بھنا ہوا تھا پس فرمایا حضرت نے اللھم ائتنی باحب خلقک
الیک یاکل معی یعنی خداوندا بھیج میرے پاس اوس شخص کو جو محبوب
زیادہ تیرے خلق میں تیرے نزدیک ہو کہ کھاوے میرے ساتھ اس مرغ کو
پس آئے علی ابن ابیطالب اور تناول فرمایا مرغ کو ساتھ رسول خدا کے
ازانجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ مکتوب علی باب الجنة قبل ان یخلق اللہ السموات والارض بالفی عام
محمد رسول اللہ علی اخوہ یعنے لکھا ہوا ہے بہشت کے دروازہ پر قبل پیدا
کرنے خدا کے آسمانوں اور زمینوں کو دو ہزار برس کہ محمد پیغمبر خدا اور
علی بھائی اوسکا اور احمد حنبل نے بھی قریب اس مضمون کے روایت
کی ہے ازانجملہ حافظ ابو نعیم نے حلیة الاولیاء میں روایت کی ہے رسول خدا
کہ فرمایا حضرت نے اخصمک یا علی بالنبوة فلا نبوة بعدی وتخصم الناس
بسبع لا یحاجک فیہا احد من قریش انت اولہم ایمانا باللہ واوفاہم بعہد
اللہ واقومہم بامر اللہ واقسمہم بالسویة واعدلہم فی الرعیة وابصرہم بالقضیة
واعظمہم عند اللہ مزیة یعنے غالب ہوں میں تجھپر اے علی ساتھ نبوت کے
اسلیے کہ نبوت نہیں ہے بعد میرے اور غالب ہے
تو انسان پر ساتھ سات فضیلت کے منکر نہیں ہے اونکا کوئی قریش

سے تو پہلا ہوا نسے ایمان مین ساتھ خدا اُسکے اور وفا کرنیوالا زیادہ
ہے ساتھ عہد خدا کے اور برتر ہے ایمان مین قایم رہنے کے امر خدا مین اور
بہتر ہے ان سے برابر تقسیم کرنے مین اور عادل زیادہ ہے ان سے رعیت پر
اور بینا زیادہ ہے ان سے قضایا اور احکام مین اور بہت بڑا ہے ان سے پیش خدا
زیادتی شرف اور منزلت مین اور نزدیک اس مضمون کے اخطب نے بھی
روایت کی ہے اور امام احمد حنبل نے کتاب مسند مین اور ابن مغازلی نے
مناقب مین روایت کی ہے کہ ایک جمع اصحاب کے مکانون کے دروازے مسجد رسول مین
تھے پس ایک روز رسول خدا نے فرمایا کہ سدّوا ہذہ الابواب الا باب
علی یعنے بند کرو ان دروازون کو سوا علی کے مکان کے دروازے کے
اور صحیح ترمذی مین بھی اسی مضمون کے روایت ہوا اور حافظ ابو نعیم
اصفہانی نے کتاب مناقب عباس مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے علی
سے کہا ان موسیٰ سأل ربہ ان یطہر مسجدہ لہ ولہارون وذریتہ ولا یسکنہ الا
ہو وہارون وانی سألت ربی ان یطہر مسجدی لک ولذریتک
یعنے تحقیق کہ موسیٰ نے سوال کیا خدا سے کہ پاک کرے اوسکے مسجد کو
اور گذر نہ کرے اوس مین جنب اور ساکن نہ کرے اوس مسجد مین کسی
کو مگر موسیٰ اور ہارون کو اور تحقیق مین نے سوال کیا خدا سے کہ پاک
کرے میرے مسجد کو اور حلال کرے اوسکو واسطے تیرے اے علی
اور واسطے تیرے ذریت کے بعد اسکے روایت کی ہے کہ حضرت رسول
نے حکم کیا واسطے بند کرنے مکان ابوبکر اور عمر اور عباس کے دروازے

سے لوگونکے لوگون نے پاس رسولخدا صلعم پر گئے اور کہا ما انا سددت ابوابکم ولا انا فتحت باب علی ولکن اللہ سدد ابوابکم وفتح باب علی یعنے مین نے نہین بند کیا دروازون کو تمہارے اور مین نے نہین کھولا علی کے دروازہ کو اور لیکن بند کیا خدا نے تمہارے دروازون کو اور کھولا علی کے دروازہ کو

اور صحاح مین ابی سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے علی سے کہا لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک یعنے ای علی حلال نہین ہے واسطے کسی کے کہ جنب ہو اس مسجد مین سوا میرے اور تیرے از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہے کہ روز خیبر کے ابوبکر نے علم کو اوٹھایا اور کفار کے طرف گئے اور بے فتح کیے پھری اور دوسرے روز عمر نے علم کو اوٹھایا وہ بھی بے فتح کیے پھرے اور اوس روز لوگون کو آزار و مشقت بہت پہونچے پس رسولخدا نے فرمایا انی دافع الرایۃ غدا الی رجل یحبہ اللہ ورسولہ ویحب اللہ ورسولہ لا یرجع حتی یفتح لہ یعنے تحقیق کہ مین دینے والا ہون علم کو کلہ اوس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اوسکو خدا اور رسولخدا اور دوست رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کو نہ پھریگا وہ یہانتک کہ فتح ہووے واسطے اوسکے خدا سے روایت کی ہے کہ لوگ اوس شب کو بیدار تھے اور ذکر کرتے تھے آپس مین کہ آیا کلہ رسولخدا کسکو علم دینگے اور جب صبح ہوئے لوگ رسولخدا کے خدمت مین حاضر ہوے ہر شخص کو امید تھی کہ رسولخدا اوسکو علم دینگے اوس وقت رسولخدا نے طلب کیا علی کو اوس حالت مین کہ علی کے آنکھ مین آشوب تہا رسولخدا نے آب دہن

اپنا اونکے آنکہہ مین ڈالا اور علم اونکو دیا اور فتح نصیب لشکر اسلام ہوے
بعض روایت سے بجای دافع الرایۃ کے لاعطین الرایۃ ہی اور بعض روایت
فقرہ یحبہ اللہ ورسولہ موخر اور فقرہ یحب اللہ ورسولہ مقدم ہی کہ یہ اختلاف
باعث اختلاف مطالب نہین ہین اور یہ حدیث روایت کی گئی ہی علاوہ
مسند احمد حنبل کے صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح اور مناقب ابن
مغازلے اور تاریخ طبری اور حلیۃ ابو نعیم اور صواعق ابن حجر اور مناقب اخطب
خوارزم وغیرہا مین از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ رسول خدا
نے حق علی ابن ابیطالب مین فرمایا والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول طوا
یف من امتی فیک ما قالت النصاری فی ابن مریم لقلت الیوم فیک مقالۃ
لا تمر بملاء من المسلمین الا اخذ التراب من تحت قدمیک للبرکۃ یعنی قسم ہے
اوسکے کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہی اگر نہ کہتے گروہ کتنے
میری امت سے تیرے حق مین جو کچہہ کہتے ہین نصاری حق عیسی مین ہر آئینہ
کہتا مین آج کے روز تیرے شان مین چند سخن کہ نگذرتا تو اوپر کسی جما
عت مسلمین کے مگر یہ کہ اوٹہاتے تیرے قدم کے نیچے کی خاک کو واسطے تبرک کے
از انجملہ صحیح ترمذی مین روایت کی ہی رسولخدا سے کہ حضرت نے ایک وقت کسی
جگہہ علی کو بہیجا تہا تو کہتے تہے اللہم لا تمتنی حتی تریتی علیا یعنی خداوندا نہ
موت دے تو مجہکو اوس وقت کہ علی کو دیکہوں مین از انجملہ ابن حجر نے صواعق
مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے کہا من اذی علیا فقد اذانی یعنی جس
نے کہ رنج دیا علی کو پس بتحقیق کہ رنج دیا ہی اوسنے مجکو از انجملہ ابن عبد اللہ کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے کتاب استیعاب مین لکھا ہی کہ روایت کی ہی ایک گروہ اصحاب نے کہ رسولخدا نے
علی سے کہا لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق یعنے دوست نرکھیگا
تجکو مگر مومن اور دشمن نرکھیگا تجکو مگر منافق از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین
روایت کی ہی ام سلمہ سے کہ رسولخدا نے علی بن ابیطالب سے کہا لا یبغضک
مومن ولا یحبک منافق یعنے دشمنی نرکھیگا تجہسے مومن اور دوستی نرکھیگا
تجہسے منافق اور صحیح مسلم اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین اور مشکوٰۃ اور مسند
احمد حنبل اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ اور صحیح ترمذی مین بھی
مثل مضمون اس حدیث کے احادیث متواترہ المعنے منقول ہین از انجملہ
ابن حجر نے صواعق مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے من احب علیا
فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ یعنے
جسنے دوست رکہا علی کو پس تحقیق کہ دوست رکہا مجکو اور جسنے کہ دشمن رکہا
علی کو پس تحقیق کہ دشمن رکہا مجکو اور جسنے دشمن رکہا مجکو پس تحقیق کہ
دشمن رکہا خدا کو اور احمد حنبل نے بہی مسند مین قریب اسی مضمون کے
روایت کی ہی از انجملہ احمد حنبل نے بہی مسند مین قریب طریق سے نقل کیا ہی
کہ فرمایا رسولخدا نے من اذا علیا فقد اذانی ایہا الناس من اذا علیا
بعث یوم القیامۃ یہودیا او نصرانیا یعنے جو شخص کہ آزار دی علی کو تحقیق
کہ اوسنے آزار دیا مجکو اے لوگو جسنے آزار دیا علی کو اوٹہے گا روز قیامت
کو یہودی یا نصرانی از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ رسولخدا
نے فرمایا من سب علیا فقد سبنی یعنے جسنے ناسزا بات کہے علی کو پس تحقیق کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اوسنے ناسزا باتیں کہی مجکو اور ابن حجر نے صواعق میں اور اخطب نے مناقب
میں ایسی مضمون کی روایت کی ہی ازانجملہ ابن حجر نے صواعق میں طبرانی اور حاکم
سے روایت کی ہی کہ رسول خدا نے فرمایا النظر الی علی عبادۃ یعنی نظر کرنا طرف
علی کے عبادت ہی اور اخطب نے بھی مناقب میں ایسی مضمون سے روایت کی ہی
ازانجملہ امام عبادی نے کتاب مراسم الدین میں اور ابن فواک نے کتاب
فصول میں اور ابن مغازلی نے مناقب میں اور صاحب کتاب اعتماد کہ فقہائے
حنابلہ سے ہی اور ابن ابی الحدید وغیرہم نے نقل کی ہی کہ جب رسالت پناہ
جنگ خیبر سے پھرے مقام صہبا میں وقت نماز عصر سر مبارک کو گود میں امیر المومنین
کے رکھے ہوے تھے کہ اثر وحی کا ظاہر ہوا اور زمانہ نزول وحی کو اسقدر طول
ہوا کہ آفتاب نے غروب کیا جب وحی نازل ہو چکی تو حضرت نے پوچھا کہ یا علی
نماز عصر کو تمنے پڑھا تھا کہا نہیں یا رسول اللہ تب حضرت نے دعا کی کہ
الہی اگر علی تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا تو آفتاب
کو پھیر اوسکے واسطے کہ نماز عصر کو پڑھے آفتاب نکلا اور جب علی نماز
پڑھ چکے تو پھر غروب کیا طحاوی نے کہ اکابر علمائے حنفیہ سے ہی کہا ہی کہ راوی اس
حدیث کے سب ثقہ ہیں اور احمد ابن صالح سے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے
ہی منقول ہی کہ حفظ کرنے میں اس حدیث کے غفلت نکریں مسند احمد حنبل
اور صحاح الستہ اور مناقب خطیب و فصول المہمہ میں منقول ہی کہ بروز جنگ
احد دوپہر سے عصر تک درمیان زمین اور آسمان کے صدا لافتی الا
علی لاسیف الا ذوالفقار کے کان میں اہل زمین کے آتی تھی اور اختلاف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

اسمیں ہے کہ آیا صدا دینی والے جبرئیل ہیں تھے یا دوسرا فرشتہ ازانجملہ ابن طلحہ شافعی
نے اپنی کتاب میں بیہقی کی روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقویہ والی ابراہیم فی خلتہ والی موسیٰ
فی ہیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابیطالب یعنے جو شخص چاہے
کہ دیکھے آدم کے علم کو اور نوح کے تقویٰ اور ابراہیم کے خلت اور موسیٰ
کی ہیبت اور عیسیٰ کی عبادت کو ہر ایک ان انبیاء سے ساتھ ایک ان
صفات کے موصوف تھے پس دیکھے علی ابن ابیطالب ع کو اور احمد حنبل نے مسند
میں اور بیہقی اپنی صحیح میں روایت کی ہے رسولخدا نے فرمایا من اراد ان ینظر
الی آدم فی علمہ والی نوح فی عزمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسیٰ فی
فطنتہ والی عیسیٰ فی زہدہ فلینظر الی علی بن ابیطالب یعنے جو شخص کہ
چاہے نظر کرے آدم کو اونکے علم میں اور نوح کو اونکے عزم میں اور ابراہیم کو
اونکے حلم میں اور موسیٰ کو اونکے فطنت میں اور عیسیٰ کو اونکے زہد
میں پس چاہیے کہ نظر کرے طرف علی ابن ابیطالب کے اور اخطب خوارزم
نے مناقب میں اور بغوی نے صحاح میں اور ابن مغازلی نے مناقب میں
قریب ایسے مضمونکے روایت کی ہے ازانجملہ اخطب خوارزم نے مناقب میں
روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے ان اللہ نصب علیا بینہ وبین خلقہ فمن
عرفہ کان مومنا ومن انکرہ کان کافرا ومن ساواہ بغیرہ کان مشرکا ومن
جاء بولایتہ کان فائزا یعنے بتحقیق کہ نصب کیا حقتعالیٰ نے علی ع کو درمیان
اپنے اور خلق کی پس جس شخص نے کہ پہچانا علی کو وہ مومن اور جسنے انکار کیا

اوسی ہوا کافر اور جسنے برابر کیا اوسکو ساتھ غیر کے ہوا مشرک اور جسنی اختیار
کی ولایت اوسکے ہوا فائز [۲۴] ازانجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہی کہ فرمایا
رسولخدا نے عمار سے یا عمار اذا رایت علیا سلکت مع علی ودع الناس انہ
لن یدلیک فی ردای ولم یخرجک من ہدی یعنی ای عمار جس زمانہ مین کہ
کہ دیکھے تو علی کو کہ ایک راہ پر چلتا ہی اور سب لوگ اوس
راہ پر چلتے ہین کہ سوائے راہ علی کے ہے تو چل تو علی
کے ساتھ اور چھوڑ دے لوگونکو تحقیق کہ علی تجھکو بدی مین نہ ڈالیگا
اور ہرگز باہر نہ لیجائیگا ہدایت سے [۲۵] ازانجملہ ابن حجر نے صواعق مین
روایت کی ہی دارقطنی اور ابن عباس سے کہ رسولخدا نے فرمایا علی باب حطہ
من دخل فیہ کان مومنا ومن خرج منہ کان کافرا یعنی علی باب حطہ ہی
جو شخص کہ داخل ہوا اوسمین ہوا مومن اور جو شخص کہ خارج ہوا اوسسے
ہوا کافر [۲۶] ازانجملہ ثعلبی نے تفسیر مین اپنی روایت کی ہی کہ جب نازل ہوا
سورۂ اذا جاء بعد مراجعت رسولخدا کے غزوہ خیبر سے تو حضرت نے
فرمایا یا علی انہ قد جاء ما وعدت بہ جاء الفتح ودخل الناس فی دین اللہ
افواجا وانہ لیس احد احق منک بمقامی لقدمک فی الاسلام وقربک
منی وصہرک وعندک سیدۃ نساء العالمین یعنی ای علی تحقیق کہ ای
وہ چیز جسکا موعود ہوا تھا مین آئی فتح اور داخل ہوے لوگ دین خدا مین
فوج فوج اور تحقیق نہین ہی کوئی سزاوار زیادہ تجھسے میری جانشینی پر
بسبب تیری سبقت کے اسلام مین اور تیرے قرابت کے مجھسے اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

داماد ہونے تیرے اور تیرے پاس ہی بہترین زبان تمام عالم ازانجملہ صحیح ابی داؤد اور صحیح ترمذی مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علی منی وانا من علی لا یؤدی عنی الا انا او علی یعنے علے مجھسے ہی اور مین علے سی ہون نہ پہونچاویگا کوئی مجھسے احکام الٰہی کو مگر مین یا علی ازانجملہ حدیث ۲۰ ابن شیرویہ نے کتاب فردوس مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا الحق مع علی وعلی مع الحق لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنے حق ساتھ علے کے اور علے ساتھ حق کے ہی نہ مفارقت کرینگے دونون یہانتک کہ وارد ہون دونون حوض کوثر پر اور حدیثین اس مضمون کی کہ حق ساتھ علے کے ہی اور علے ساتھ حق کے کتب اہل سنت مین متعدد موجود ہین ازانجملہ حدیث ۱۹ شیخ معتمد حافظ محمد ابو بکر شیرازی نے اپنی تفسیر مین کہ مستخرج ہے بارہ تفسیرون سے روایت کی ہی کہ رسولخدا نے علی سی فرمایا یا ابا الحسن ان امۃ موسیٰ افترقت علی احدی وسبعین فرقۃ فرقۃ ناجیۃ والباقون فی النار وان امۃ عیسیٰ افترقت اثنی وسبعین فرقۃ فرقۃ ناجیۃ والباقون فی النار وان امتی ستفرق علی ثلث وسبعین فرقۃ فرقۃ ناجیۃ والباقون فی النار فقلت یا رسول اللہ وما الناجیۃ فقال المتمسک بما انت علیہ واصحابک یعنے اے علی بتحقیق کہ امت موسیٰ اکہتر فرقہ ہوے ایک فرقہ ناجی ہوا اور باقی سب اہل جہنم ہوے اور امت عیسےٰ بہتر فرقہ ہوے ایک اہل نجات ہوا اور باقی جہنمی اور امت میری قریب ہی کہ تہتر فرقہ ہو ایک فرقہ ناجی ہوگا اور باقی دوزخ مین پس کہا مینے یا رسول اللہ امت تمہاری فرقہ ناجی کون ہی فرمایا وہ لوگ کہ پکڑنے والے ہونگے اوس طریقہ کو جسپر تو اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

تیرے اصحاب ہونگے ازانجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین عبداللہ بن
عباس سے روایت کی ہی کہ کہا رسولخدا سے سنا مین نے کہ فرمایا لو ان الریاض
اقلام والبحر مداد و الجن حساب والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن
ابیطالب یعنے اگر باغ قلم ہون اور دریا سیاہی اور جن حساب کرنیوالے
ہون اور انسان لکھنے والے ہون شمار نہ کر سکین فضائل علی بن ابیطالب کو
ازانجملہ صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ فرمایا مرتضی علی سلونی عن طرق السماء فانی
اعرف بہا من طرق الارض یعنے سوال کرو مجھسے راہون سے
آسمان کے پس تحقیق کہ مین جاننے والا زیادہ تر ہون انکا زمین کے راہون
سے ازانجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا
نے قسمت الحکمۃ علی عشرۃ اجزاء فاعطی علی تسعۃ والناس جزء واحد
یعنے حکمت کو تقسیم کیا دس حصون پر پس عطا کئی علی کو نو جزء اور
اور ایک جزء مین سب لوگون کو دیا اور مناقب مین دوسری حدیث یہ ہی
کہ اعلم امتی علی ابن ابیطالب یعنے سب سے بڑا عالم میری امت کا علی ابن ابیطالب ہے
اور ثعلبی اور جمع کثیر مفسرین نے روایت کی ہی کہ مراد من عندہ علم الکتاب سے
آیت قل کفی باللہ شہیدا بینی و بینکم ومن عندہ علم الکتاب علی ابن ابیطالب
ہین اور ظاہر معنے اس آیت کا یہ ہی کہ کہہ اے محمد کہ کافی شاہد ہی درمیان
ہمارے اور تمہارے لوگون کے خدا اور وہ شخص کہ اوسکے پاس ہی علم کتاب کا
ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین روایت
کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا انا و علی نور بین یدی اللہ یسبح ذالک النور و یقدسہ

jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

من قبل ان یخلق آدم باربعة عشر الف عام فلما خلق الله تعالی آدم رکب ذلک النور فی صلبه فلم نزل فی نور واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوة وفی علی الخلافة یعنی ہم اور علیؑ ایک نور تھے خدا کے پاس تقدیس کرتا تھا وہ نور خدا کے ساتھ تسبیح اور تقدیس کر چودہ ہزار سال قبل پیدا کیے جانے آدم کے پس جب خلق کیا خدا نے آدم کو تو ملایا اوس نور کو صلب آدم میں اور ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل ہوا وہ نور واحد یہانتک کہ وہ نور صلب عبد المطلب میں ہوے پس مجھ میں نبوت اور علیؑ میں خلافت متحقق ہوئی اور ابن مغازلی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ان الله عز وجل انزل قطعة من نور فاسکنها فی صلب آدم فساقها حتی قسمها جزئین جعل جزءً فی صلب عبد الله وجزءً فی صلب ابیطالب فاخرج منی نبیا واخرج علیا وصیا یعنی تحقیق کہ حقتعالی نے نازل کیا ایک نور کے ٹکڑے کو صلب آدم میں پس منتقل کیا اوس نور کو ایک صلب سے دوسرے صلب میں یہانتک کہ تقسیم کیا اوس نور کو ساتھ دو جزء کے منتقل کیا ایک جزء کو صلب عبد اللہ میں اور دوسری جزء کو صلب ابو طالب میں پس باہر لایا مجھکو نبی اور باہر لایا علی کو وصی ازانجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے لکل نبی وصی ووارث وان وصیی ووارثی علی بن ابیطالب یعنی واسطے ہر نبی کے وارث اور وصی ہے اور تحقیق کہ وصی میرا اور وارث میرا علی ابن ابیطالب ہے ازانجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں روایت کی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ فرمایا رسولخدا نے انّ خلیلی و وزیری و خلیفتی و خیر من اترک بعدی یقضی
دَینی و ینجز موعدی علیّ بن ابیطالب یعنے تحقیق کہ دوست میرا اور
وزیر میرا اور خلیفہ میرا اور بہتر اونسے جنکو چھوڑوں مین بعد اپنے کہ حکم کرے
میرے دین مین اور بجا لاوے میرے وعدے کو علی ابن ابیطالب ہے از انجملہ
ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ عقبہ بن عامر نے رسولخدا
سے پوچھا کہ بعضے کہتے ہین کہ بہترین امت بعد آپکے ابوبکر ہی اور بعضے کہتے
ہین عمر ہی پس کون ہی بہترین امت کہ جب آپ وفات کرین اوسکے تابعدار
اور اقتدا کرین ہم لوگ رسولخدا نے فرمایا اتبعوا من اختاره الله تعالی
بالامامة من بعدی و من اشتق له اسما من اسمائه و من زوجه ابنتی من
عنده و من وکل به ملائکة تقاتلون مع عدوه و من هو خیر امتی یعنے تابعداری
کرو اوس شخص کے کہ حقتعالی نے اختیار کیا اوسکو ساتھ امامت کے
بعد میرے اور وہ شخص کہ اشتقاق کیا ہی خدا نے واسطے اوسکے ایک نام
اپنے نامونسے اور وہ شخص کہ خدا نے اوسکے زوجہ کیا میرے دختر کو اپنی
طرف سے اور وہ شخص کہ موکل کیا خدا نے اوسکے ساتھ فرشتون کو کہ
جنگ کرین اوسکے دشمنون سے اور وہ شخص بہتر اس امت کا ہے
عقبہ بن عامر نے کہا کہ مین نے کہا کہ کون ہی وہ جوان صفات کے ساتھ موصوف
ہی ای رسول خدا حضرت نے فرمایا علیّ ابن ابیطالب ازانجملہ ابن مغازلی
نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا من ناصب علیا
للخلافة بعدی فهو کافر وقد حارب الله و رسوله و من شک فی علیّ فهو

jabir.abbas@yahoo.com

کافر ہے یعنی جس شخص نے منازعت کی ساتھ علی کے امر خلافت مین بعد میرے پس وہ کافر
ہے اور تحقیق کہ جنگ کی اوسنے ساتھ خدا اور رسول کے اور جسنے شک کیا حق علی مین
مین پس وہ کافر ہے از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے
کہا اللہم انی اقول کما قال اخی موسیٰ اجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ازری
واشرکہ فی امری واشرکہ فی امری یعنی خداوندا مین کہتا ہون جیسا کہ کہا بھائی
میرے موسیٰ نے حاصل اوسکا یہ ہے جیسا کہ موسیٰ نے درخواست کی کہ میرے بھائی
ہارون کو وزیر میرا کر اور پشت میری اوس سے قوی کر اور اوسکو شریک کر میرے
امر مین یعنے ولی التصرف اور ہادی خلق ہونے مین مین بھی کہتا ہون کہ
وزیر میرا کر علی کو کہ میرے اہلبیت سے ہے اور بھائی میرا ہے اور قوی کر میرے
پشت کو اوس سے اور شریک کر میرے امر مین یعنے اولے التصرف اور ہادی خلق
ہونے مین از انجملہ ابن مغازلے نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے ابن عباس
سے کہ ہم مین بیٹھا تھا ساتھ طائفہ قریش کے نزدیک رسول خدا کے کہ ناگاہ ایک ستارہ
نیچے اوترا پس رسول خدا نے فرمایا من انقض ہذا النجم فی منزلہ فہو الوصی من بعدی
اور دوسرے روایت مین بجای الوصی کے الخلیفہ ہے یعنی جو شخص کہ ستارہ
اوسکے گھر مین اوترے پس وہ ہی وصی اور خلیفہ میرا ہے بر دوسرے روایت
کے بعد میرے اوس وقت اوٹھے ایک گروہ بنی ہاشم سے اور دیکھا کہ وہ ستارہ
علی کے گھر مین گرا پس قریش نے کہا تم دوستی علی مین گمراہ ہو گئے ہو پس نازل
کیا حق تعالیٰ نے اس آیت کو والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی
وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنی قسم ہے ستارے کی جب طلوع

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرے یا غروب کرے کہ گمراہ نہیں ہوا ہم صحبت تمہارا اے قریش اور خطا نہیں
کی اوسمین جو کچھہ کہ تمسے کہا اور وہ بات نہیں کرتا ازروی خواہش نفس کیے
اور نہیں ہی جو کچھہ کہ کہتا ہی مگر وحی کہ پہونچتی ہی جانب خدا سے ازانجملہ صاحب
کتاب بشائر المصطفے مین روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا علے کو زمان طفلی
مین اپنی سینہ پر لیکے کہتے تھے ہذا اخی و ولیّ و ناصری و صفیّ و ذخری و کہفی
و صہری و وصیّ و زوج کریمتی و امینی علے وصیّتی و خلیفتی یعنے یہ بہائی میرا ہی
اور ولی میرا و مددگار میرا اور دوست میرا اور مایہ میرا و پناہ میرا اور
داماد میرا اور وصی میرا اور شوہر میرے دختر کا اور امین میرا میری وصیت
پر اور خلیفہ میرا اور لکہا ہی کہ رسولخدا جہولے کو علے کے سونے کیوقت ہلاتے
تھے اور جبکہ بڑا ہوا تو انکو اپنے کاندہے پر چڑہا کے پہاڑون مین مکہ کے پہرتے تھے اور
طواف کرتے تھے ازانجملہ صاحب کتاب وسیلة المتعبدین نے اپنی اس کتاب
مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علیّ اخی و صہری و خلیفتی و عضدی
ان اللہ لا یقبل فریضة الا بحب بن ابیطالب یعنے علی بہائی میرا اور داماد میرا
اور قوت بازو میرا ہی بتحقیق کہ خدا قبول نہیں کرتا ہی کسیے فریضہ کو مگر بسبب
دوستی علی ابن ابیطالب کے ازانجملہ حافظ ابو نعیم نے حلیة الاولیا مین روایت
کی ہی کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا لما اسری بی لیلة المعراج فاجتمع علیّ
الانبیاء فی السماء فاوحی اللہ تعالی الی سلہم یا محمد بما ذا بعثتم قلت قالوا بعثنا
علی شہادة ان لا الہ الا اللہ و علی الاقرار بنبوتک والولایة لعلی بن ابیطالب
یعنے جب مجکو شب معراج مین لیگئے آسمان پر جمع ہوے میرے پاس انبیاء

jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس حقتعالی نے مجکو وحی بھیجی کہ پوچھو انبیا سے کہ ساتھہ کس چیز کے مبعوث ہوئے
ہین اونسے پوچھا کہا انبیا نے کہ ہم لوگ مبعوث ہوئے اوپر گواہی دینے اسبات
کے کہ نہین ہی معبود لائق عبادت مگر اللہ اور اوپر اقرار کرنے تمہارے نبوت
اور ولادت علی ابن ابیطالبؑ کے از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین عبد اللہ
ابن عباس سے روایت کی ہی کہ اے علیؑ رسولخدا کے گھر مین اور عایشہ نزدیک
حضرت کے بیٹھے تھے علیؑ پس بیٹھے درمیان رسولخدا اور عایشہ کے اوسوقت
عایشہ نے کہا اے علیؑ نہ تھی تمکو جگہہ بیٹھنے کے سوا جگہہ میری پاٹین کے
پس رسولخدا نے ہاتھہ عایشہ کے پشت پر مارا اور کہا کہ لا تؤذینی فی اخی فانہ
امیر المومنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین یوم القیامۃ یقعد علی الصراط
فیدخل اولیاءہ الجنۃ ویدخل اعداءہ النار یعنے نہ رنج دے تو مجکو رنج
دینے مین میرے بھائی کے پس تحقیق کہ وہ ہی امیر المومنین اور سید المسلمین اور
قائدہ الغر المحجلین روز قیامت کو صراط پر بیٹھے گا پس داخل کریگا اپنے دوستونکو
بہشت مین اور داخل کریگا اپنے دشمنون کو دوزخ مین از انجملہ ابن ابی الحدید
نے شرح نہج البلاغۃ مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علیؑ سے کہ لولا
انی خاتم الانبیاء لکنت شریکاً فی النبوۃ فانک وصی نبی ووارثہ بل انت
سید الاوصیاء وامام الاتقیاء یعنے اگر نہوتا یہ کہ مین خاتم انبیاء ہوتا
پھر اگرنہ تو شریک ہوتا نبوت مین اور اگرچہ نبی نہین ہی تو لیکن وصی
نبی اور وارث اوسکا ہی تو بلکہ سردار وصیونکا اور امام متقیون کا ہی
از انجملہ محمد بن یوسف گنجی شافعی نے کتاب کفایۃ الطالب مین روایت کی ہی

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ کہا رسول خدا نے ستکون بعدی فتنة فاذا کان ذالک فاقتدوا والعلی
بن ابیطالب الزموہ فانہ اول من یرانی واول من یصافحنی یوم القیامة
وہو الصدیق الاکبر وفاروق ہذہ الامة یفرق بین الحق والباطل وہو ا
یعسوب المومنین وامام المتقین یعنی قریب ہی کہ بعد میرے فتنہ پیدا ہو پس جسوقت
کہ وہ فتنہ پیدا ہو پیروی کرو علی ابن ابیطالب کے اور اونکے ملازمت
مین رہو تحقیق کہ وہ اول وہ شخص ہی کہ مجکو دیکھیگا اول وہ شخص ہی کہ مجھہ سی
مصافحہ کریگا روز قیامت مین اور وہ ہی صدیق اکبر اور فاروق اس امت کا ہی
کہ فرق کریگا درمیان حق اور باطل کے اور وہ ہی امیر اور سردار مومنون کا
اور پیشوا متقیونکا از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی
کہ فرمایا رسولخدا نے کہ جب پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اونکی روح کو اونکے
بدن مین داخل کیا تو چھینکا آدم نے اور الحمد للہ کہا پس وحی بھیجی خدا نے
آدم کو کہ حمد کی میرے بندہ میرے اور قسم ہی مجکو اپنی عزت اور جلال کے
کہ اگر نہوتے وہ دو بندے کہ مین چاہتا ہون اونکو پیدا کرون دنیا مین
پیدا نہ کرتا مین تجکو پس کہا آدم نے خداوندا امیدوار ہون مین کہ یہ دو بندے
تیرے میرے نسل سی ہون خطاب آیا کہ ہان اے آدم سر اوپر اوٹھا اور
دیکھ آدم نے سر اوٹھایا اور دیکھا کہ لکھا ہی عرش پر لا الہ الا اللہ محمد
نبی الرحمة و علی مقیم الحجة من عرف حق علی زکی وطاب ومن انکر حقه لعن
وخاب یعنی نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ محمد نبی رحمت ہین اور علی قایم کرنے
والے حجت خدا کے ہین جو پہچانے حق علی کا پاک اور طیب ہی اور جسنے

jabirabbas@yahoo.com

انکار کیا حق علی سے ملعون و زنا نکار ہی از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں
روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ نازل ہوے جبرئیل ایک صبح کو خوشحال پس
کہا میں نے اے محبوب میرے جبرئیل کیا ہے تمکو کہ تمکو بہت خوش دیکھتا ہوں میں کہا
یا محمد کیونکر خوش نہ ہوں میں حالانکہ روشن ہوئے آنکھ میری ساتھ اوس چیز کے
کہ عطا کی خدا نے تمہاری بھائی اور تمہاری وصی اور تمہاری امت کے پیشوا
علی ابن ابیطالب کو پس کہا میں نے ساتھ کس چیز کے اکرام کیا میرے بھائی
اور میرے امت کے امام کو کہا مباہات کے خدا نے بسبب اوسکے عبادت
شب گذشتہ کے ملائک اور حاملان عرش سے اور کہا اے ملائک میری نظر
کرو میرے حجت کو میری زمین میں بعد میرے نبی کے کہ کیونکر خاک پر ملا ہے
اپنے منہ کو از روے تواضع اور عاجزی کے بسبب میری بزرگی اور عظمت کے
اشہدکم انہ امام خلقی و مولی بریتی یعنے گواہ کرتا ہوں میں تمکو کہ وہ ہے امام
میرے خلق کا اور صاحب اختیار میرے خلق کا از انجملہ ابن مغازلی نے کتاب
مناقب میں روایت کی ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا نے یا علی انت سید المسلمین
وامام المتقین وقائد الغر المحجلین و یعسوب الدین یعنی اے علی تحقیق کہ تو
سردار مسلمانونکا اور پیشوا پرہیزگارونکا اور پیشوا اون لوگونکا ہے کہ ساتھ
نور سعادت اور ایمان کے ممتاز ہیں مثل امتیاز اون گھوڑون کے کہ
پیشانی اور چارون دست و پا اونکے سفید ہیں از انجملہ ابن مغازلی نے
کتاب مناقب میں روایت کی ہے ابو ایوب انصاری سے کہ رسولخدا نے فاطمہ
سے کہا یا فاطمۃ ان اللہ اطلع الی الارض اطلاعۃ فاختار منہا اباک فبعثہ نبیا

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثم اطلع الیہا ثانیۃ فاختار منہا بعلک فاوحی الی فانکحتہ واتخذتہ وصیا یعنی
اے فاطمہ تحقیق کہ حق تعالی نے نظر کی زمین پر نظر کرنے پر پس اختیار کیا اہل
زمین سے تیرے باپ کو پس بھیجا اوسکو ساتھ نبوت کے بعد اسکے نظر کی زمین پر
دوسری دفعہ پس اختیار کیا اہل زمین سے تیرے شوہر کو پس وحی بھیجی مجکو پس
میں نے مجکو اوسکے نکاح میں دیا اور کیا میں نے اوسکو وصی اپنا از انجملہ اخطب
خوارزم نے کتاب مناقب میں روایت کی باسناد امیر المومنین علی ابن ابیطالب
سے کہ جناب رسولخدا سے فرمایا لما اسری بی الی السماء ثم من السماء الی السدرۃ
المنتہی وقفت بین یدی ربی عز وجل فقال لی یا محمد قلت لبیک وسعدیک
یا ربی قال قد بلوت خلقی فایہم رایت وطوع لک قلت یا ربی علیا قال
صدقت یا محمد فہل اتخذت لنفسک خلیفۃ یودی عنک ویعلم عبادی
من کتابی ما لا یعلمون قلت اختر لی فان خیرک خیر لی قال قد اخترت لک
علیا فاتخذہ لنفسک خلیفۃ ووصیا ونحلتہ علمی وحلمی امیر المومنین حقا لم ینلہا
احد قبلہ ولیست لاحد بعدہ یا محمد علی رایۃ الہدی وامام من اطاعنی ونور
اولیائی وہی الکلمۃ التی الزمتہا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ
فقد ابغضنی یعنی جب شب معراج میں مجکو آسمان پر لیگئے بعد اسکے آسمان سے
سدرۃ المنتہی تک تو کھڑا ہوا میں سامنے اپنے رب کے خطاب آیا کہ اے
محمد کہا میں نے حاضر ہوں میں تیرے پاس اے پروردگار میرے کہا تحقیق کہ میری
مخلوقات سے کسکو فرمانبردار اپنا زیادہ پایا تو نے کہا میں نے اے پروردگار
میرے علی کو کہا سچ کہا تو نے آیا لیا ہے تو نے واسطے اپنی خلیفہ کہ پہونچاوے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

احکام دین کو تیری امت کو اور تعلیم دے میرے بندون کو میری کتاب سے اور جن چیز
کو کہ نہین جانتے ہین کہا مینے تو اختیار کر وہ واسطے میرے پس تحقیق کہ برگزیدہ
تیرا امیر برگزیدہ ہی اوسوقت خطاب الٰہی پہونچا کہ تحقیق کہ برگزیدہ کیا مینے
واسطے تیرے علی کو پس لے تو اوسکو واسطے اپنی خلیفہ اور وصی اور عطا کیا
مین نے اوسکو علم اور حلم اپنا اور وہ ہی امیر مومنونکا ہی کہ تحقیق کہ نہین پہونچا ہی
ساتھ اس مرتبہ کے خلافت سے کوئی شخص قبل اور نہوگا کوئی بعد اوسکے
اے محمد علی علم ہدایت ہی اور امام اون لوگونکا ہی کہ اطاعت کرنیکے میرے
اور روشنی بخشنی والا امیر دوستونکا ہی اور وہ ہی وہ کلمہ کہ لازم کیا ہی مینے
اوسکو اوپر پرہیزگارون کے جو شخص کہ دوست رکھا اوسکو پس تحقیق
کہ دشمن رکھا اوسنے مجکو اور اخیر مین اسی حدیث کے روایت کی ہی کہ
حق تعالی نے خطاب کیا اپنی رسول کے اور فرمایا کہ لولا علی لم یعرف حزبی
ولا اولیائی ولا اولیاء رسلی یعنی اگر علی نہوتا نہ پہچانا جاتا لشکر میرا اور
نہ دوست میرے اور نہ دوست میرے پیغمبرون کے از انجملہ اخطب خوارزم
نے روایت کی ہی ام سلمہ سے کہ کہا جس روز کہ نوبت میرے تھی کہ رسولخدا
کے پاس رہون مین دیکھا مینے حضرت کو انگلیان اپنی علی کے انگلیون مین
ڈالے تھے اوسحالت مین کہ تکیہ کیے تھے اپنی ہاتھ سے کاندھے پر علی کے
پس کہا حضرت نے کہ اے ام سلمہ باہر جا پس مین باہر گئے اور وہ
دونون آپس مین راز کہتی تھے اور مین سنتی تھی کلام کو لیکن سمجھتے نہ تھی
کہ کیا کہتے ہین یہانتک کہ مین آپ اونسے کہا کہ دوپہرون آیا آگے آئی مین

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن حضرت نے فرمایا مرحبا اور اپنی جگہہ پر جا
بعد اوسکے آپسمین راز کہنے مین مشغول ہوے یہانتک کہ ظہر کا وقت ہوا پس
انہی سے مینے کہا روز میرا گیا اور علی نے باز رکہا حضرت کو میری ملاقات سے
اوسوقت مین آگے گئے اور کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن رسولخدا نے
کہا مت آ پس گئے مین اپنی جگہہ پر یہانتک کہ انہی سے کہا مین نے کہ وقت زوال
کا ہوا باہر چل نماز کے جگہہ پر پس مین آگے آے اور کہڑے ہوے اور
کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن پس نبی نے کہا آئین داخل ہوے اور
علی رکہی ہوے تہے اپنی ہاتہہ کو رسولخدا اسکے زانو پر اور دونون سر کو ایک دوسر
کے کان مین لگئے تہے اور آپسمین راز کہتی تہی جب مین داخل ہوے اور
علی باہر گئے نبی نے میرے ساتہہ مہربانی کی اور بعد اسکے کہا یا ام سلمتہ
لا تلومینی فان جبرئیل اتانی من اللہ تعالی بامر ان اوصی بہ علیا من بعدی
وکنت بین جبرئیل و علی عن یمینی و علی عن شمالی فامرنی جبرئیل ان امر
علیا بما کان بعدی الی یوم القیامۃ فاعذرینی ولا تلومینی ان اللہ عزوجل
اختار لکل نبی وصیا فانا نبی ہذہ الامۃ و علی وصیی فی عترتی واہل بیتی و
امتی من بعدی یعنے ای ام سلمہ ملامت نہ کر مجکو اسواسطے کہ جبرئیل آئی
تہے اللہ تعالی کیطرف سے واسطے اوس امر کے کہ مین وصی کرون
ساتہہ اوس امر کے علی کو بعد اپنے اور تہا مین درمیان جبرئیل اور علی کے
جبرئیل میرے دہنی طرف تہے اور علی میرے بائین طرف اور امر کیا مجکو
جبرئیل نے کہ خبر دون مین علی کو ساتہہ اون چیزون کے کہ ہونگے بعد میرے

labbir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

روز قیامت تک پس معذور رکھہ مجھکو اور ملامت نہ کر مجھکو تحقیق کہ خدائی
عزوجل نے اختیار کیا ہی واسطے ہر امت کے ایک پیغمبر کو اور برگزیدہ کیا ہی
واسطے ہر پیغمبر کے ایک جانشین کو اور مین نبی اس امت کا ہون اور
علی جانشین میرا میری عترت اور میرے اہلبیت امت مین ہی بعد میرے
ازانجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور تفسیر ثعلبی مین تفسیر مین آیت ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی کے روایت کی ہی کعب ابن عجزہ سے کہ پوچھا اونسے
رسولخدا کیونکر درود تمپر بہیجنا چاہئے حضرت نے فرمایا کہو اللہم صلی علی محمد
وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم یعنے خداوندا تو درود بہیج
محمد اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا اوپر ابراہیم اور آل ابراہیم کے
اور روایت ثعلبی اور بخاری اور موطا ابی مالک مین اسقدر عبارت
بعد عبارت مذکور کے زیادہ ہی کہ روایت مسلم مین نہین ہی انک حمید مجید
وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید
ازانجملہ ابن حجر نے صواعق مین کہا ہی کہ نقل کی ہی جمیع کثیر نے مفسرین سے
کہ مراد آل یسین سے قول حق تعالی سلام علی آل یسین مین آل محمد ہی از
صاحب کشاف نے تفسیر آیہ قل لا اسئلکم مین کہا کہ فرمایا رسولخدا نے
من مات علی حب آل محمد مات شہیدا الا ومن مات علی حب آل محمد مات
مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد مات تائبا الا ومن مات علی
حب آل محمد مات مومنا مستکمل الایمان الا ومن مات علی حب آل محمد
بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر الا ومن مات علی حب آل محمد

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا الا ومن مات علی
حب آل محمد فتح لہ فی قبرہ بابان الی الجنۃ الا ومن مات علی حب آل
محمد جعل اللہ قبرہ مزار ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد
مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم
القیامۃ مکتوب بین عینیہ آیس من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض
آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ حاصل معنے یہ ہین کہ جو کوئی کہ مرے دوستی
آل محمد پر اجر شہید اور توبہ کرنیوالیکا پاوے اور بخشا جاوے اور کامل
الایمان ہو اور ملک الموت اور منکر و نکیر سے خوش خبری بہشت کے
سنے اور قبر مین اوسکے دو دروازہ ہون بہشت سے اور فرشتہ رحمت
کے لئے اوسکے قبر زیارتگاہ ہووے اور طریقہ ملت نبوی پر دنیا سے
جاوے اور جو کوئی کہ دشمنی آل محمد پر مرے اور حاضر ہو روز قیامت
مین تو اوسکے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ
شخص محروم ہے رحمت خدا سے اور دنیا سے کافر جاوے اور خوشبو
بہشت کے اوسکے دماغ مین نہ پہونچے اور ابن حجر نے کہا ہے کہ روایت
ہوئی نبی سے کہ فرمایا حرمت الجنۃ علی من ظلم اہل بیتی و آذانی
فی عترتی یعنے حرام ہے جنت اوس شخص پر کہ جو ظلم کرے میرے
اہلبیت پر اور رنج دیوے مجکو بسبب رنج دینے کے میرے اہلبیت
کو اور ثعلبی نے پہلے حدیث کو اپنے تفسیر مین جریر ابن عبد اللہ سے
اور دوسری حدیث کو علی ابن ابیطالب سے روایت کیا ہے انا انجملہ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ مناقب حضرت فاطمہ مین باسناد
روایت کی ہی رسولخدا سے کہ فرمایا فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ یعنے فاطمہ
بہترین زنان جنت ہی اور جمع بین الصحاح مین ہی کہ رسولخدا نے فاطمہ سے کہا
الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین یعنی راضی نہین ہی تو ای فاطمہ
کہ ہو تو سردار زنان عالم اور صحیح مسلم مین بھی مثل اسکے حدیث روایت
ہوئی ہی لیکن اوسمین بجای العالمین کے المومنین ہی از انجملہ صحیح مسلم اور
صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع بین الصحاح الستہ باسناد روایت کی
ہی رسولخدا سے کہ فرمایا فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبها فقد اغضبنی یعنے
فاطمہ ایک ٹکرا مجھ سے ہی جو کوئی کہ غضب مین لایا اوسکو پس تحقیق کہ
غضب مین لایا مجکو اور قریب اس مضمون کے صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ
مین بھی متفق علیہ بخاری اور مسلم اور حافظ ابونعیم نے حلیہ مین روایت
کی ہی اور حاصل مضمون اوس حدیث کا یہ ہی کہ تہمت کرنا فاطمہ پر تہمت
کرنا مجھپر ہی اور رنج دینا فاطمہ کو رنج دینا مجکو ہو از انجملہ احمد حنبل نے مسند
مین روایت کی ہی کہ پکڑا رسول خدا نے ہاتھ حسنین کا اور کہا من احبنی
واحب ہذین واحب اباہما وامہما کان معی فی درجۃ الجنۃ یعنے جو شخص
کہ دوست رکھی مجکو اور ان دونون کو اور اونکے باپ اور ماں کو
ہوگا ہمارے ساتھ درجہ بہشت مین از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت
کی ہی ابن عمر سے کہ رسولخدا نے فرمایا من احب علیا قبل اللہ صلوتہ
وصیامہ وقیامہ واستجاب دعائہ الا ومن احب علیا اعطاہ بکل عرق

jabir.abbas@yahoo.com

فی بدنہ مدینۃً فی الجنۃ الا ومن احب آل محمد امن من الحساب والمیزان و
الصراط الا ومن مات علی حب آل محمد فانا کفیلہ فی الجنۃ مع الانبیاء الا
ومن ابغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ
حاصل معنے یہ ہی کہ دوستی علی باعث ہی قبول ہونے نماز اور روزہ اور
دعا کے اور محب علی کو بعوض ہر قطرہ عرق کے کہ اوسکے بدن مین ہی ایک
شہر دیگا حق تعالی بہشت مین اور محب علی اور محب سائر اہلبیت امن مین
ہی حساب قیامت اور میزان اور صراط سے اور مین ضامن ہون کہ وہ
بہشت مین پیغمبرون کے ساتھ ہوگا اور روز قیامت مین دشمن آل محمد
کے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ محروم ہی رحمت خدا سے
از انجملہ صاحب کشاف نے روایت کی ہی باسناد رسول خدا سے کہ فرمایا
فاطمۃ مہجۃ قلبی و ابناہا ثمرۃ فوادی وبعلہا نور بصری والائمۃ من ولدہا
امناء ربی وحبل ممدود بینہ و بین خلیقتہ من اعتصم بہم نجی ومن تخلف
عنہم ہوی یعنے فاطمہ جان میری قلب کی ہی اور دونون بیٹے اوسکے
میوہ میری قلب کے ہین اور شوہر اوسکا نور ہی میری بینائی کا اور دوسری
آئمہ کہ اوسکے نسل سے ہین امین ہین خدا کے اور حبل ممدود ہین درمیان
خدا اور اوسکے خلق کے از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور اخطب نے
مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا نے النجوم امان لاہل الارض فاذا ذہب

وہ اہلبیتی امان لاہل الارض فاذا ذہب اہلبیتی ذہب اہل الارض یعنی جیساکہ ستارے
باعث امن اور بقا کے اہل آسمان کی ہین جب برطرف ہونگے اہل آسمان بھی برطرف

ہونگے اور اہلبیت میری بھی امان اور نگاہ رکھنے والے اہل زمین کے ہین
اور اونکے بقا سے اہل زمین باقی ہین اور جب یہ جاینگے جہان سے تو اہل
زمین بھی باقی نہ رہینگے از انجملہ مستدرک نے روایت کی ہی عبدالرحمن بن
عوف سی کہا او سنی کہ تو مجھہ سی اس حدیث کو قبل اسکے کہ موضوع ہون جھوٹے
حدیثین رسولخدا سی سنا ہے کہ فرمایا کہ انا الشجرۃ و فاطمۃ فرعہا و علی لقاحہا
والحسن والحسین ثمرتہا و شیعتنا ورقہا و اصل الشجرۃ فی جنۃ عدن و سائر
ذالک فی الجنۃ یعنی مین درخت ہون اور فاطمہ شاخ اوس درخت کی
اور علی مایہ نخل ترا اور حسن اور حسین پھل اور شیعہ ہم لوگونکے پتے اوسکے
اور اصل درخت کے بہشت مین از انجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب
مین روایت کی ہی باسناد علی ابن ابیطالب سے کہ رسول خدا نے فرمایا تختموا
بالعقیق فانہ اول حجر شہد للہ بالوحدانیۃ ولی بالنبوۃ ولعلی بالوصیۃ
ولولدہ بالامامۃ ولشیعتہ بالجنۃ یعنی انگوٹھی عقیق کی پہنو کہ عقیق پہلا پتھر ہی
کہ جسنے گواہی دی واسطے خدا کے وحدانیت کے اور واسطے ہمارے ساتھہ
نبوت کے اور واسطے علی کے ساتھہ وصی ہونے کے اور واسطے فرزندان
علی کے ساتھہ امامت کے اور واسطے شیعہ علی کے ساتھہ جنت کے از انجملہ
اخطب نے مناقب مین روایت کی ہی سلمان فارسی سے کہ رسولخدا نے
امیر کیا علی کو کہ ای علی انگوٹھی دہنی ہاتھہ مین پہنو کہ مقربین سی ہوگے
کہا علی نے یا رسول اللہ کون ہین مقربین کہا جبرئیل اور میکائیل
کہا علی نے یا رسول اللہ کس چیز سے انگوٹھی بناؤں کہا بالعقیق الاحمر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فانتہ جبین من اقرّ اللّٰہ بالوحدانیۃ ولی بالنبوۃ ولک بالوصیۃ ولولدک بالامامۃ
ولمحبیک بالجنۃ ولشیعتہ ولدک بالفردوس یعنی ساتھ عقیق سرخ کے
پس تحقیق کہ عقیق تو پہاڑ ہی کہ جسنے اقرار کیا وحدانیت خدا اور میری نبوت
اور تمہاری وصی ہونیکا اور تمہاری فرزندون کے شیعون کے اہل فردوس
ہونیکا از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہی امام زین العابدین
اور آپ نے اپنی والد بزرگوار امام حسین سے کہ رسولخدا نے علی سے فرمایا
یا ابا الحسن کلّم الشمس فانّہا تکلّمک یعنے ای ابا الحسن بات کر آفتاب سے
پس تحقیق کہ وہ بھی بات کریگا تجھ سے او سوقت کہا علی نے آفتاب
سے السلام علیک ایّہا العبد المطیع اللہ تعالی پس کہا آفتاب نے و
علیک السلام یا امیر المومنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین یا علی انت
وشیعتک فی الجنۃ از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہی جابر سے کہ کہا
تھا مین نزدیک رسولخدا کے کہ نمود ہوے علی ابن ابیطالب پس رسولخدا
نے کہا قد اتاکم اخی یعنے تحقیق کہ آیا تمہاری پاس بہائی میرا بعد اسکے منہ
طرف کعبہ کے کیا اور کہا والذی نفسی بیدہ ان ہذا وشیعتہ ہم الفائزون
یوم القیامۃ یعنے قسم ہی خدا کی کہ جان میری قبضہ قدرت مین اوسکے
ہی کہ یہ شخص یعنے علی اور شیعہ اوسکے پہونچنے والے ہین رحمت الہی
کو قیامت کے روز از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین ایک حدیث
کو کہ جسمین چند فضائل علی ابن ابیطالب کے مذکور ہین اور بروز فتح خیبر کے
رسولخدا نے علی سے ارشاد فرمایا ہی روایت کیا ہی کہ بعض فرقی اوس

اور اقرار کیا امامت ... اور تمہارے دوستوں ... جنت اور تمہارے فرزندوں کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدیث کے یہ ہین وانت وکل داخل فی الجنۃ من امتی وان شیعتک
منابر من نور حربک حربی وسلمک سلمی وسرک سری ولحمک لحمی ودمک
دمی وان الحق معک حاصل معنی یہ ہے کہ اے علی تو پہلا شخص ہے کہ داخل
ہوگا جنت میں میری امت سے اور تحقیق کہ شیعہ تیرے نور کے منبروں
پر ہونگے جنگ کرنا ساتھ تیری جنگ کرنا ساتھ میری ہے اور صلح ساتھ تیری
صلح ساتھ میری ہے اور راز تیرا راز میرا ہے اور گوشت تیرا گوشت میرا ہے اور خون تیرا
تحقیق کہ حق تیرے ساتھ ہے از انجملہ صحیح مسلم میں روایت کی ہے سعد ابن
ابی وقاص سے کہ فرمایا رسولخدا نے لایزال الدین قائما حتی یقوم الساعۃ
ویلیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنے ہمیشہ برپا رہیگا دین قیامت تک
اور اوسپر بارہ خلیفہ ہونگے سب قریش سے اور جمع بین الصحاح الستہ
مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا لایزال الاسلام عزیزا الی
اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنے ہمیشہ اسلام عزیز رہیگا جب تک کہ ہوں
بارہ خلیفہ سب قریش سے اور احادیث اس مضمون کے کہ بارہ خلیفہ
قریش سے ہونگے صحیح بخاری اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین میں بھی
منقول ہین از انجملہ مسند احمد حنبل میں روایت کی ہے عباس ابن عبد المطلب
سے کہ فرمایا رسولخدا نے یا عم یملک من ولدی اثنا عشر خلیفۃ ثم یخرج
من ولدی یصلح اللہ امرہ فی لیلۃ واحدۃ یعنے اے چچا مالک کریگا خدا
میری فرزندوں سے بارہ خلیفہ کو اور باہر آویگا مہدی میری فرزند سے
درست کریگا خدا اوسکے امر کو ایک رات میں از انجملہ اخطب خوارزم

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے ایک حدیث طولانی سلمان راعی سے حال شب معراج میں روایت کی ہے
کہ بعض فقرے اوسکے مقام خطاب حقتعالی میں بقدر ضرورت اس مقام
کے یہ ہیں یا محمد انی خلقتک وخلقت علیا وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ
من ولدہ من نوری وعرضت ولایتکم علی اہل السموات والارض فمن قبلہا
کان عندی من المومنین ومن جحدہا کان عندی من الکافرین یعنے اے
محمد تحقیق کہ پیدا کیا میں نے تجکو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو
اور اون ائمہ کو جو انکی نسل سے ہیں اپنے نور سے اور ظاہر کیا میں نے تم لوگون
کے دوستی کو اہل آسمان اور اہل زمین پر جسنے قبول کیا تم لوگون کے
دوستی کو ہوا میرے نزدیک مومنین سے اور جسنے انکار کیا تم لوگون کے
دوستی کو ہوا میرے نزدیک کافرون سے اور جسنے انکار کیا تم لوگون
کی دوستی کو ہوا نزدیک میرے کافرون سے یا محمد تحب ان تراہم قلت
نعم یا رب فقال التفت علی یمین العرش فالتفت فاذا بعلی وفاطمۃ
والحسن والحسین وعلی بن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی بن جعفر
وعلی بن موسی ومحمد ابن علی وعلی بن محمد والحسن بن علی والمہدی فی
ضحضاح من نور قیام یصلون وہو فی وسطہم کوکب دری یعنے اے
محمد چاہتا ہے تو کہ دیکھے تو اون لوگون کے کہا میں نے ہاں اے پروردگار
میرے پس کہا متوجہ ہو داہنی طرف عرش کے جب متوجہ ہوا میں
دیکھا میں نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین اور علی بن الحسین اور
محمد بن علی اور جعفر بن محمد اور موسی ابن جعفر اور علی ابن موسی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور محمد بن علی اور علی ابن محمد اور حسن ابن علی اور مہدی کو ایک نور مثل آب
تابناک میں پڑے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور مہدی درمیان انکے مثل ستارہ
روشن کے تھے فقال یا محمد ہؤلاء الحجج پس کہا اے محمد یہ لوگ ہیں حجتیں ہماری
اور انجملہ اخطب نے روایت کی ہے امیر المومنین علی بن ابیطالب سے کہ رسولخدا
نے فرمایا انا واردکم وانت یا علی الساقی والحسن والزائد والحسین الآمر وعلی
بن الحسین الفارط ومحمد بن علی الناشر وجعفر بن محمد السائق وموسی بن جعفر
محصی المحبین والمبغضین وقامع المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین ومحمد
بن علی منزل اهل الجنة فی درجاتهم وعلی بن محمد خطیب شیعتهم ومزوجهم الحور
العین والحسن بن علی سراج اهل الجنة یستضیئون به والهادی شفیعهم یوم
القیامة حیث لا یاذن الله الا لمن یشاء ویرضی یعنی میں وارد ہونیوالا
تم لوگوں پر ہوں حوض کوثر پر اور تو اے علی ساقی اور حسن نشان دینے
والا حوض کا اور مقام عیش کا شیعوں کے اور حسین امر کرنیوالا اور علی ابن
الحسین پہلے آنیوالا حوض پر واسطے تہیہ اسباب کے اور محمد بن علی خبر کرنیوالا اور
جعفر ابن محمد آگے چلنے والا اور موسی ابن جعفر شمار کرنیوالا دوستوں کا اور
دشمنوں کا اور گرانیوالا منافقوں کا اور علی ابن موسی زینت دینیوالا مومنوں کا
اور محمد ابن علی جگہ دینے والا اہل جنت کو موافق اونکے مرتبہ کے اور علی ابن محمد
خطبہ کہنے والا شیعوں کا اور نکاح کرنے والا حور عین کا اونکے ساتھ اور حسن
ابن علی چراغ اہل جنت کا ہے کہ روشنی ڈھونڈھینگے اوسے اور مہدی
ہادی شفاعت کرنیوالا شیعوں کا ہے روز قیامت میں اس حیثیت سے کہ

iabit.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

رخصت نہیں دیتا ہے خدا واسطے شفاعت کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ چاہے
اور راضی ہوا ازانجملہ اخطب نے روایت کی ہے سلمان سے کہا اونہوں نے کہ مین
داخل ہوا خدمت نبی میں اوس وقت کہ امام حسین ابن علی ران پر حضرت کے تھے
اور حضرت بوسہ لیتے تھے دونوں آنکھوں اور دونوں لب کو اونکے اور
کہتے تھے انت سید ابن سید ابو السادات انت امام ابن امام ابو
الائمۃ انت حجۃ ابن حجۃ ابو حجج تسعۃ من صلبک تاسعہم قائمہم یعنی تو
سید بیٹا سید کا باپ سادات کا تو ہے تو ہے امام بیٹا امام کا باپ اماموں کا
تو ہے تو ہے حجت خدا بیٹا حجت خدا کا باپ نو حجت خدا کا نوان اونکا قائم
اونکا ہے ابن ابی الحدید نے کہ جملہ مشاہیر اہل سنت سے ہیں جلد اول
شرح نہج البلاغت میں کہا ہے کہ نزدیک ہم لوگوں کے شک نہیں ہے
اسمیں کہ علی وصی رسول ہیں اور نسبت وصی کی ہے ساتھ عناد کے اوس
شخص کو کہ خلاف اسکے اعتقاد رکھے اور ایک جمع کثیر صحابہ سے اشعار
متضمن وصی ہونے اونحضرت کے نقل کئے ہیں اور اون اشعار سے
کہ روایت کئے ہیں عبد اللہ ابن سفیان سے ایک مصرعہ یہ ہے مصرعہ
وصی النبی و ابن عمہ ۔ اور عبد الرحمن بن جعیل سے یہ ہے مصرعہ تملیا
وصی المصطفی و ابن عمہ ۔ اور ابو الہیثم سے یہ ہے مصرعہ ان الوصی
امامنا و ولینا ۔ اور اخطب خوارزم نے مناقب میں عبد اللہ ابن رافع سے
روایت کی ہے کہ مدح میں اونحضرت کے کہا شعر علی ولی وحبیب الحمید
وصی النبی من العالمینا ۔ پس پوشیدہ نہیں ہے کہ ہر عاقل منصف کو

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان شواہد واضحہ سے کہ اس رسالہ مین مختصراً مثل یکے از ہزار کتب معتبرہ اہل سنت سے منقول اور مذکور ہوے جزم اور یقین حاصل ہوتا ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ امام اور مقتدائے خلق اور خلیفہ بلا فصل ہین اور بعد اونکے گیارہ فرزند اونکے ایک بعد دوسرے کے اور یہ قول علمائے اہل سنت کا کہ علی ابن ابی طالبؑ وصی رسولؐ علم مین تھے امام بافاصلہ نہ تھے ارباب فہم سلیم کے نزدیک رکیک اور قابل عدم اعتناء ہے اسلئے کہ مراد وصی سے سوا اسکے نہین ہے کہ شخص وصی متصدی امور موصی کا ہو بعد اوس کے پس ہرگاہ حضرت رسولخداؐ نے حضرت علی مرتضیٰؑ کو وصی کیا تو چاہیے کہ بعد رسول خداؐ اسکے احکام دین اور ہدایت امت اور حفظ شریعت بالکل اونکے ساتھ تعلق رکھے نہ دوسرے کے ساتھ علاوہ احادیث مذکورہ متضمن معنے امامت اور خلافت کے بھی ہین اور سب دال ہین اسپر کہ جناب امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ بلا واسطہ اور بدون فصل امام اور خلیفہ بعد رسالت مآب کے ہین اور اوس تقدیر پر بھی کہ مراد علی سے وصے علم مین ہے مدعا ثابت ہے اسواسطے کہ ہرگاہ وصی علم مین جناب امیر المومنینؑ تھے تو وہ عالم احکام دین کے اور عارف قوانین شریعت اور حافظ ملت حضرت رسولؐ کے تھے نہ غیر اونکا پس باوجود اونکے دوسرا کوئی ہرگز مستحق خلافت کا نہین ہوسکتا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَۃِ امیر المومنینؑ وَالْاَئِمَّۃِ عَلَیْہِمُ السَّلَام

مقصد دوم حالات مین بعض اصحاب ذوی الاقتدار کے جانکہ اصحاب رسولخداؐ علی العموم ممدوح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں ہیں بلکہ بعض ان میں سے بالیقین مذموم ہیں چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین
میں کہ متفق علیہ بخاری و مسلم ہے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے الا انہ سیجاء برجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال
فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک الی آخرہ
اور آخر حدیث میں یہ عبارت ہے مرتدین علی اعقابہم حاصل معنے یہ ہے
کہ قریب ہے کہ کچھ لوگوں کو میری امت سے اصحاب شمال میں کہ اہل جہنم ہیں
داخل کریں گے اور میں کہونگا اے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب میرے
ہیں پس فرماویگا حق تعالے کہ تو نہیں جانتا کہ ان لوگوں نے کیا احداث کیا
ہے بعد تیرے جس وقت سے کہ یہ لوگ تجھ سے جدا ہوئے ہیں اپنے ادبار سے
تیری پھر گئے اور بھی جمع بین الصحیحین میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
لیردن علی الحوض رجال من امتی فیحلؤن عنہ فاقول یا رب اصحابی فیقول
لا علم لک بما احدثوا بعدک انہم ارتدوا علی ادبارہم القہقری حاصل
معنے یہ ہے کہ وارد ہونگے حوض کوثر پر کچھ لوگ میری امت سے پس
نکالے جاوینگے اس وقت کہونگا میں کہ اے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب
میرے ہیں پس فرماویگا حق تعالے نہیں ہے علم تجھکو اس چیز کا کہ
احداث کیا ہے ان لوگوں نے بعد تیرے تحقیق کہ یہ لوگ مرتد ادبار پر
ہو گئے اور اپنے کفر اصلی کی طرف پھر گئے اور ایسے مضمون کے بہت حدیثیں
کتب معتبرہ اہل سنت مثل صحیح بخاری اور مناقب خوارزمی اور مسند
احمد حنبل وغیرہ میں بعبارت مختلف اور مضمون واحد منقول ہیں یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معلوم ہوا کہ اصحاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ بعد وفات حضرت رسولخدا کے
احداث بدعت شرع میں کیا اور مرتد ہوگئے پس اونہیں سے جناب ابوبکر
اور جناب عمر اور جناب عثمان ہیں ان بزرگواروں کی شان میں اخبار
احداث بدعت کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت میں کثرت سے ہیں کہ
اس رسالہ مختصر میں گنجایش نقل کی نہیں ہے از انجملہ عبد الرحیم
بلستانی نے منتخب جامع الاصول سے اور موطاے مالک سے اپنے رسالہ
ارشاد الحنفا میں روایت ابو نصر کو نقل کیا ہے کہ جس روز جنگ احد
واقع ہوئے بہت صحابہ شہید ہوئے ایک مقام میں نعشیں انکے
جمع کیں حضرت رسولخدا وہاں تشریف لائے اور نیکوی عاقبت پر انکی
شہادت دی تو ابوبکر نے کہا اے رسول خدا آیا نہیں ہیں ہم لوگ
بھائی انکے ایمان لائے ہم لوگ جیسا کہ یہ ایمان لائے ہیں اور جہاد کیا
ہم لوگوں نے جیسا کہ ان لوگوں نے جہاد کیا ہے حضرت رسول خدا نے
فرمایا ہاں ایسا ہی ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ کیا احداث کروگے شرع
میں بعد میرے پس روئے ابوبکر اور کہا ہم لوگ احداث کرنیوالے
ہیں بعد آپکے از انجملہ جمع بین الصحیحین میں ہے کہ ابوبکر تقسیم کرتے تھے
خمس کو موافق تقسیم پیغمبر صلعم کے مگر نہیں دیتے تھے اقربائے پیغمبر کو
جیسے کہ پیغمبر صلعم دیتے تھے از انجملہ نکال ڈالا اصحاب ثلثہ نے حی
علی خیر العمل کو اذان اور اقامت سے اور زیادہ کیا الصلوۃ خیر
من النوم کو جیسا کہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں لکھا ہے از انجملہ

jabir.abbas@yahoo.com

احمد حنبل نے مسند مین لکہا ہے کہ سید انبیا ہرگز بعد غسل جنابت وضو نہین
کرتے تہے اور صحیح سجستانی اور حلیہ ابو نعیم مین حضرت رسول خدا سے
روایت کی ہے کہ جو شخص کہ وضو کرے بعد غسل جنابت کے وہ اہل اسلام
اور اُمت سے ہماری نہین ہے اور اصحاب ثلثہ نے خلاف اسکے حکم دیا
اور یہ بدعت ابتک جاری ہے از انجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت
کی ہے کہ سید کائنات نماز ظہرین اور مغربین کو ملا کے پڑہتے تہے اور
اصحاب ثلثہ نے اس حکم کو ناجائز قرار دیا ہے از انجملہ جمع بین الصحیحین مین
ہے کہ منع جبریہ تین سے کیا کہ ہمراہ میت کے نہو باوجود اس کے کہ
صحاح مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے حکم دیا تہا از انجملہ مسند احمد حنبل
اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ پیچہے جنازہ
کے چلو اور حضرت ثانی پیچہے جنازہ کے چلنے سے خلاف اسکے حکم دیا کہ
آگے جنازہ کے چلین اور اگرچہ اکثر ان بدعتون سے زمانہ جناب ابو بکر
مین جاری ہوئین لیکن ساتہ کوشش جناب عمر کے اور جناب عثمان بہی
اون بدعتون پر عمل کرتے رہے از انجملہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین
مین ہے کہ بروز چہارم خلافت اپنے عمر نے منبر پر کہا کہ جو شخص کہ مہر
اپنی زوجہ کا چار سو درہم سے زیادہ قرار دے اوسکو لیکے داخل
بیت المال کرونگا ایک عورت نے کہا کہ تو منع کرتا ہے اوس چیز
کو کہ جو خدا نے قرآن مجید مین حلال کیا ہے واسطے ہمارے اور اس
آیت کو پڑہا اِن آتَیتُم اِحدٰہُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَاخُذُوا مِنہُ شَیئًا عمر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرمندہ ہوئے اور روئے اور کہا کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال یعنی سب لوگ فقیہ زیادہ ہیں عمر سے یہاں تک کہ عورتیں گھروں
میں انز انجملہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین میں ہے کہ عمر نے اپنے زمانہ خلافت
میں حکم ساتھ رجم زن حاملہ کے کیا حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اگر تجھکو
اس عورت پر سلطنت ہے نہیں ہے سلطنت اوسپر جو اوسکے شکم میں ہے
عمر نے کہا لولا علی لہلک عمر یعنے اگر نہوتے علی تو عمر ہلاک ہو جاتا انز انجملہ
مسند احمد حنبل میں ہے کہ عمر نے اپنے عہد خلافت میں چاہا کہ مجنون پر حد جاری
کرے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حد اوسکو نہ مارو کہ اوٹھایا گیا ہے قلم مجنون
سے عمر نے کہا لولا علی لہلک عمر اسی طرح سے بہت سے مقدمات میں
اور بدعت اور جہل جناب خلیفہ ثانی کا ظاہر ہوا اور حضرت امیر المومنینؑ
نے تنبیہ فرمائی اور جناب خلیفہ ثانی نے وہی کلمہ کہا یہاں تک کہ ستر
مرتبہ سے زیادہ نوبت اس کلمہ کے کہنے کی آئے انز انجملہ جمع بین الصحیحین میں
ہے کہ ایک شخص نے عمر سے پوچھا کہ ہر گاہ جنب ہوئیں اور پانی نہ پاؤں تو
میں کیا کروں عمر نے کہا کہ نماز نہ پڑھ پس عمار یاسر نے اس غلط پر تنبیہ
کیا اور کہا کہ تیمم کرنا چاہئے افسوس ہے کہ اس حکم ضروری اور
مشہوری سے بھی جناب خلیفہ ثانی آگاہ نہ تھے اور آیت قرآنی
فلم تجدوا ماء فتیمموا کو نہیں جانتے تھے یعنے نہ پاؤ پانی تو تیمم کرو انز انجملہ
جمع بین الصحیحین میں روایت کی ہے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے
ساتھ اس مضمون کے کہ کہا اونے کہ حج تمتع اور متعہ عورتوں سے

jabir.abbas@yahoo.com

کرتے تھے ہم لوگ زمانہ رسول خدا میں اوسوقت تک کہ جب عمر نے
منع کیا دونوں کو اور کہا عمر نے کہ جو عورتوں سے متعہ کریگا میں اوسکو
سنگسار کرونگا اور کتاب مذکور میں روایت کی ہے کہ ابن عباس
حکم کرتے تھے متعہ کرنیکا اور صحیح ترمذی میں روایت کی ہے کہ ایک
مرد شامی نے ابن عمر سے پوچھا کہ متعہ عورتوں سے حلال تھا اونے
کہا حلال ہے پس اوس مرد نے کہا کہ باپ نے تیرے منع کیا ہے متعہ
کرنیکو ابن عمر نے جواب میں کہا کہ میں رسول خدا کی سنت کو باپ کے
کہنے سے ترک نہیں کرونگا اور احمد حنبل نے مسند میں اور حافظ ابونعیم نے
حلیہ میں روایت کی ہے عمر ابن حصین سے کہ نازل ہوا کتاب خدا میں
حکم متعہ کرنیکا اور کیا ہم لوگوں نے زمانہ رسول خدا میں اور نازل
نہیں ہوا قرآن میں حرام ہونا متعہ کا اور پیغمبر نے بھی منع نہیں کیا متعہ
کرنیکو اوسوقت تک کہ دنیا سے رحلت کی اور مشہور ہے اور کتب
اہل سنت میں مذکور ہے کہ جناب عمر نے فرمایا المتعتان کانتا فی
عہد رسول اللہ وانا احرمہا عنہما وانا قب علیہما متعۃ النساء ومتعۃ الحج
یعنے دو متعہ تھے زمانہ رسول خدا میں اور میں منع کرتا ہوں دونوں
کام کو اور سزا دیتا ہوں میں لوگوں کو دونوں کام کرنے پر وہ متعہ
کرنا عورتوں سے ہے اور حج تمتع کرنا تعجب ہے کہ جو چیز کہ خدا اور
رسول اوسکو حلال کرے جناب خلیفہ ثانی کون ہوتے ہیں کہ اوسکو
حرام کریں باوجود اس کے کہ خود بھی معترف ہوں اوسکے حلال

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئے ہیں از انجملہ جب عمر نے احداث کیا تراویح کو شبہائے رمضان میں
چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں مسند ابوہریرہ سے باتفاق بخاری
ومسلم اور کتاب کامل میں ابن اثیر نے واقدی سے روایت کی ہے
کہ بعد اوس کے کہ عمر نے وضع نماز جماعت کے نافلہ رمضان میں ایک
شب عمر کے ساتھ مسجد میں گیا میں دیکھا میں نے کہ لوگ نافلہ کو بجماعت
پڑھتے ہیں پس کہا عمر نے نعمت البدعۃ یعنی خوب چیز ہے بدعت حالانکہ
جمع بین الصحیحین میں جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ کہا رسول خدا
نے کل بدعۃ ضلالۃ یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور ابن حجر نے صواعق
میں حافظ ابونعیم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اہل البدعۃ
شر الخلق والخلیقۃ یعنی اہل بدعت بدترین خلایق ہیں اور ابن
حجر نے ابوحاتم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اہل البدع
کلاب النار یعنی اہل بدعت کتے ہیں جہنم کے اور ابن حجر نے طبرانی
سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا من وقر صاحب بدعۃ
فقد اعان علی ہدم الاسلام یعنی جس نے تعظیم اور توقیر کی اہل بدعت
کی پس تحقیق کہ اوس نے مدد کی خرابی اسلام از انجملہ نماز جنازہ میں
پانچ تکبیریں تھیں چار تکبیریں مقرر کیں چنانچہ ابوہلال عسکری نے کہ
علمائے اہل سنت سے ہے کتاب اوائل میں لکھا ہے کہ اول وہ
شخص کہ لوگوں کو امر کیا نماز میت میں ساتھ چار تکبیروں کے عمر
ابن خطاب تھا از انجملہ جناب عثمان نے سفر میں چار رکعت نماز قصر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دے چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں روایت کی ہے مسند عبد اللہ
بن عمر سے کہ کہا نماز کیا رسول خدا نے ہم لوگوں کے ساتھ نماز
مسافری وغیرہ میں دو رکعت اور ایسے طرح ابو بکر اور عمر اور عثمان نے
بھی اول خلافت میں ایسا ہی کیا بعد اسکے عثمان نے چار رکعت کے
اور جمع بین الصحیحین میں متفق علیہ بخاری اور مسلم سے روایت کی ہے کہ
بفرمودہ رسول خدا نماز سفر میں دو رکعت ہے اور حضر میں چار رکعت
از انجملہ صحیح مسلم میں روایت کی ہے تفسیر سورہ احقاف میں کہ ایک
عورت نے شوہر کیا اور بعد چھ مہینے کے لڑکا جنے جب خبر عثمان کو پہونچی
سنگسار کرنیکا حکم دیا پس علی ابن ابی طالب نزدیک عثمان کے آئے
منع کیا اور فرمایا کہ حق تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ
یعنے مدت دودھ پینے کے دو سال ہیں اور دوسری جگہ حق تعالے نے
فرمایا ہے وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا یعنے مدت حمل اور دودھ پینے کے
تیس مہینے ہیں اور خارج کرو چھ مہینے واسطے حمل کے باقی رہتے ہیں پس ہرگاہ
حق تعالے نے مدت حمل کے چھ مہینے فرمایا تو کسواسطے بندہ خدا کو سنگسار
کرتا ہے فقط یہ احداث جناب خلیفہ ثالث کا صریح خلاف حکم خدا تھا حق تعالے
نے قرآن میں فرمایا ہے وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ
یعنے جو لوگ حکم نکریں ساتھ اوس چیز کے کہ حق تعالے نے نازل کیا
ہے پس یہ لوگ کافر ہیں اور دوسرے جگہ فرمایا ہے فَأُولَئِكَ هُمُ
الظَّالِمُونَ یعنے پس یہ لوگ ظالم ہیں اور تیسرے جگہ فرمایا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

فاولئک ہم الفاسقون یعنے پس یہ لوگ فاسق ہین پس اوس ترتیب روا
اور این آیات قران سے کفر اور ظلم اور فسق جناب خلیفہ ثالث کا ظاہر
ہے اور جان کہ علاوہ اخبار احداث بدعت کے حالات مین ان تینون
صاحبون کے اس کثرت سے اخبار اور اثار ظلم اور فسق اور کفر اور
نفاق اور نا قابل خلافت ہونے کے کتب معتمدہ اہل سنت مین ہین کہ
اگر تھوڑے اونین سے نقل کئے جائین تو ایک کتاب صحیح بنجائے
لیکن نظر بحال اختصار اس رسالہ کے چند اخبار مثل مشتی نمونہ
از خروار اور اندکے از بسیار پر اکتفا کیجاتی ہے از انجملہ نصر ابن
مزاحم نے کتاب صفین مین اور ابن اسیر نے اپنے کتاب تاریخ مین
اور ابن ابی الحدید وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے نقل کیا ہے
کہ علی بعد وفات رسول خدا کے فرماتے تھے کہ اگر چالیس شخص
صاحبان عزم سے پاتا مین تو جہاد کرتا ابو بکر سے از انجملہ بخاری نے
کتاب الادب مین اور سیوطی نے تفسیر در منثور مین روایت کی ہے کہ
ایک روز حذیفہ اور ابو بکر خدمت مین رسول خدا کے آئے جب حضرت نے
اونکو دیکھا فرمایا کہ شرک مخفی ہے تم مین مثل چیونٹے کے چال کے
ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ شرک وہ ہے کہ ہم عبادت مین شریک
کرین غیر خدا کو اور ایسا نہین ہے فرمایا کہ شرک چھپا ہے تم مین
مثل چیونٹے کے چال کے از انجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین اور صاحب
مشکوۃ اور ثعلبی اور طبری اور واقدی اور بخاری اور مسلم ہر ایک نے

اپنے کتاب مین لکہا ہے کہ جب صلح حدیبیہ ہوئے تو عمر نے کہا مَا شَکَکْتُ مُنْذُ یَوْمَ اَسْلَمْتُ اِلَّا یَوْمَئِذٍ یعنے نہین ہوا تہا شک مجہے نبوت مین مگر آجکے روز پس شک نہین کہ شک کرنیوالا نبوت مین مسلمان نہین ہے ازانجملہ کتاب احیاء العلوم غزالی اور فتوحات شیخ محی الدین اور ریاض النفس اور تہذیب القلق اور کتاب سواد و بیاض و بخاری مین روایت کی ہے کہ بنابر اوس کے کہ رسول خدا نے منافقین کو حذیفہ سے کہدیا تہا عمر نے حذیفہ سے پوچہا کہ ہم منافق ہین یا نہین اسسے معلوم ہوا کہ خود جناب خلیفہ ثانی کو احتمال اپنے منافق ہونیکا تہا ازانجملہ حافظ ابونعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین روایت کی ہے کہ حالت نزع مین عمر کہتے تہے لَیْتَنِیْ کُنْتُ کَبْشًا مِنَ الْقَوْمِ فَسَمَّنُوْنِیْ ثُمَّ جَآءَهُمْ اَحَبَّ قَوْمِهِمْ اِلَیْهِمْ فَذَبَحُوْنِیْ وَجَعَلُوْا نِصْفِیْ شِوَآءً وَنِصْفِیْ قَدِیْدًا وَاَکَلُوْنِیْ فَاَکُوْنُ عَذِرَةً وَلَا اَکُوْنُ بَشَرًا یعنے کاش مین گوسفند ہوتا قبیلہ سے مجہکو فربہ کرتے پس کوئی شخص سب سے زیادہ دوست اونکا ہوتا اونکے ملاقات کے واسطے آتا مجہکو ذبح کرتے اور نصف بدن کو میرے کباب کرتے اور نصف بدن کو سیر سے خشک کرلے کہ دوسرے وقت کہائے پس گو ہوتا مین اور آدمی نہوتا مین یہ روایت قریب ہے مضمون سے اس آیت قرآنی کے وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا یعنے کہیگا کافر کاش کہ ہوتا مین مٹی ازانجملہ جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے مسند عبد اللہ

بن عباس سے کہ عمر نے وقت وفات کے عبداللہ ابن عباس سے کہا کہ یہ
رونا اور بیقراری جو مجھ سے دیکھتا ہے تو بسبب تیرے اور تیرے اصحاب
کے ہے یعنے بنی ہاشم پر جو مینے ظلم کیا ہے اوسکے سبب سے ہے اور
کتب اہل سنت مین روایت کی ہے کہ ما من محتضر یحتضر الا یری مقعدہ
من الجنۃ والنار یعنے کوئی صاحب حالت نزع نہین ہے مگر یہ کہ جگہہ
اپنی بہشت یا دوزخ مین دیکھتا ہے از انجملہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے
کہ عمر نے علی اور عباس سے کہا فلما توفی رسول اللہ قال ابو بکر انا
ولی رسول اللہ فجئتما تطلب انت میراثک من ابن اخیک ویطلب
ھذا میراث امرأتہ من ابیھا فقال ابو بکر قال رسول اللہ ما نورث
ما ترکناہ فھو صدقۃ فرایتماہ کاذبا آثما غادرا خائنا ثم توفی ابو بکر
فقلت انا ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فرایتمانی کاذبا آثما غادرا
خائنا حاصل معنے یہ ہے کہ جسوقت کہ وفات پائے رسول خدا نے
کہا ابو بکر نے کہ مین ہون ولی رسول خدا پس آئے تم دونون اے
عباس تم طلب کرتے تھے میراث اپنی بھتیجے کے طرف سے اور
علی طلب کرتے تھے میراث اپنی زوجہ کی اونکے باپ کے طرف سے
پس کہا ابو بکر نے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کچھ کہ چھوڑا ہمنے
صدقہ ہے میراث نہین ہے پس جانا تم دونون نے اوسکو جھوٹھا
گنہگار غدر کرنیوالا اور جب ابو بکر مرے مینے کہا کہ مین ہون ولی
رسول خدا کا اور ولی ابو بکر کا پس جانا تم دونون نے مجھکو جھوٹھا

Presented by: Rana Jabir Abbas

گنہگار غدر کرنیوالا خیانت کرنیوالا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
پدر صاحب تحفہ نے کتاب خزاین الحکمیہ مین لکھا ہے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ
اور عباس وارثان حکمت اور عصمت اور وجاہت سید المرسلینؐ اور
قطب اور امام اور مستنیر بنور نبوت تھے پس ایسے شخصون سے
محال ہے کہ بلا وجہ جناب شیخین کو جھوٹا اور گنہگار اور غدر کرنیوالا
اور خیانت کرنیوالا سمجھا چنانچہ خود جناب عمر نے اقرار اسکا کیا اور کتاب
صحیح مسلم مین یہ حدیث رسولؐ خدا کی ابوہریرہ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسولؐ خدا نے کہ نشان منافق کے تین ہین اگرچہ روزہ رکھے
اور نماز پڑھے اور اپنے کو زعم کرے کہ مسلمان ہے اور وہ تین
خصلتین یہ ہین کہ جھوٹ بولے اور خلاف وعدہ کرے اور امانت
مین خیانت کرے اور قران مین ہے وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ
لَکَاذِبُوْنَ یعنے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ تحقیق کہ منافقین جھوٹے
ہین اور بھی قران مین ہے اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ یعنے لعنت خدا
جھوٹون پر ازانجملہ جمع الجوامع سیوطی اور کنز الاعمال ملا علی متقی
اور سیر معامعین مین مذکور ہے کہ غزوہ طایف مین رسول خداؐ
نے ساتھ امیر المومنینؑ کے تادیر مناجات کی اور اسرار الٰہی اونسے
کہے تو شیخین نے حسد کیا اور اونکو ناگوار ہوا اور رسولؐ خدا پر
طعن کیا اور کنز الاعمال مین منقول ہے کہ جو کوئی حسد حضرت امیرؑ کا
کرے پس اوسنے حسد رسولؐ خدا کا کیا اور جسنے حسد رسول خدا کا۔

iaburabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ کافر ہے از انجملہ صحیح مسلم مین ہے کہ ایک مال کے تقسیم مین اور کتاب
ازالۃ الخفاء تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب مین درباب نماز کرنے
رسول خدا کے عبد اللہ ابی پر اور کتاب حجۃ البالغہ تصنیف شاہ صاحب
موصوف مین درباب صلح حدیبیہ کے اور صحیح بخاری مین قصہ حاطب بن
بلیتعہ مین لکھا ہے کہ عمر نے رسول خدا کے فعل پر اعتراض کیا اور صاحب
کتاب ملل ونحل نے لکھا ہے کہ اعتراض کرنا افعال رسول خدا پر نشان
منافقین ہے از انجملہ خطبہ مشہورہ شقشقیہ ہے کہ اس خطبہ مین حضرت
امیر المومنین نے حال غصب خلافت اور ظلم خلفاء ثلثہ کو بیان فرمایا ہے

اور فقرہ اول اوس خطبہ کا یہ ہے اما واللہ لقد تقمصہا ابن ابی قحافۃ

وانہ لیعلم ان محلی منہا محل القطب من الرحی حاصل معنے یہ ہے کہ
آگاہ ہو خدا کی قسم کہ پہنا جامہ خلافت کو ابن ابی قحافہ نے اور حالانکہ
وہ جانتا تھا کہ تحقیق کہ مین نسبت خلافت کے بمنزلہ میخ آسیا کے
ہون چونکہ عبارت خطبہ کی طویل ہے لہذا بخیال اختصار اس رسالہ کے
نقل اوسکی مناسب معلوم نہین ہوئے جس شخص کو ملاحظہ کرنا کل
عبارت خطبہ کا منظور ہو شرح ابن ابی الحدید مین فقرہ اول مذکور
کے تحت لن سے ملاحظہ کرے اکابر علمائے اہلسنت مثل ابن عبد ربہ
نے خبر وزائع کتاب عقد مین اور ابو ہلال عسکری نے کتاب اوائل
مین اور علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ملا سعد الدین تفتازانی
نے شرح مقاصد مین اور ابن اثیر جزری نے نہایت اللغات مین اوسی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد طاہر گجراتی نے مجمع البحار مین اور ابن خشاب نے درس مین اور
ابن ابی الحدید مدنی نے شرح نہج البلاغہ مین اور صاحب قاموس نے
اپنی کتاب لغت مین اعتراف اور یقین کیا ہے کہ یہ خطبہ امیر المومنین
علی ابن ابی طالبؑ سے ہے اور صاحب قاموس نے کتاب لغت مین
لکھا ہے کہ خطبہ شقشقیہ علویہ کو اسواسطے شقشقیہ کہتے ہین کہ ابن عباسؓ نے
درخواست کی تھی کہ کاش اتمام کو پہونچاتے اپنے مقالہ کو حضرت امیر
المومنینؑ نے فرمایا یا ابن عباس تلک شقشقۃ ہدرت ثم قرت حاصل
معنے یہ ہے کہ اے ابن عباس گیا جو کچہ کہ دیکھا تو نے وہ ایک حالت
تھے شقشقہ شتر کی کہ خوشی کی وقت مین حرکت مین آیا ایک آواز
غریب اوسے ظاہر ہوے اور بعد اوسکے ساکن ہوا ابن ابی الحدید نے
اس خطبہ کی شرح مین بعض علماے اپنے نقل کیا ہے کہ وہ عالم
کہتا تھا کہ اگر مین اوسوقت مین ہوتا تو ابن عباس سے کہتا کہ تمہارے
چچا کے بیٹے نے مذمت مین اصحاب کبار کے کس چیز کو چھوڑا کہ تم آرزو
اوسکی کرتی ہو از انجملہ ابن قتیبہ شیخ معتمد الروایت اہل سنت نے
کتاب سیاست باب امامت ابو بکر مین لکھا ہے کہ انکار کیا علی ابن
ابی طالبؑ نے بیعت ابو بکر سے اور جب علیؑ سے بیعت چاہے تو علیؑ نے
کہا اَنَا اَحَقُّ بِھٰذَا الْاَمْرِ مِنْکُمْ لَا اُبَایِعُکُمْ وَاَنْتُمْ اَوْلٰی بِالْبَیْعَۃِ لِیْ وَتَاْخُذُوْنَ
ھٰذَا الْاَمْرَ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ غَصْبًا حاصل معنے یہ ہے کہ ہم سزاوار زیادہ
ہین ساتھ امر امامت کے تم سے بیعت نکرونگا مین تمہارے اور

jabir.abbas@yahoo.com

حالانکہ تم لوگ سزاوار زیادہ ہو ساتھ ہماری بیعت کرنیکے اور ساتھ غصب کے
حق کو ہمارے کہ ہم اہل بیت رسول ہیں ہمسے لیتے ہو اوسوقت عمر نے
فرمایا اشہد انہ الیوم لیس بتارک عنہ یعنے سخت پکڑ آچکے روز واسطے ابو
بکر کے امر خلافت کو تاکہ خلافت دیوے وہ تجکو دوسرے کل کے روز بعد اسکے
ابن قتیبہ نے لکھا ہے کہ حضرت نے کہا واللہ یا عمر لا اقبل قولک ولا ابایعہ
یعنے خدا کی قسم اے عمر کہ قول تیرا قبول نکرونگا میں اور نکرونگا
میں بیعت ابو بکر کی بعد اسکے روایت کی ہے کہ انحضرت نے اوس
محفل میں کہا یا معاشر المہاجرین لا تخرجوا سلطان محمد فی العرب من
دارہ الی بیوتکم یعنے اے جماعت مہاجرین باہر مت لیجاؤ سلطنت محمد کو
اوسکے گھر سے اپنے گھروں میں اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں ہے کہ
عمر نے اپنے عہد خلافت میں کہا کہ کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وقی اللہ
المسلمین شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنے بیعت کرنی ساتھ ابوبکر
کے ناگہانی امر تھا لیکن محفوظ رکھا خدا نے مسلمانوں کو شر سے
اوسکے بس اگر پھر کوئی ایسا کرے تو قتل کرو اوسکو از انجملہ
صاحب کتاب الاموال نے موافق روایت ابن ابی الحدید اور قاسم
ابن سلام کے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے منبر پر کہا اقیلونی و لست
بخیرکم و علی فیکم یعنے چھوڑو اور فسخ کرو میرے بیعت کو اسواسطے
کہ میں بہتر تم لوگوں سے نہیں ہوں اور حالانکہ علی تم لوگوں میں
موجود ہیں از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغۃ میں

کی ہے کہ عمر نے کہا واللہ ما ادری خلیفۃ انا او ملک یعنے خدا کی قسم نہین جانتا مین کہ مین خلیفہ ہون یا بادشاہ ازانجملہ کامل التاریخ مین شیخ ابن اثیر سے مذکور ہے کہ عمر نے سلمان سے پوچھا کہ آیا مین بادشاہ ہون یا خلیفہ سلمان نے جواب مین کہا کہ اگر ایک درم بھی مال سے مسلمانون کے بغیر حق کے تو نے صرف کیا ہوگا تو خلیفہ نہین ہے یہ سنکے عمر روئے اور حال یہ تھا کہ جناب خلیفہ ثانی نے خلاف حکم خدا اور رسولؐ کے تصرفات بہت کئے تھے حصہ مہاجرین کا زیادہ انصار سے قرار دیا تھا اور خمس حق سادات کو منع کرکے خود لیتے تھے چنانچہ بروایت ابن عبد البر کتاب استیعاب مین ہے کہ بعد وفات جناب خلیفہ ثانی کے ہر ایک اونکی زوجہ کو کہ بروایتے تین اور بروایتے چار تھین تراسی تراسی ہزار اشرفیان آٹھوان حصہ اونکے مال متروکہ سے ملین ازانجملہ ابن قتیبہ نے کتاب امامت اور سیاست مین روایت کی ہے کہ جنگ نہروان مین ایک شخص خدمت مین حضرت امیر المومنینؑ کے آیا اور عرض کرنے لگا کہ آپ سے بیعت کرونگا کتاب خدا اور سنت پیغمبرؐ اور سنت ابوبکر اور عمر پر قال امیر المومنینؑ ما دخل لسنۃ ابی بکر و عمر فی کتاب اللہ وسنۃ رسول اللہؐ انما کانا عاملین بالجور حیث عملا یعنے حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کیا دخل ہے سنت ابوبکر اور عمر کو کتاب خدا اور سنت رسولؐ خدا مین نہ تھے ابوبکر اور عمر مگر دو عامل ساتھہ ظلم کے ازانجملہ ابوداؤد سجستانی نے اپنے سنین مین

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ترمذی نے اپنے صحیح مین اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبل ہر ایک نے
اپنی کتاب مین روایت کی ہے کہ حالت بیماری رسول خدا مین جب
ابوبکر نے اپنی بیٹی عائشہ کے کہنے سے پیش نمازی کی اور رسول خدا کو
معلوم ہوا تو اوسے حالت بیماری مین فضل ابن عباس کے دوش پہ
ہاتھ رکھکے مسجد مین تشریف لائے اور ابوبکر کو پیش نمازی نکرنے دی
پس حضرت رسول خدا نے ابوبکر کو قابل پیش نمازی بھی نہ سمجھا
کہ بنابر مذہب اہل سنت کے ہر فاسق اور فاجر پیش نماز ہو سکتا ہے
از انجملہ جمع بین الصحیحین اور مشکوۃ اور ملل ونحل مین روایت کی ہے
کہ ابن عباس روئے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق کہ مصیبت اور
تمام مصیبت وہی تھے کہ مانع ہوئے رسول خدا کو لکھنے سے اور کہا
رسول خدا کو کہ ہذیان کہتے ہین از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغۃ مین روایت کی ہے ابن عباس سے کہ ابن عباس نے
کہا کہ گیا مین عمر ابن خطاب کے گھر مین اول خلافت مین اوسکی خبر علی
ابن ابی طالب کی مجھسے پوچھی اور کہا اعتقاد اونکا یہی ہے کہ رسول خدا نے
امامت کو اونپر مقرر کیا مینے کہا ہان اور مینے اپنے باپ سے بھی
پوچھا تھا اونے کہا علی سچ کہتے ہین پس عمر ابن خطاب نے کہا تحقیق
کہ چاہا رسول خدا نے کہ مرض الموت مین تصریح ساتھ اسم
علی کے کرین پس مین مانع ہوا بسبب اسکے کہ قریش اونکی طرف
گرویدہ نہونگے اور ابن ابی الحدید نے کہا ہے کہ اس روایت

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

باسناد ذکر کیا صاحب تاریخ بغداد نے اپنی کتاب میں از انجملہ اخطب خوارزم نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے ساتھ اسناد کے عبد اللہ ابن مسعود سے ساتھ اس مضمون کے کہ کہا تھا میں ساتھ رسول خدا کے اوس حالت میں کہ مدینہ سے بجانب صحرا متوجہ تھے پس اونحضرت نے ایک آہ کھینچی کہا مینے یا رسول اللہ کیا ہے آپکو کہ آہ کھینچتے ہین اونحضرت نے فرمایا اے ابن مسعود دل میرا موت کی گواہی دیتا ہے کہا مینے یا رسول اللہ خلیفہ کرو اونحضرت نے فرمایا کہ کسکو خلیفہ کرون کہا مینے ابوبکر کو پس چپ رہے بعد اوسکے ایک آہ کھینچی پھر پوچھا مینے اونحضرت نے وہی جواب دیا کہا مینے یا رسول اللہ کسکو خلیفہ کرو اونحضرت نے کہا کہ کسکو خلیفہ کرون کہا مینے عمر ابن خطاب کو پس چپ ہوے اور بعد اوسکے ایک اور آہ کھینچی اور جب مینے پوچھا اونحضرت نے وہی جواب دیا کہا مینے کسیکو خلیفہ کرو فرمایا کسکو خلیفہ کرون مین کہا مینے علی ابن ابی طالب کو اونحضرت نے فرمایا اوہ ولن تفعلوا ذلک ابدا واللہ لئن فعلتموہ لیدخلنکم الجنۃ حاصل معنے یہ ہے کہ اطاعت اوسکی نکروگے ہرگز بلکہ دوسرے کو خلیفہ بناؤگے خدا کی قسم اگر اوسکی خلافت پر راضی ہوتے تو ہر آئینہ داخل کرتا وہ تم لوگون کو جنت میں از انجملہ ملا دری نے نقل کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو عبد اللہ عمر نے اوسکو لکھا کہ من عبد اللہ بن عمر الی یزید بن معاویۃ اما بعد لقد عظمت الرزیۃ الخ حاصل معنے یہ ہے کہ بڑا ہے عبد اللہ بن عمر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید بن معاویہ کو آیا بعد جو واقعہ ہوا اور بڑی مصیبت واقع ہوئے اور
ایسا حادثہ اسلام مین ہوا کہ سب حادثون سے عظیم ہے اور جو روز
کہ حسینؑ پر گذرا مثل اوس روز کے کوئی روز نہو گا کہا جاتا ہے
کہ تجھ سے یہ کیا کام ظہور مین آیا پس یزید نے جواب مین لکہا کہ اما
بعد یا احمق فانا جئنا الی بیوت مجددة و فروش ممہدة الخ حاصل
معنے یہ ہے کہ جان اے احمق کہ مجھکو آرزو دنیا اور زینت دنیا کی
تھے حاصل ہوئے مجھکو مکانات بلند اور قصرہائے رفیع اور فرشہائے
نفیس اور تکیہ ایک دوسرے پر رکہے ہوئے اور جو کچھ کہ لوازم
عیش دنیا سے تھے میرے واسطے حاصل اور مہیا ہوئے پس اگر
یہ حق ہمارا تہا تو حق پر ہمنے جدل کیا اور اگر حق دوسرے کا تہا تو باپ
تیرا پہلا وہ شخص تہا کہ ظلم بانی ہوا اور یہ سب میوے اوس درخت
کے ہین کہ اوسنے نصب کیا اور حاصل اوس تخم کے ہین کہ اوسنے
بویا بد کیا اوسنے کہ امیر المومنین اپنا لقب کیا اور یہ مخصوص دوسرے
شخص کے لئے تہا پس تجھکو اعتراض اپنے باپ پر کرنا چاہئے نہ مجھپر

ازانجملہ عبد ربہ نے کتاب عقد مین لکہا ہے کہ عمر بن خطاب نے عمرو عاص
کو عامل مصر کا کیا عمر بن خطاب کو خبر پہونچی کہ عمرو عاص نے بہت
مال جمع کیا ہے کسیکو بہیجا کہ اوس سے لے پس عمرو عاص نے کہا
قبح اللہ زمانا عمل عمرو بن عاص لعمر بن خطاب واللہ انی
لاعرفہ یحمل علی راسہ حزمۃ من حطب و علی ابنہ مثلہا یعنے ربون

jahir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرے حق تعالے اوس زمانہ کو کہ عمرو عاص عامل عمر ابن خطاب کا ہو خدا کی قسم مینے دیکھا ہے کہ عمر اور باپ اوسکا دونون بوجھا لکڑی کا سر پر رکھے گئے بیچتے تھے اور ابن ابی الحدید نے اس نقل کو اسطرح لکھا ہے کہ لعنت اوس زمانہ پر کہ مین عامل ابن خطاب کا ہون خدا کی قسم کہ مینے دیکھا ہے کہ دونون عبائے کہنہ اور گندہ پہنے ہوئے تھے کہ گھٹنے تک نہ پہونچتے تھے اور دونون کے گردن پر بوجھا لکڑی کا تھا اور باپ میرا لباس ریشمی اور نازو نعمت مین غرق تھا اب وہ خلیفہ ہے اور مین عامل اوسکا ہون از انجملہ عبد ربہ نے جلد دوم مین کتاب عقد کے لکھا ہے کہ عمر زمانہ خلافت مین اپنے رستہ مین چلا جاتا تھا ایک عورت قریشیہ نے اوس سے کہا کہ اے عمر کھڑا ہو جب عمر کھڑا ہوا تو اوس عورت نے کہا کہ ایک مدت تک مین تجھکو عمر جانتے تھے اور لوگ نام تیرا ساتھ تصغیر کے لیتے تھے یعنے مثل مردک کے بعد اوسکے عمر ہوا تو اور ایک مدت تک تو عمر کہا گیا اب تو امیر المومنین ہوا اور تجھکو اس نام سے پوکارتے ہین اے پسر خطاب خدا سے نہین ڈرتا ہے تو لوگون کے حال پر ساتھ عدالت کے نظر کر تو کہ عنقریب تو رہیگا اور نہ یہ حکومت انتہی از انجملہ حمیدی نے کہ رئیس مفسرین اہل سنت ہین اپنے تفسیر مین اس قول حق تعالے کے وَلَا تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا لکھا ہے کہ جائز نہین ہے کسیکو بعد پیغمبر خدا کے [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

نکاح کرے اور عورتین اونکی امت پر ہمیشہ کے لئے حرام ہین اور دوسرے جگہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَاَزْوَاجُہُ اُمَّہَاتُکُمْ یعنے عورتین پیغمبر خدا کے تمہارے مائین ہین اور سدی نے کہ رئیس محدثین اہل سنت ہین نقل کیا ہے کہ عثمان نے طلحہ سے کہا کہ واللہ جب محمد مرینگے ہم لوگ عورتون پر اون کی قرعہ ڈالینگے مین ام سلمہ کو چاہتا ہون پس طلحہ نے کہا مین عائشہ کو چاہتا ہون بعد اس گفتگو کے حق تعالی نے اس آیت کو نازل کیا

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنے بتحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین خدا اور اوس کے رسولؐ کو لعنت کی ہے خدا نے اونپر دنیا اور آخرت مین اور اپنے رسولؐ کو اس گفتگو سے ان لوگون کی آگاہ کیا پس یہ گفتگو عثمان کے اور یہ آیت دلیل واضح ہے ایذا و اہانت رسولؐ خدا پر جو عثمان کیطرف سے واقع ہوے از انجملہ بروایت ابن ابی الحدید وغیرہ عثمان نے مروان ابن حکم کو ایک مرتبہ تمام خمس دیدیا اور عبد اللہ ابن سرح کو تمام غنایم کہ فتح افریقیہ سے ہاتھ آیا تہا بخش دیا اور کسیکو اوسمین شریک نکیا اور ابو موسی اشعری جو بہت مال عراق سے لایا تہا وہ سب اپنے اقربا کو تقسیم کر دیا از انجملہ ابن ابی الحدید نے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود نے عمار سے وصیت کی کہ عثمان میرے جنازہ پر نماز نہ پڑہے اور جب عثمان واسطے عیادت ابن مسعود کے آئے اور کہا کہ ہمارے واسطے خدا سے طلب مغفرت کرو تو ابن مسعود نے کہا کہ خدا سے سوال کیا ہے مینے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور سوال کرتا ہوں کہ قیامت میں حق میرا تجھ سے لے از انجملہ ابن ابی
الحدید نے شرح نہج البلاغت میں ابو مخنف سے روایت کی ہے کہ اس مضمون کے
بطریق متعددہ روایت ہوئے کہ جب خبر قتل عثمان کی عائشہ کو پہونچی
تو عثمان پر نفرین کی اور کہا کہ بدکاری عثمان نے عثمان کو قتل کیا تحقیق
کہ عثمان لایق قتل کے سب سے زیادہ تھا از انجملہ روضۃ الاحباب میں
ہے کہ عائشہ شایقین عثمان کے کہتے تھیں لعن اللہ نعثلا قتل اللہ نعثلا یعنی
لعنت کرے خدا نعثل پر اور قتل کرے خدا نعثل کو نعثل لغت میں
بمعنے گفتار اور مرد پیر احمق کے آیا ہے اور نام ایک مرد یہودی کا
تھا اور یہی نام ایک مرد مصری کا تھا کہ ڈاڑھی اوسکی بہت لمبی تھی
اور مشابہ تھا جناب عثمان سے اور جناب عائشہ صدیقہ بسبب مشابہ
ہونے کے ایسے نام سے جناب عثمان کو یاد فرماتے تھیں اور اعدا بھی عثمان کو
نعثل کہتے تھے جیسا کہ تصریح اسکی جامع الاصول میں ہے اور فیروزآبادی
نے سفر السعادت میں صراحت کی ہے از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت میں لکھا ہے کہ احوال صحابہ رسول خدا سے ظاہر ہوتا ہے کہ
سب اصحاب عثمان سے بیزار و دلگیر رہتے ہیں اور تصدیق مطاعن کے
اونکی کرتے تھے اور جب عثمان کو بعد قتل کے تین روز تک چھوڑ دیا
تو اصحاب نے نہ خود دفن کیا اور نہ دوسروں کو دفن کرنے دیا اور واقدی
وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ اہل مدینہ نہیں چھوڑتے تھے کہ کوئی اوسپر نماز
پڑھے یا دفن کرے تیسری شب کو مروان نے ساتھ دو تین شخصوں کے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلام کے ارادہ اونکے دفن کا کیا لوگ پتھر اونپر پھینکتے تھے جب دیکھا کہ مسلمانون کے قبرستان مین اونکو دفن نہین کر سکتے تو قبرستان یہود مین ایک گڈھی مین اونکو ڈالدیا اور مٹی بھر دی الحاصل انجملہ تفسیر کشاف مین سے ہے اور زمخشری اور نیشاپوری اور صاحب مناقب السادات وغیرہم علماے اہل سنت قائل ہین کہ یہ آیت حق مین اون لوگون کے ہے کہ جن لوگون نے اذیت پہونچائے نبی اور علی کو اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا یعنے بتحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین خدا اور رسول کو لعنت کی ہے اونپر حق تعالی نے اور واسطے اونکے وہ عذاب ہے کہ موجب اہانت اور فضیحت کا اونکے ہے اور صحاح مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اٰذٰی عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ اٰذَی اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یعنے جسنے محبت کی علی سے مجھ سے محبت کی اور جسنے عداوت کی علی سے مجھ سی عداوت کی اور جسنے اذیت دی علی کو مجھکو اذیت دے اور جسنے مجھکو اذیت دے اوسنے اذیت دی حق تعالی کو اور مسند احمد حنبل مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ اَیُّہَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا بُعِثَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَہُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا یعنے جو شخص کہ اذیت دے علی کو بتحقیق کہ اوسنے اذیت دے مجھکو اسے گروہ مردم جو شخص کہ اذیت دے علی کو اوٹھایا جائیگا روز قیامت کو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہودی یا نصرانی اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع بین الصحاح الستہ مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبہا فقد اغضبنی یعنے فاطمہ ٹکڑا مجھ سے ہے جو کوئی کہ غصہ مین لایا اوسکو بتحقیق کہ غصہ مین لایا مجھکو اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور مشکوۃ مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ فاطمۃ منی من آذاہا فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فقد کفر یعنے فاطمہ ایک ٹکڑا مجھ سے ہے جس شخص نے اذیت دی اوسکو پس بتحقیق کہ اوسنے اذیت دی مجھکو اور جسنے اذیت دی مجھکو پس بتحقیق کہ اوسنے اذیت دی خدا کو اور جسنے اذیت دی خدا کو پس بتحقیق کہ وہ کافر ہوا پس آیت کریمہ اور ان احادیث سے ثابت اور متحقق ہوا کہ اذیت دینے والا حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کا اذیت دینے والا رسول خدا اور خدا کا ہے اور سزاوار لعنت اور کافر ہے اب دیکھنا چاہیے کہ کسنے اذیت حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کو دی اور مستحق لعن اور کافر ہوا جان کہ ابن قتیبہ نے کہ اکابر علماے اہل سنت سے ہین کتاب امامت وسیاست مین ذکر مین اوس واقعہ کے کہ جناب خلیفہ ثانی نے لکڑیان اور آگ طلب کے اور قسم کھائی کہ مین گھر کو فاطمہؑ کے جلا دونگا لکھا ہے کہ فوقفت فاطمۃ علی بابہا فقالت لا عہد لی بقوم یعنے اوسوقت جناب فاطمہؑ دروازے پر کھڑے کہتے تھین کہ تم سے زیادہ بدکوئی قوم نہوگے آور اوس کتاب مین مقام مذکور مین ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال عمر یا ابا بکر الا تاخذ ہذا المتخلف عنک بالبیعۃ یعنے کہا عمر نے
ابوبکر سے کہ کیون بیعت نہین لیتا تو اس برگشتہ سے یعنے حضرت
علی سے اور اوس کتاب مین مقام مذکور مین ہے فاذا سمعت
اصواتہم نادت یا علی صوتہا یا رسول اللہ ما لقینا بعدک عمر بن
خطاب و ابن ابی قحافہ فلما سمع القوم صوتہا وبکاءہا ینصرفوا
باکیۃ کادت قلوبہم تتصدع واکبادہم تنفطر وبقی معہ قوم یعنے
جسوقت سنے حضرت فاطمہؑ نے آوازین عمر اور اونکے ہمراہیونکی
رونے کی حالت مین آواز بلند پکارین یا رسول اللہ بعد آپکے
وفات کے کسقدر مصیبت پہونچی مجھکو ہاتھ سے عمر ابن خطاب
اور ابوبکر ابن قحافہ کے جب یہ آواز حضرت فاطمہؑ کی ہمراہیان عمر نے
سنے کچھ لوگ اونمین سے روتے ہوئے چلے گئے قریب تہا کہ دل
اونکے شگافتہ اور جگر اونکے پارہ پارہ ہو جائین اور باقی لوگ عمر کے
ساتھ کھڑے رہے کتاب مذکور مین اوسی واقعہ مین ہے فلحق علی
بقبر رسول اللہ یصیح ویبکی وینادی یا ابن ام ان القوم استضعفونی
وکادوا یقتلوننی یعنے پس لپٹ گئے علی قبر رسول اللہ سے اور چلا
کے روئے اور پکارے اے بہائی ان لوگون نے مجھکو ضعیف کیا
ہے اور چاہتے ہین کہ مجھے قتل کرین اور اوسی کتاب مین ہے کہ حضرت
فاطمہؑ نے شاکین اون لوگون کے کہ جن لوگون نے بیعت ابوبکر
کی سے فرمایا وسیاخذہم اللہ بما کانوا یکسبون یعنے آپ قریب ہے

jabir.abbas@yahoo.com

کہ خدا اونکو بسبب اس فعل بد یعنے بیعت کرنیکے عذاب مین گرفتار کرے

اور فرمایا لبئس المولیٰ ولبئس العشیر و بئس الظالمین بدلا یعنے ہرآئینہ
بد ہے پیشوائی اوسکے اور برا ہے وہ شخص یعنے ابو بکر ظالمون سے
اوسکو بعوض امام حق کے پیشوا اپنا بنایا ہے اور شہرستانی نے کتاب
ملل و نحل مین لکہا ہے قال النظام ان عمر ضرب بطن فاطمة حتی القت
المحسن من بطنها وکان یصیح احرقوا الدار بمن فیها وما کان فی الدار غیر
علی و فاطمة والحسن والحسین علیهم السلام یعنے نظام نے کہ علماء اہل سنت
سے ہین لکہا ہے کہ عمر نے شکم پر حضرت فاطمہؑ کے ایسی ضربت لگائے کہ
بسبب اوسکے اسقاط حمل ہوا اور محسن شہید ہوئے اور باواز بلند
عمر کہتے تھے کہ جلاؤ اس گھر کو مع اون لوگون کے جو اس گھر مین ہین
اور وہ تھا اوسمین کوئی سوائے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ
علیہم السلام کے اور مسلم اور بخاری اور واقدی اور ابن عبد ربہ
اور صاحب کتاب اضاف المحامد وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے
اپنی مصنفات مین لکہا ہے کہ جب خلافت ابو بکر کی دلون مین سے
تو عمر بن خطاب اور خالد بن ولید اور سالم مولای ابو حذیفہ وغیرہم
در حجرہؑ فاطمہؑ پر آئے پس عمر نے کہا آؤ اے علی بیعت کرو ابو بکر کے
امیر المومنینؑ نے کہا کہ مین مشغول ہون مصیبت حضرت رسولؐ مین اور جمع
کرنے مین قرآن کے عمر نے کہا کہ اے علیؑ اگر تم باہر نہ آؤ گے تو
مین گھر مین داخل ہوتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا خدا نے تجہپر حرام کیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

کہ سے لے اذن کے ہمارے گھر مین داخل ہو کہ مین نے مقنعہ ہون عمر گھر مین معصوم کے گھس آئے ساتھ ان لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے حضرت فاطمہؑ نے فریاد کی اور ایک گلیم کو کہ گھر مین فرش کیا تہا او ٹہا یا اور اپنے سر پر ڈالا اور ان لوگون نے گریبان امیر المومنینؑ کا پکڑا او رہا دون حضرت کو گھر سے باہر لائے اور حضرت فاطمہؑ نے کہا کہ پھیر لا و علیؑ کو اور فاطمہ کو غصہ مین نہ لاؤ کہ مینے حضرت رسول خدا سے سُنا ہے کہ جو شخص کہ فاطمہ کو غصہ مین لایا مجھکو غصہ مین لایا اور جو شخص مجھہ کو غصہ مین لایا حق تعالیٰ کو غصہ مین لایا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مناقب خوارزمی مین لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ بسبب فدک کے ابو بکر سے رنجیدہ تہین جب تک زندہ رہین ابو بکر سے بات نہ کی اور حالت احتضار مین وصیت فرمائے کہ مجھے شب کو دفن کرو تا ابو بکر اور عمر مجھپر نماز نہ پڑہین اور امیر المومنینؑ نے اونکے وصیت پر عمل کیا کہ جب ابو بکر اور عمر نے اونکی قبر کو پوچھا نشان نہ پایا ہر چند ڈہونڈہا نہ پایا اور ابو بکر جوہری نے کہ از علمائے اہل سنت سے ہین روایت کی ہے قَالَ فَاطِمَۃ وَاللہ لَا اُکَلِّمُکَ اَبَداً قَالَ اَبُو بَکر لَا اَہجُرُکَ اَبَداً قَالَت وَاللہ لَاَدعُوَنَّ عَلَیکَ قَالَ وَاللہِ لَاَدعُوَنَّ اللہ لَکَ فَلَمَّا حَضَرَتہَا الوَفَاتِ اَوصَیتُ اَن لَا یُصَلّی عَلَیہَا فَدُفِنَت لَیلاً حاصل معنے یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہؑ نے ابو بکر سے کہ واللہ نہ بولون گی مین تجھہ سے کبھی اور واسطے تیرے اور دعائے بد کرون گی مین تجھپر اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقت وفات کا پہونچا تو حضرت فاطمہؑ نے وصیت کی کہ ابو بکر میرے
جنازہ پر نماز نہ پڑہے پس دفن کے گئین شب کو اور ابن قتیبہ نے
کہ اعاظم علمائے اہل سُنت سے ہین کتاب امامت اور سیاست مین
ایک روایت طولانی نقل کی ہے کہ حاصل مضمون اور خلاصہ اوسکا
یہ کہ عمر نے ابو بکر سے کہا کہ آؤ چلین ہم لوگ نزدیک فاطمہؑ کے بتحقیق
کہ ہم نے اور تم نے غضبناک کیا ہے فاطمہؑ کو پس جب گئے دونون تو
فاطمہ نے اجازت گھر مین آنے کی ندی پس بسفارش علیؑ دونون
گھر مین گئے اور بیٹھے حضرت فاطمہؑ نے مونھہ اپنا دونون کے طرف سے
پھیر لیا پس دونون نے سلام کیا حضرت فاطمہؑ نے جواب سلام کا
ندیا اور فرمایا فاطمہؑ نے کہ گواہ کرتی ہوئین خدا کو اور ملائکہ کو کہ تم
دونون نے رنجیدہ کیا ہے مجھکو جسوقت ملاقات کرونگی مین
رسولؐ خدا کی تو ہر آئینہ شکایت کرونگی مین تم دونون کے پس
ابو بکر چلاکر روئے اور قریب تہا کہ روح بدن سے نکل جائے
اور فاطمہؑ نے کہا لَأَدْعُوَنَّ عَلَيْكَ بَعْدَ كُلِّ صَلوٰةٍ یعنے ہر آئینہ نفرین
کرونگی مین تجہپر بعد ہر نماز کے اور بروایت ابو بکر جوہری ابن اثیر
نے کتاب نہایہ مین اور مسعودی نے مروج الذہب مین اور ابن ابی
الحدید نے شرح نہج البلاغت مین کہ یہ لوگ اکابر علمائے اہل سنت
ہین ایک خطبہ طولانی کو حضرت فاطمہ زہرا سے نقل کیا ہے کہ جس مین
اونحضرت نے کوئی نسبت نفاق اور ظلم اور غضب اور کفر کے حق

jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب خلیفہ اول مین اوٹھا نہین رکھے ہے اور شروع روایت خطبہ یہ ہے لَمّا بَلَغَ اِجمَاعَ اَبِی بَکرٍ عَلیٰ مَنعِهَا فَدَک اور اسوجہ سے کہ وہ خطبہ بہت طولانی ہے اس رسالہ مختصر مین اوسکو نقل نہین کیا جو چاہے نشان عبارت مذکور سے اون کتابوں مین ملاحظہ کرے لیکن بطور نمونہ کے دو چار فقرے متفرق اوس خطبہ کے مذکور ہوتے ہین ایّھا مَعَاشِرَ المُسلِمِینَ اَاُبتَزُّ اِرثَ اَبِیه اللّٰہ اَتَرِثُ یَابنَ اَبِی قُحَافَہ اِلےٰ

عبارت عذاب مقیم یعنے اے گروہ مسلمانان آیا بغلبہ و قہر و غضب کیا جاوے حق میرا اور تم لوگ اعانت میرے نکرو یاد دلاتے ہون مین تم سب کو خدا کی آیا اے پسر ابی قحافہ تو اپنے باپ کا وارث ہوا اور مین اپنے باپ کی وارث نہون بدرستیکہ افترا کیا ہے تونے عجیب خدا پر پس لے تو فدک کو آجکے روز تا کہ روز حشر سزا اوسکی پہونچے اور مقام حساب مین تجھ سے سوال کیا جاوے پس نیک حکم کرنیوالا خدا ہے اور طلب حق کرنیوالا محمد مصطفےٰ ۱۲ اور وعدہ گاہ روز قیامت ہے اور اوس روز زیان کار ہونگے اہل باطل اور واسطے ہر امر کے قرار گاہ ہے اور عنقریب جانوگے تم کہ کون ہے وہ شخص کہ آوے گا اوس کے جانب عذاب خوار کنندہ اور گرفتار ہوگا وہ شخص عذاب ابدی مین وَاستَحَقَّ بِنَا اُدعَیتَ نَحنُ الیَومَ نُغتَصَب یعنے اور استحقاق اور سب کے اور ہمارے کے اور اب تو بظلم حق کو ہمارے غضب کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور از جملہ فقرات خطبہ مذکور یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے انصار سے
مخاطب ہوکے فرمایا فقاتلوا ائمۃ الکفر لا ایمان لہم لعلہم یفقہون یعنے
پس جہاد کرو پیشوایان کفر سے کہ وہ اپنے عہد سے پھر گئے شاید
کہ اپنے فعل سے باز آوین ابن ابی الحدید ابوبکر جوہری سے
باسناد اوسیکے روایت کرتا ہے کہ جب ابوبکر نے خطبہ حضرت فاطمہؑ کو سُنا
تو بہت شاق ہوا کلام حضرت فاطمہؑ کا منبر پر گیا اور بعد روایت مذکور از
جملہ اون کلمات کے کہ جو جناب خلیفہ ثانی نے منبر پر جا کے ارشاد فرمایا
یہ بھی فرمایا کہ نہین ہے یہ شخص مگر مثل روباہ کے کہ اپنے دعوے پر
اپنے دم کو گواہ لاتا ہے اور چاہتا ہے کہ فتنہ اور فساد گذشتہ کو
سر نو سے برپا کرے اور مدد اپنی ضعفا اور عورتون سے ڈھونڈھتا ہے
ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ مینے اس کلام ابوبکر کو ابوجعفر یحیی ابن زید پر
پڑھا اور کہا مینے کہ یہ اعتراض کسکے طرف کیا کہا اوسنے کنایہ نہین ہے
بلکہ تصریح ہے مینے کہا اگر تصریح ہوتی تو پوچھتا کیون پس ابوجعفر ہنسا
اور کہنے لگا علی ابن ابی طالب سے مراد تھے مینے تعجب کرکے کہا کہ یہ کلام
علی کے حق مین وہ کہنے لگا نعم ہو الملک یا بنی یعنے ہان اے فرزند
ابوبکر بادشاہ تہا ایسی باتین بادشاہون سے بہت ہوتے ہین پس
معلوم ہوگئے وہ بزرگوار جن لوگون نے اذیت دے حضرت امیرالمومنین
علی مرتضی اور بضعۃ الرسول حضرت فاطمہ زہرا کو کہ وہ مین ایذا اسے
حضرت رسول خدا اور خدا ہے اور باعث کفر اور عذاب اور موجب لعن

jabir.abbas@yahoo.com

اور عقاب سے اور منجملہ اصحاب غیر محمودین کے جناب معاویہ سمجھے کہ عداوت انکی اہل بیت رسول سے کسی پر مخفی نہیں ہے ان صاحب نے حدیث حربک حربی کو فراموش کر کے بعزم قتل امیر المومنین کا کیا بجنگ لڑائیان اوئی آنحضرت سے کین ان لڑائیون مین ہزارون مسلمان اور بہت سے اصحاب رسول ان صاحب کے حکم سے قتل ہوئے اور انکی تاکید شدید سے مدت دراز تک عیاذاً باللہ حضرت امیر المومنین پر لعن کی گئے اور گالیان دی گئین اور جو کوئی کہ سب و لعن نکرتا تھا اوسکو سزا دیجاتی تھے اور یہ قانون اسی برس تک جاری رہا تا آنکہ عمر ابن عبد العزیز نے بہزار حیلہ و تدبیر اسکو موقوف کیا جیسا کہ یہ حالات کتب تواریخ اور سیر اہل سنت مین بتفصیل مذکور اور مشہور ہین حافظ آبروے شافعی نے اپنے کتاب تاریخ مین لکھا ہے کہ تعجب سب سے زیادہ ہی کہ بعضے مسلمان معاویہ کو مجتہد جانتے ہین مذموم اور قابل لعن اور کافر ہونے مین ان صاحب کے اخبار کثرت سے ہین از انجملہ احمد بن حسن بیہقی نے کہ علمائے اہل سنت سے ہی کتاب فضائل صحابہ مین نقل کیا ہے نصر ابن عاصم سے کہ رسولخدا منبر پر خطبہ پڑہتے تھے کہ اس درمیان مین معاویہ اوٹھا اور ہاتھ ابوسفیان کا پکڑ کے باہر گیا پس رسول خدا نے دیکھا اور فرمایا لعن اللہ القائد والمقود وویل لامتی من معاویۃ ذی الاستاہ یعنے لعنت خدا کے کھینچنے والے اور کھینچے گئے پر ہے اور واے میرے امت پر معاویہ صاحب

Presented by: Rana Jabir Abbas

کفل بزرگی سے اور ذی الاشباہ اوس شخص کو بھی کہتے ہین کہ مال
مردم کو ناحق تصرف کرے اور رشوت دینے کے نزرکھے از انجملہ بیہقی نے
روایت کی ہے کہ ابوسفیان ایک شتر پر سوار جاتا تھا اور معاویہ اور
ایک بھائی اوسکا اوسکے ہمراہ تھا ایک شتر کو کھینچتا تھا اور دوسرا
شتر کو ہانکتا تھا رسول خدا نے فرمایا لعن اللہ القائد والراکب والسائق
یعنے لعنت خدا کی ہے کھینچنے والے پر اور سوار ہانکنے والے پر از انجملہ بیہقی
نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے احد مین نماز صبح مین ابوسفیان
پر اور علی نے قنوت مین معاویہ پر لعنت کی ہے از انجملہ قاضی القضاۃ نے
روایت کی ہے کہ معاویہ اوس حالت مین مرا کہ بت سے امید شفاعت
کے رکھتا تھا از انجملہ ناموقی نے اپنے کتاب مین لکھا ہے کہ متقدمین
اور متاخرین سے کسی نے اس مین خلاف نہین کیا ہے کہ معاویہ جب
مرا تو بت اوسکے گلے مین تھا از انجملہ عبد اللہ ابن عمرو عاص نے روایت
کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا الیدخلن رجل یموت علی غیر ملتی یعنے البتہ داخل
کرو اخل ہوا ایک مرد کہ نہ مرے گا غیر ملت پر میرے ناگاہ معاویہ داخل
ہوا از انجملہ صاحب مصابیح نے روایت کی ہے کہ ایک روز رسولخدا
نے فرمایا یطلع علیکم رجل من اہل النار یعنے ایک شخص اسوقت ظاہر
ہوتا ہے کہ جہنمی ہے بعد ایک لمحہ کے معاویہ پیدا ہوا از انجملہ صاحب
مصابیح نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا یموت معاویۃ
علی غیر ملتی یعنے مرے گا معاویہ غیر ملت پر میرے از انجملہ صاحب مصابیح نے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے اسناد سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے

اِذَا رَاَیتُم مُعَاوِیَۃَ عَلیٰ مِنبَرِی فَاقتُلُوہُ یعنے اے اُمت میری جسوقت دیکھو تم معاویہ کو میرے منبر پر چاہیے کہ اوسکو قتل کرو از انجملہ روضۃ الصفا اور جامع التواریخ اور شواہد النبوۃ مین لکھا ہے کہ معاویہ نے امام حسن کو زہر دلوایا اوسکے حکم سے شاہزادہ مسموم ہوا از انجملہ ابو یوسف ابن ابراہیم نے کہ مصاحب ابو حنیفہ کی تھے اپنے مجلس درس مین کہا اور کتاب حادیۃ الالفاظ مین بجنسہ اوسکو لکھا ہے کہ معاویہ اول وہ شخص تھا کہ رہنما فتنہ باغیہ کا ہوا اور اشارہ فتنہ باغیہ سے جنگ صفین اور قتل عمار ہے اور اول وہ شخص ہے کہ خلافت کو شمشیر سے لیا اور اول وہ شخص ہے کہ مسلمانون کے سر کو ہدیہ مین بھیجا اور اول وہ شخص ہے کہ اسلام میں تخت پر بیٹھا اور مشابہت اکاسرہ اور فراعنہ کے اختیار کی اور اول وہ شخص ہے کہ مشرکون سے جزیہ لیکے صلح کی اور اول شخص ہے کہ بت فروشی کی اور اول وہ شخص ہے کہ مسلمان قیدیون کو بیچا اور اول وہ شخص ہے کہ بے اجازت صحابہ رسول خدا کے مقام رسولخدا پر بیٹھا اور اول وہ شخص ہے کہ بیرا پتہ بنیاد خلافت کی رکھے اور خلافت کو حوالہ اپنے بیٹے کے کیا از انجملہ شیخ زاہد حافظ ابو اسمٰعیل کہ مشاہیر محدثین اہل سنت سے ہین کتاب مثالب بنی امیہ مین لکھا ہے کہ ہند نے مسافر ابن عمر ابن امیہ سے آشنائی کی اور چند سال تک مسافر اوسکے ساتھ زنا کرتا تھا اور اوس [illegible] سے و [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرتا تہا کہ تجھے اپنے زوجہ کرونگا یہان تک کہ حاملہ ہوے اور حمل چہ مہینو کا
ہوا مسافر خوف فضیحت سے بہاگا اور ہند ابوسفیان کی عقد مین آئے
اور رجب تین مہینے اوسکے گہر مین رہے تو جناب معاویہ پیدا ہوے
اور ابو المنذر ہشام نے اپنی کتاب مثالب مین لکہا ہے کہ چار شخص
بہ نسبت معاویہ کے دعوی کرتے تہے کہ ہمارا بیٹا ہے ایک عمارہ بن
ولید بن مغیرہ دوسرا مسافر بن عمر تیسرا ابوسفیان چوتہا ایک شخص اور اور
ہند حبشیون سے صحبت سے بہت محفوظ رہتے تہی اور چند مرتبہ سیاہ
لڑکے جنے اور اوسنے روند بار ڈالا اور ہند کی مان کے پاس ایک
علم تہا کہ اوس علم کو کوٹھے پہ نصب کرتی تہے اسواسطیکہ اوس زمانہ
مین زنان فواحش کو اوس علم سے پہچانتے تہے اور در اصل بنی امیہ
قریش سے نہ تہے اسواسطیکہ مشہور ہے کہ امیہ غلام عبد الشمس کا تہا
اور وہ رومی تہا چونکہ عاقل اور فہیم تہا عبد الشمس نے اوسکو آزاد
کرکے اپنے فرزندی مین رکہا اگر کوئی کہے کہ تواریخ مین نسب عثمان کا
اسطرح لکہا ہے کہ عثمان ابن عفان ابن ابی عاصم ابن امیہ ابن عبد الشمس
پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ امیہ غلام تہا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ عادت
عرب کی تہے کہ جب غلام کو آزاد کرتے تہے تو اوسکو لوگ بیٹا اوس
شخص مالک کا کہتے تہے چنانچہ رسول خدا نے زید ابن حارث کو آزاد
کیا تو عرب اوسکو زید ابن محمد کہتے تہے پس مشخص ہوا کہ بنی امیہ
رومی ہین نہ قریشی پس امامت اور خلافت جناب عثمان اور معاویہ کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

باطل ہے اسواسطے کہ کتب اہل سنت مین منقول ہے کہ رسولخدا نے
فرمایا الائمہ من قریش یعنے ایمہ قریش سے ہونگے از انجملہ سفینۃ الکاملہ
اور ربیع الابرار اور تاریخ حافظ ابرو اور کامل السفینہ مین ہے کہ
سنہ ۵۶ ہجری مین معاویہ مدینہ مین آیا اور اوسنے ایک کنوان کھودوایا
اور اوسکے منہ کو چھپایا اور اوسپر کرسی ابنوس کی رکھے اور ام
المومنین جناب عایشہ کو بلایا اور اوس کرسے پر بٹھایا بیٹھنے کے
ساتھ ہی ام المومنین کنوین مین گرین جناب خال المومنین نے جناب
ام المومنین کو زندہ درگور کرکے کنوین کو مٹے اور پتھر سے بند کروادیا
اور بعض علمانے لکہا ہے کہ یہ واقعہ عظمی آخر ذیحجہ سنہ ۵۸ ہجری مین واقع
ہوا اور منجملہ اون اصحاب کے کہ جن لوگون نے صحبت رسول خدا کے
پائے اور غیر محدود ہین مین سے ہین جناب عایشہ صاحبہ اور جناب حفصہ
صاحبہ ہین کہ تا وقت مرگ پیروی اپنے والدین بزرگوار کی کرکے ہمیشہ
عداوت حضرت امیرالمومنین سے رکہتے تہین اور اس جہت سے بارہا
حضرت رسول خدا کو آزردہ اور ناخوش کیا اور اخبار انکے حالات مین
کثرت سے ہین کہ اس رسالہ مختصر مین ذکر اونکا مناسب نہین ہے از انجملہ
غزالی نے کتاب نکاح مین بہت سے باتین نقل کے ہین اونمین ایک
یہ ہے کہ ایک روز ابوبکر اپنے بیٹے کے دیکھنے کیواسطے گئے سنا کہ
رسول خدا اون سے رنجیدہ ہ ابوبکر نے کہا کہ جو کچھ درمیان تم دونونکے
گذری ہے مجھ سے بیان کرو کہ مین تصفیہ کردون پس رسولخدا نے

Presented by: Rana Jabir Abbas

عائشہ سے فرمایا اَتُکَلِّمِینِی اَو اَتَکَلَّمُ یعنے تو بولیگی کہ مین کہون عائشہ نے کہا تَکَلَّم وَلَا تَقُل اِلَّا حَقًّا یعنے تم کہو مگر نہ کہنا سوائے سچ کے کیا عجب ہے کہ جناب ام المومنین حضرت رسالت پناہ مخبر صادق کے طرف گمان جھوٹ بولنے کا رکہتین از انجملہ بخاری نے احادیث صحیحہ مین حضرت رسولخدا سے نقل کیا ہے کہ اونحضرت نے فرمایا اَلفِتنَۃُ تَخرُجُ مِن ھٰھُنَا مِن حَیثُ یَطلَعُ قَرنُ الشَّیطَانِ یعنے فتنہ ظاہر ہوگا اوس مکان سے پیروان شیطان اور اشارہ کیا عائشہ کے مکان کے طرف از انجملہ روایت ابو مخنف مین ہے کہ عائشہ نے جب سُنا کہ لوگون نے بیعت کی علیؑ کی کہا اگر زمین اور آسمان ملجاتے تو بہتر تہا میرے نزدیک بیعت کرنے سے ساتھہ علی ابن ابی طالبؑ کے از انجملہ روایات مشہورہ سے ہے کہ جب حضرت امیر المومنینؑ بصرہ کے طرف روانہ ہوے تو ایک منزل مین انتظار جمع ہونے لشکر کا کیا عائشہ نے اوسوقت خط حفصہ کو لکہا کہ علی فلان مقام پر اوترے ہین نہ طاقت آگے چلنے کی رکہتے ہین نہ پہر جاسکیگے اور یہ عبارت عایشہ کے خط کی تہی اِن تَقَدَّمَ نُحِرَ وَاِن تَاَخَّرَ عُقِرَ اور جب خط حفصہ کیپاس پہونچا تو گانیوالی عورتون کو بلایا اور مضمون خط عایشہ کو نظم کرکے پڑہتے تہین اور گاتے تہین اور منجملہ اون اصحاب غیر ممدوحین کے خالد بن ولید ہین کہ اہل سنت جسکو سیف اللہ کہتے ہین یہ صاحب سخت عداوت حضرت امیر المومنینؑ سے رکہتے تہے اس رسالہ مختصر مین گنجایش

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اونکے حالات کی نقل کی نہین ہے حضرت رسالت مآبؐ نے بارہا دست
مبارک کو درگاہ الٰہی مین بلند کرکے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِمَّا فَعَلَ
خالد بن ولید یعنے خداوندا پناہ چاہتا ہون اور بیزاری کرتا ہون
طرف تیرے اوس فعل سے کہ کیا خالد ابن ولید نے اور منجملہ اون
اصحاب غیر ممدوحین کے جناب زبیر اور جناب طلحہ ہین کہ اہل سنت انکو
از جملہ عشرہ مبشرہ اور از اہل بہشت جانتے ہین ان دونون صاحبون نے
جنگ جمل مین بڑی اعانت اور مدد جناب عایشہ کی فرمائے تھے اور
اوس جنگ مین قتل حضرت امیر المومنینؑ پر محکم کمر ہمت کی باندھی تھی
شارح بخاری نے ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولخدا نے
زبیر سے فرمایا اَمَا اِنَّکَ سَتُقَاتِلُ عَلِیًّا وَاَنْتَ ظَالِمٌ لَہٗ یعنے یہ ہے کہ بتحقیق
کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ تو علیؑ سے جنگ کریگا اور اونکو قتل کرنا چاہیگا
اور تو ظلم کرنیوالا ہوگا علیؑ پہ اور ابن مسکویہ اور ابن قتیبہ اور ابن
ابی الحدید وغیرہم نے روایت کی ہے کہ جب عایشہ طلحہ اور زبیر کو ہمراہ
لیکے واسطے جنگ کے بصرہ کیطرف چلین اور مقام حواب مین وارد
ہوئین تو اوس مقام مین آواز کتون کے چلانے کی سنے عایشہ نے
پوچھا کہ نام اس مقام کا کیا ہے لوگون نے کہا کہ حواب یہ سنکے ارادہ
بصرہ سے پشیمان ہوئین اور کہا کہ مینے رسولخدا سے سنا ہے کہ فرمایا
کہ ایک زوجہ میری علیؑ سے بغیر حق جنگ کریگی اور جب مقام حواب
مین پہونچیگی تو کتے چلائینگے کوشش کر اے عایشہ کہ وہ تجھ سے

jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو ہودج طلحہ اور زبیر نے لوگون سے گواہیان دلوائین کہ یہ مقام حجاب
نہین ہے اور وقت روانہ ہونے کے ایک بڑے اونٹ کو واسطے
عایشہ کے سواری کے لائے کہ وہ اوسپر سوار ہوئین اور نام اوس
اونٹ کا عسکر تھا عایشہ نے جب نام عسکر سنا پشیمان ہوئین اور کہا
کہ رسول خدا نے مجکو خبر دی تھی کہ اے عایشہ بچا تو اپنے کو اوس سے
کہ عسکر نام اونٹ پر سوار ہوکے علیؑ سے جنگ کرنیکے لئے جائے تو
طلحہ اور زبیر نے نام کو اوس اونٹ کے بدل دیا اور منجملہ اصحاب غیر
عہد وصین جناب ابوہریرہ ہین کہ ان صاحب نے دین کو دنیا کے عوض
بیچا اور جھوٹے حدیثین بنائین اور جبتک زندہ رہے واسطے حضرات
خلفاء ثلثہ اور معاویہ کے حدیثین وضع کرتے تھے اور ایسے شغل مین
اوقات بسر فرماتے تھے فخر رازی نے اربعین مین لکھا ہے کہ ابوہریرہ
نے عایشہ سے کہا کہ جبتک مینے سات سو حدیث تو لکھی شان علیؑ مین
نہین واسطے تیرے باپ کے روایت نکیا اس خچر پر سوار نہوا اور
حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمر نے
کہا کہ ابوہریرہ بہت جھوٹ باندھتا ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت مین لکھا ہے کہ اکذب الناس رسول خدا پر ابوہریرہ ہے
اور بخاری و مسلم مین ہے کہ عبداللہ ابن عمر سے کہا کہ ابوہریرہ کہتا
ہے کہ رسول خدا نے جیسا کہ ساتھ قتل سگ شکاری اور سگ شبان
کے امر نہین کیا ہے ویسا ہی ساتھ قتل سگ زرع کے بھی امر نہین کیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبیداللہ نے کہا کہ ابوہریرہ سگ زرعی رکھتا ہی خاتمہ چند فواید مین فایدہ اول جان کہ جو احادیث کہ اہل سنت فضائل حضرات خلفائے ثلثہ مین نقل کرتے ہین اصلا محل اعتماد نہین ہین اور امامیہ پر کسی وجہ سے حجت نہین ہو سکتے ہین اسواسطے کہ اون حدیثونکو تابعین بنی امیہ اور بنی عباس نے روایت کیا ہے اور منتہی ہوتے ہین وہ روایات اونکے دشمنان حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب تک مثل عبداللہ ابن عمر کے کہ حضرت امیر المومنینؑ سے بیعت نکی اور بیعت کی یزید اور عبدالملک ابن مروان کی چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین متفق علیہ بخاری اور مسلم سے بسند عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب اہل مدینہ نے یزید کو امامت سے خلع کیا عبداللہ ابن عمر نے کہا کہ ہمنے بیعت کی ہے یزید کی اور یہ بیعت خدا اور رسولؐ کے ایسے شخص کے ساتھ عذر نہین چاہیے کرنا اور دوسری روایت کی ہے صحیح بخاری سے بسند عبداللہ ابن عمر سے اور ملخص اوس روایت کا یہ ہے کہ جب عبداللہ ابن عمر نے چاہا کہ ہاتھ حجاج کے بیعت عبدالملک کی کرے تو حجاج نے باوجود شقاوت اور نفاق کے غصہ مین آکے کہا کہ کل علی ابن ابی طالب کی بیعت نکی تونے اور آج آیا ہے کہ عبدالملک ابن مروان کے بیعت کرے ہاتھ میرا بیکار نہین ہے پانون میرا پکڑ اور بیعت کر اور مثل جناب عایشہ کے کہ عداوت اور جنگ کرنا انکا حضرت امیر المومنینؑ سے مشہور اور معروف ہے حاجت توضیح کی نہین ہے

jabir.abbas@yahoo.com

اور کسیقدر حال اونکی عداوت کا مذکور بھی ہوچکا اور مثل ابو ہریرہ کے کہ واسطے نفع دنیا کے حضرت امیرؑ سے منحرف ہوگئے معاویہ سے ملے اور حضرت امیرؑ سے جنگ کی جیسا کہ کتب سیر و تواریخ مین مذکور ہے اور حال انکے صادق اللہجہ ہونیکا کسیقدر بیان بھی ہوچکا اور مثل عمرو بن عاص کے کہ دین کو ساتھ دنیا کے بیچا اور رطب فداری معاویہ مین اسلام سے نے نصیب ہوا اور حال اسکا کتب اہل سنت مین مذکور اور مشہور ہے اور مثل مغیرہ بن شعبہ کے کہ حضرت امیرؑ سے نہایت عداوت رکہتا تھا چنانچہ ابن ابی الحدید نے ابو جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ مغیرہ ابن شعبہ علی کو منبر پر ناسزا کہتا تھا اور یہ بھی ابو جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ معاویہ ایک جماعت صحابہ او تابعین کو صلہ دیتا تھا کہ اخبار قبیحہ کو حق علی ابن ابی طالبؑ مین روایت کرین اور اون لوگون مین سے تہا عمرو عاص اور مغیرہ بن شعبہ اور عروہ بن زبیر اور مثل کعب الاحبار کے ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت مین روایت کی ہے ایک جماعت اہل سیر سے کہ علی ابن ابی طالبؑ کہتے تھے کہ کعب الاحبار کذاب ہے اور وہ منحرف تہا انحضرت سے اور مثل سعد ابی وقاص کے کہ عداوت سے بیعت جناب امیرؑ کی نکی جیسا کہ کتب سیر مین مذکور ہے اور مثل ابو موسیٰ اشعری کے کہ بسبب دشمنی کے نفی خلافت انحضرت سے کی کہنے سے عمرو بن عاص کے اور مثل عمر بن سعد

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور شمر اور خولی وغیرہم کے کہ عداوت جنکی اہل بیت نبوت سے احتیاج بیانکی
نہین رکھتے یاد کرنا واقعہ کربلا کا کافی ہے الحاصل جو روایات کہ اہل سنت
در باب عقیدہ اپنے فضائل خلفاء ثلثہ مین نقل کرتے ہین البتہ سلسلہ
اون روایات کا تابعان بنی امیہ اور دشمنان حضرت امیر المومنینؑ تک
پہونچا ہے جیسا کہ ارباب خبر اور اصحاب تتبع پر ظاہر ہے کہ معاویہ اور
سایر ظلمہ بنی امیہ آل رسولؐ کے ساتھ کیسی عداوت رکھتے تھے اور
ہمیشہ منبرون پر مجمعیت خاص و عام مین سب اہل بیتؑ طاہرین اور
مذمت حضرت خیر المرسلین کرتے تھے اور دوستان اہل بیتؑ طیبین کو
قتل اور غارت کرتے تھے اور کسیکو یارا اسکا نہ تھا کہ فضائل علی ابن
ابی طالبؑ کو ظاہر کرسکے اور جو شخص کہ اون حضرت کی مذمت مین کوئی
حدیث وضع کرتا تھا صلہ اور انعام پاتا تھا اور جو لوگ کہ اظہار عداوت کا
اونحضرت کے کرتے تھے ہمیشہ اور زمانون کے نزدیک معزز اور مکرم
تھے اور صاحب شوکت و حکومت ہوتے تھے اور جو لوگ کہ اونحضرت
کی دوستی کے ساتھ منسوب تھے ہمیشہ خوف اور مظلومی مین بسر
کرتے تھے اور خوف سے اصلا اظہار دوستی اور پیروی اہل بیتؑ
کا نکرتے تھے آسی سال تک کہ زمانہ بنی امیہ کا تھا حال شیعیان حضرت
مرتضی علی کا اسطرح پر تھا کہ کسی زبان کو یارا اوسکی شرح کا اور
کسی کان کو تاب سننے کی نہین ہے ہزارون آدمی تہمت محبت
اہل بیتؑ مین قتل ہوگئے اور دوستون اور شیعون کا تو کیا

jabir.abbas@yahoo.com

حساب ہی ابن ابی الحدید نے جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ بنی امیہ
منع کرتے تھے اظہار فضایل علیؑ کو اور سزا دیتے تھے ذاکر اور راوی
فضایل علیؑ کو یہانتک کہ کسیکو جراءت نہ تھے کہ نام اوس شخص ذاکر یا
راوی کا زبان پر لاوے اور ابن ابی الحدید نے اپنی شرح مین روایت
کی ہے علیؑ ابن محمد ابن ابو یوسف مداینی سے کہ اوسنے کتاب احداث
مین لکہا ہے کہ معاویہ نے لکہا اپنے عمال کو کہ قتل کرو راویان فضایل
علیؑ اور اہل بیتؑ کو پس خطباء ہر جگہ منبرون پر اوسحضرت کو ناسزا کہتے
تھے اور معایب واسطے اوسحضرت اور اہل بیتؑ کے روایت کرتے
تھے اور چونکہ کوفہ مین شیعہ علیؑ کے بہت تھے زیاد کو اونپر مقرر کیا کہ
اوسنے اونکو قتل کیا جہان کہین پایا بڑی بڑی عقوبت سے اور اپنے
عمال کو لکہا کہ دوستان عثمان اور راویان فضایل عثمان کا اعزاز
واکرام کرو اور نام اونکے اور اونکے باپ اور قوم کو اونکی لکہ کے
ہمارے پاس بہیجو پس جب نام اور نشان کو اونکے عمال نے لکہ کے
بہیجا تو اونکو صلاے گران قیمت اور اسپہا اور املاک بہت دیئے
پس جو شخص کہ عثمان کی فضیلت کو روایت کرتا تہا نام اوسکا لکہتا تہا
اور اوسکو اپنا مقرب کرتا تہا بعد اسکے عمال کو لکہا کہ روایت کرو
ابوبکر اور عمر اور سایر اصحاب کے فضیلت کو پس روایت کی مناقب
مین اونکے احادیث موضوعہ بہت کہ کچہ اصل اور حقیقت نہین اور
اون حدیثون کو منبرون پر پڑہتے تھے اور معلمون کو کہتے تھے کہ

مکتبونمین لڑکون کو پڑہا دیتا اور راون حدیثون کو مثل قرآن کے تعلیم کرتے
تھے یہانتک کہ عورتون کو اور بچونکو اور خدمتگارونکو بھی پڑہا یا
بعد اسکے عمال کو لکہا کہ سب شہرونمین ڈہونڈہین جو شخص کہ متہم بدوستی
علی ابن ابی طالب اور اونکی اہلبیت کی ہو گھر کو اوسکے گرا دین
یہ ہی مجمل مضمون روایت ابن ابی الحدید کا کتاب مداینی سے آپ تامل
کرنا چاہیے اور انصاف سے دیکہنا چاہیے کہ جہہر گاہ حال ایسا تہا اور سب
راویان معتبر اہلسنت کے تابع بنی امیہ اور دشمن اہلبیت رسولخدا
کے تھے تو احادیث فضائل حضرات خلفاء ثلثہ کا کیا اعتبار ہے اور
صاحب تحفۃ المحبین کتاب المحبین مین اور صغانی نے اور اور النہری نے در الملتقط
مین بکثرت جہوٹی وضعی حدیثون کو فضائل حضرات خلفاء ثلثہ مین نقل
کردیا ہے اور امام المحدثین فیروزابادی نے کتاب سفر السعادت مین
لکہا ہے ان کل ما ورد فی شان ابی بکر فہی من المفتریات التی یشہد
بدا ہتہ العقل بکذبہا حاصل معنی یہ ہی کہ سب حدیثین جو شان ابوبکر
مین ہین جہوٹی ہین گواہی دیتی ہے عقل بلا تامل اون حدیثون کے
جہوٹی ہونے پر **فایدہ دوم** سب و شتم بغض قریش کے ہے کہ یہ
طریقہ اما میہ کا نہین ہے اور لعن کہتے دور کرنے رحمت خدا سے اور
اور نفرین کرنیکے ہے بحکم نص قرآن اولئک علیہم لعنۃ اللہ و علیہم اللعنۃ
اور لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین فرمان خدا ہے اور فرمان
برداری خدا کی موجب ثواب اجر آخرت ہے اور حضرت رسولخدا نے

Presented by: Rana Jabir Abbas

لعن بہت ابوسفیان اور معاویہ وغیرہما پر ثابت ہے جیسا کہ مقصد دوم
مین کسیقدر مذکور ہوا کہ عمل کرنا اوسپر تمامی امت پر لازم ہے پس بفرمان
برداری خدا و رسول شیوہ امامیہ کا ہے کہ مستحق لعن پر لعن کہین صحابی
ہو خواہ پدر صحابی اور حقتعالی نے فرمایا ہے لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول
الا من ظلم یہ نص قطعی دال ہے اسپر کہ بد کہنا ستم رسیدہ کا باعلان تمام
اوس شخص پر کہ ستم اوسپر کیا بلاشک جایز ہے اور زیادہ اس سے
ہمپر کیا ستم ہوگا کہ بعض حضرات ہمارے اقاؤن پر انواع ظلم اور ستم
اور ایذا عمل مین لائے اور سزاوار لعن ہونا وتخصرت کا بفرمان
خدا اور بارشاد رسول اور امیر المومنین ثابت اور متحقق ہے حقتعالی نے
فرمایا ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ
واعد لہم عذابا مہینا یعنے بتحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین خدا اور
رسول کو لعنت کی ہے اوپر حقتعالی نے اور واسطے اونکے وہ عذاب
ہے کہ موجب اہانت اور فضیحت کا اونکی ہے فقط اور مقصد دوم مین بیان
ہوچکا کہ ایذا حضرت امیر المومنین اور حضرت فاطمہ عین ایذا رسول خدا
اور خدا ہے اور یہ باعث لعن ہے اور ایذا دینے حضرات خلفاء ثلثہ و
غیرہم کے مقصد مذکور مین ثابت ہوچکی حاجت اعادہ کی نہین ہے اور
یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی کہ جب جناب عثمان اور جناب طلحہ نے
کہا کہ بعد وفات رسول خدا کے ہم ازواج سے نکاح کرینگے کہ یہ کلمہ
باعث ایذائے حضرت رسالتماب ہوا اور اخطب خوارزم سے مناقب

jabir.abbas@yahoo.com

مین اور ابن ابی الحدید نے انس ابن مالک سے اور بھی اخطب سے نے
روایت کی ہے باسناد عبدالرحمن بن ابی لیلے سے اور راوس نے اپنے
باپ سے کہ رسول خدا نے علیؑ سے کہا اتق الضغائن التی لک فی
صدور من لا یظہرہا الا بعد موتی اولئک ہم یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون
یعنے پرحذر رہو کینون سے کہ یہ نسبت تیرے سینون مین ہین اون لوگونکی
کہ ظاہر نہین کرتے ہین مگر بعد میری رحلت کی یہ لوگ وہ ہین کہ لعنت
کرتا ہے حقتعالی انپر اور لعنت کرتے ہین لعنت کرنیوالے پس
حضرت روئے پوچھا یا حضرت کسواسطے سے رونا آپ کا فرمایا اخبرنی
جبرئیل انہم یظلمونہ و یمنعون حقہ یعنے خبر دی ہمکو جبرئیل نے کہ بتحقیق
کہ وہ لوگ ظلم کرینگے علیؑ پر اور منع کرینگے حق کو اوسکے اور مقصد دوم
مین ثابت ہوچکا کہ حضرت خلفائے ثلثہ نے کیا ظلم کئے حضرت امیر المومنین
علی ابن ابی طالبؑ پر اور کینہ جو دلونمین تھے بعد وفات حضرت رسولخداؐ
کے ظاہر کئے اور غصب کیا اونکے حق کو اور رئیس اشاعرہ محمد بن الکریم
شہرستانی نے کتاب ملل ونحل مین اور سید شریف نے شرح مواقف
مین اور داؤد اور ترمذی اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبل وغیرہم نے
اپنے مصنفات مین لکھا ہے کہ فرمایا رسولخداؐ نے جہزو جیش اسامہ
لعن اللہ من تخلف عنہ یعنے جاؤ لشکر اسامہ کے ساتھہ لعنت کرے خدا
اوسپر کہ جو نہ جائے لشکر اسامہ کے ساتھہ اور نہ جانا حضرات اصحاب
ثلثہ کا متحقق اور معلوم ہی جیسا کہ جمال الدین محدث نے روضۃ الاحباب

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں حضرت احمد کی ہے اور ابن ابی الحدید نے کتاب احمد ابن عبد العزیز جوہری سے
روایت کی ہے اور مسند احمد حنبل میں مذکور ہے کہ جس وقت کہ حکم الٰہی
ہوا واسطے بند کرنے گھروں کے دروازوں کے جو مسجد واقع تھے
سب دروازے بند ہوئے سوائے دروازہ مکان علی ابن ابیطالب
کے عباس نے عرض کی کہ ایک ناودان کوٹھے کا ہماری مسجد میں رہے
حضرت رسول خدا نے قبول فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اپنے
چچا کی خوشی کے واسطے ناودان کو نصب کیا اور نصب کرنیکے وقت
فرمایا کہ جو شخص کہ اسکو کھودیگا ہمارے چچا کو ناخوش کرے گا وہ شخص
ملعون ہے عمر ایک روز زمانہ خلافت میں اپنے اودھر جاتے تھے
پانی اوس ناودان سے اونپر پڑا عمر غصہ میں آئے ناودان کے
کھودنے کا حکم دیا بعضے اصحاب رسول اللہ نے اوس حدیث کو یاد دلایا
لیکن کچھ فایدہ نکیا ناودان کھود ڈالا اور اخطب خوارزم نے مناقب
میں ایک حدیث طولانی میں روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
من عرف حق علی ومن انکر حقہ لعن یعنے جسنے پہچانا حق علی کو وہ پاک
اور طیب ہوا اور جسنے انکار کیا اونکی حق سے ملعون ہوا اور مقصد دوم
میں منکرین حق حضرت علی ابن ابی طالب مذکور ہوچکے ہیں اور روایت
صحیح مسلم اور صحیح بخاری متضمن اس امر کے کہ حضرت علی اور حضرت
عباس جناب خلیفہ اول اور جناب خلیفہ ثانی کو کاذب و غادر
جانتے تھے مقصد دوم میں نقل ہوچکے ہے اور لعن کاذب پر بعض

jabir.abbas@yahoo.com

قرآنی ثابت ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ مین یحیی بن
سعید شہود یا ابن عالیہ حنبلی سے نقل کیا ہے کہ کہا اوسنے کہ حاضر تہا مین
نزدیک فخر اسمعیل بن علی حنبلی فقیہ کے کہ پیشوا حنبلیون کا بغداد مین تہا
ایک شخص حنبلیون مین سے کہ کچہ قرض ایک شخص اہل کوفہ سے طلب رکہتا
تہا نزدیک فخر اسمعیل کے آیا اور وہ روز غدیر کا تہا اور خلق کثیر ضریح
حضرت امیر المومنین پر جمع ہوے تھے پس شیخ فخر اسمعیل نے اوس شخص
سے پوچہا کہ آیا قرض تیرے تجکو پہونچے یا کچہ باقی ہے وہ شخص جواب دیتا
تہا تا اینکہ کہا کہ اے سید میرے کاش کہ تم دیکہتے عید غدیر کو کہ سر قبر
علی ابن ابی طالب پر کیا تشنیع اور رسوائیان اور اقوال نازیبا اور
سب اصحاب بآواز بلند بے باکانہ کئے ہین پس فخر اسمعیل نے کہا کہ
گناہ اون لوگون کا کیا ہے قسم خدا کی فخر و صاحب قبر نے اون
لوگون کو تعلیم کیا ہے پس اوس شخص نے کہا کہ صاحب قبر کون ہے
کہا علی ابن ابی طالب کہا اے سید میرے آیا علی نے اون لوگون کو
ہدایت کی اور یہ طریقہ تعلیم کیا کہا ہان واللہ کہا اے آقا پس اگر علی حق
پر تہے تو ہم لوگ کیون فلان اور فلان کو دوست رکہین اور اگر
باطل پر تہے پس کس واسطے ہم اونکو دوست رکہین چاہیے کہ تبرا کرین
ہم اوس سے یا اون دونون سے پس ابن غالیہ کہتا ہے کہ فخر اسمعیل
جلدی اوٹہے اور کفشون کو پہنا اور کہا کہ لعنت خدا کی اسمعیل پر اگر
جواب اس مسئلہ کا جانے اور اندر مکان کے چلے گئے اگر کوئی اہل سنت

jabir.abbas@yahoo.com

مین سے لکھے کہ کتب اہل سنت مثل ریاض النضرہ اور شفاء قاضی عیاض
وغیرہما مین احادیث اس باب مین منقول ہین کہ جو شخص کہ سب اصحاب
کرے وہ منافق اور جہنمی ہے اور شفا مین یہ حدیث بھی ہے کہ من سب
اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنے جو شخص کہ سب
کرے میرے اصحاب کو پس اوسپر لعنت ہے خدا اور ملائک اور آدمی
سب کی پس کیونکر سب کرنا اصحاب کی شان مین جائز ہوگا تو جواب اوسکا
یہ ہے کہ احادیث کتب اہل سنت امامیہ پر حجت نہین ہو سکتی ہین اور
علاوہ برین بیان ہو چکا کہ سب بمعنے فحش طریقہ امامیہ کا نہین ہے اور
سوا اسکے ہرگاہ بفرمان خدا اور ارشاد رسول خدا اور علی مرتضی ثابت
ہو چکا کہ بعض اصحاب غیر ممدوحین قابل لعن ہین تو لامحالہ اصحاب غیر ممدوحین
حکم سے ان احادیث مذمت لعن کے مستثنی سمجھے جاوینگے پس لابد یہ
احادیث عدم جواز لعن حق اصحاب ممدوحین مین اور وہ احادیث حکم لعن
مخصوص اصحاب غیر ممدوحین کے حق مین قرار پاوینگے اور کتب اہل سنت
سے ثابت ہے کہ اصحاب نے ایک دوسرے پر سب و لعن کئے ہین
جیسا کہ تاریخ طبری اور کنز العمال مین ہے کہ جب عمر نے پیغام اسامہ کا
ابوبکر کے پاس پہونچایا تو ابوبکر کودے اور ڈاڑھی عمر کی پکڑی اور
عمر کو گالی دے پس عمر باہر آئے اور اصحاب رسول کو گالی دے
اور فتح الباری مین ہے کہ عمر نے حق سعد بن عبادہ کہ اکابر اصحاب
سے ہے کہا قتل اللہ سعدا فانہ صاحب الشر والفتنۃ یعنے قتل کرے خدا

سعد کو پس بتحقیق کہ وہ صاحب شر و فساد ہے اور کنز الاعمال مین ہے کہ
عباس ابن عبد المطلب نے عمر کو کہا اخفضک اللہ بطرا یک یعنے پھیرے
تجھے خدا تیرے مانگی فرج مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین لکھا ہے
کہ عثمان نے شان نعیمان مین کہ اصحاب رسول سے تھے کہا لعن اللہ نعیمان
یعنے لعنت کرے خدا النعیمان پر اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ عایشہ
شان مین عثمان کے کہتے ہین لعن اللہ نعثلا قتل اللہ نعثلا یعنے لعنت
کرے خدا نعثل پر اور قتل کرے خدا نعثل کو پس چاہیے کہ اصحاب
ایک دوسرے کو سب اور لعن کرنیکے سبب سے منافق اور جہنمی
اور ملعون ہون فایدہ سیوم شیعہ لغت مین بمعنے اتباع اور انصار
اور گروہ اور غالب شدہ کے ہین اور لغت مین ہے کہ عرف مین یہ نام
اون لوگون کا ہے کہ دوست رکھتے ہین علی ابن ابی طالب اور اونکے
فرزندون کو اور مشایعت اور متابعت انکی کرتے ہین اور استعمال
اس لفظ کا واحد اور کثیر مین ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب ملل و
نحل مین لکھا ہے الشیعۃ ہم الذین تابعوا علیاً یعنے شیعہ وہ لوگ
ہین کہ جن لوگون نے متابعت کی علی کے اور لفظ شیعہ قران شریف
مین چند مقام مین ہے و ان من شیعتہ لابراہیم اور جنتی ہونے مین
شیعون کے اور انکے فضایل مین احادیث حضرت رسول خدا
کثرت سے کتب معتبرہ اہل سنت مین مذکور اور موجود ہین چنانچہ
بعض اون مین سے اور آخر مقصد اول مین اس رسالے کے مذکور

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئین اور سوائے فرقہ امامیہ کے کوئی فرقہ کسی زمانہ مین بلقب شیعہ
معروف اور مشہور نہین ہوا اور ابن اثیر نے حال مین محمد بن یعقوب
کلینی رہ کے کتاب جامع الاصول مین لکھا ہے ابو جعفر محمد بن یعقوب
الرازی الفقیہ الامام علی مذہب اہل البیت عالم فی مذہبہم کبیر فاضل
عندہم مشہور لہ ذکرہ فیما کان علی المائۃ الثالثۃ یعنے کنیت اون کے
ابوجعفر اور نام اونکا محمد بن یعقوب ہے اور فقیہ اور پیشوا مذہب اہل بیت
کے تھے اور عالم اون کے مذہب کے تھے اور ساتھ فضل و بزرگواری
کے موصوف اور تین سو صدی کے علما مین مشہور اور معروف تھے
اس سے صریح ثابت ہوا کہ شیخ کلینی رہ کہ اکابر متقدمین علمای امامیہ
مین عالم مذہب اہل بیت کے تھے اور مذہب و سنت و جماعت سوائے
مذہب اہل بیت علیہ السلام کے ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب
ملل و نحل مین اور شرح مواقف نے لکھا ہے الامامیۃ کانوا فی الاول
علی مذہب ائمتہم یعنے امامیہ تھے پہلے اوپر مذہب اپنے امامون کے
اور نہایہ جزری مین ہے کہ اول رواج دینے والے مذہب امامیہ کے
امام رضاؑ تھے اور مرتبہ دوم مین محمد بن یعقوب کلینی نے اس مذہب کو
رواج دیا اور ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ان مجدد مذہب الامامیۃ فی
المائۃ الثانیۃ کان علی بن موسی الرضا یعنے تجدید کرنیوالے مذہب
امامیہ کے دوسرے صدی مین تھے امام رضا اور ارباب سیر لکھتے ہے
ہین کہ بعد وفات سرور عالم کے تابعان علی شیعہ علی مشہور ہوئے

jadir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اسیطرح فریق ثانی اپنے تئین شیعہ ابوبکر و عمر و عثمان کہتے تھے
اور جب معاویہ نے حضرت امیر سے جنگ کی اپنے لشکر مین حکم دیا کہ
معاذ اللہ منبرون پر سب امیر المومنین اور اونکے اصحاب کی کرین اور
اپنے گروہ کو ملقب بسنت و جماعت کیا اور سیوطی نے تاریخ الخلفا
مین لکھا ہے کہ جب سنہ ۴۱ھ مین معاویہ اور امام حسن سے صلح ہوے تو معاویہ نے
نام اوس سال کا جماعت رکھا اور صواعق مین ہے کہ سنہ ۶۱ مین جب
امام حسین شہید ہوے یزید نے نام اوس سال کا سنت رکھا پس اس
ترکیب سے نام تابعان بنی امیہ کا سنت و جماعت واضح ہے اور جسوقت کہ
جنگ صفین ہوے مسلمان تین فرقہ ہوے تابعان علی کہ شیعہ علی نامور
ہوے اور تابعان معاویہ سنت جماعت مشہور ہوے اور ایک گروہ
نے دونون سے انحراف کیا کہ وہ خارجی ہین فایدہ چہارم مسند
احمد حنبل اور جمع بین الصحیحین الستہ اور صحیح ابوداؤد اور صحیح بخاری مین ہے
کہ حضرت رسول خدا نے حضرت امیر سے فرمایا کہ یا علی لا یحبک الا مومن
ولا یبغضک الا کافر او منافق یعنے اے علی دوستی رکھے گا تم سے مگر مومن
اور دشمنی رکھے گا تم سے مگر کافر اور منافق اور صحاح مین ہے کہ فرمایا
رسول خدا نے لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مومن یعنے محبت نکریگا
علی سے منافق اور دشمنی نرکھے گا اون سے مومن اور صحاح مین
ہے من احب علیا فقد احبنی و من ابغض علیا فقد ابغضنی یعنے جسنے
محبت کی علی سے بتحقیق کہ مجھ سے محبت کی اور جسنے عداوت کی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی سے بتحقیق کہ مجھ سے عداوت کی اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور
ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جو شخص نہ پہچانے حق ہماری عترت کا
ایک شخص ہے تین شخصون مین سے یا منافق ہے یا پسر زن زانیہ یا بغیر
طہر یعنے مان اوسکی حالت حیض مین حاملہ ہوئے اور طبرانی اور حاکم نے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اگر کوئی شخص درمیان رکن
و مقام کے ساتھ صلوۃ اور صوم کے قیام کرے اور دشمن ہوا اہلبیت
محمد کا داخل ہوگا آتش دوزخ مین اور احمد حنبل نے مناقب مین ابن
عباس سے روایت کی ہے قال لما نزلت لا اسئلکم علیہ اجرا الا
المودۃ فی القربی قالوا یا رسول اللہ صلعم من قرابتک ہؤلاء وجبت
علینا مودتہم قال علی و فاطمۃ و اولادہما و قال النبی صلعم والذی
نفسی بیدہ لا یبغضنا اہل البیت احد الا ادخلہ النار حاصل معنے یہ
کہ جسوقت نازل ہوے آیت لا اسئلکم کہا لوگون نے یا رسول اللہ
کون ہین قرابتدار آپکے کہ واجب ہوی ہم لوگون پر محبت اونکی
کہا رسول خدا نے کہ وہ علی اور فاطمہ ہین اور اولاد اون دونونکی
اور کہا رسول خدا نے کہ قسم ہے اوسکی کہ جان میرے اوس کے
قبضہ قدرت مین ہے کہ نہ دشمنی رکھیگا اہلبیت سے کوئی مگر یہ کہ
حق تعالے اوسکو داخل کریگا جہنم مین بملاحظہ ان احادیث اور مثل
ان احادیث کے کہ کتب معتبرہ اہل سنت مین کثرت سے موجود
ہین حضرات اہل سنت مجبور رہوسکے دعوی محبت اہلبیت کا کرنے پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

بلکہ جناب شاہ عبد العزیز دہلوی نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین بکمال
خلافت اپنے تئین شیعہ قرار دیا ہے لیکن در واقع یہ دعوی آنحضرت کا
محض مصنوعی اور لسانی اور صرف بیان ظاہری اور زبانی ہے کیونکہ
اونکے اقوال اور اعمال اور افعال سے صریح عداوت اہل بیت
طاہرین حضرت سید المرسلین کے منکشف اور ثابت ہوتی ہے چنانچہ
احمد حنبل نے مسند جعفر مین روایت کی ہے کہ اَلرَّجُلُ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی
یَبْغَضَ عَلِیًّا قَلِیْلًا یعنے مرد نہین ہوتا مومن جبتک کہ عداوت نہ رکھے علی
سے تھوڑی اور امام غزالی نے کتاب صراط المستقیم مین لکھا ہے
کہ جو شخص کلمہ شہادتین کے داخل بہشت ہوگا مگر وہ شخص کہ جو باغض ہوا
تصرف واسطے مین خلافت کے کہ وہ علی ابن ابی طالب ہین اور قاضی
ابن خلکان نے کہ اکابر علماے اہل سنت سے ہین حال مین علی ابن
جہم کے کہ جسکو اہل سنت بڑا سمجھتے ہین اور معتبر جانتے ہین لکھا ہے کہ
اِنَّہٗ کَانَ مُتَعَقِّدًا رَاۤیٍ بُغْضِ عَلِیٍّ وَالْاِنْحِرَافِ عَنْہُ لِاَنَّ مُحَبَّتَہٗ لَا تَجْتَمِعُ مَعَ السُّنَنِ
یعنے تحقیق کہ وہ معتقد رہا عداوت علی مین اور منحرف ہونے مین اونسے
اسواسطے کہ تحقیق کہ محبت علی کی نہین جمع ہوتے ساتھ سنن کے
یعنے یہ امر نہین ہوسکتا کہ سنی ہو اور دوست بھی ہو علی کا اور محی الدین
عربی نے متوکل عباسی کو قطب لکھا ہے اور کمال الدین دمیری نے
حیوۃ الحیوان مین لکھا ہے اَلْمُتَوَکِّلُ کَانَ یَبْغُضُ عَلِیًّا یعنے متوکل
علاوہ رکھتا تھا دشمنی علی سے اور سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکھا ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

سنۃ ستۃ وثلاثین ومائتہ امر المتوکل بہدم قبر الحسین وہدم ما حولہ
من الدور ان یعمل مزارع ومنع الناس من زیارتہ یعنے ۲۳۶ھ ہجری
مین حکم کیا متوکل نے واسطے منہدم کرنے قبر حسین کے اور منہدم کرنے
اوس چیز کے کہ جو گرد قبر کی تھی اور حکم دیا اوسنے کہ زراعت کرین
اوسپر زراعت کرنیوالے اور منع کیا لوگون کو اوکی زیارت کرنے سے
اور ابن عربی مالکی نے لکھا ہے ما قتل الحسین الا بسیف جدہ ای لان
الخلیفۃ والحسین باغی علیہ والبیعۃ سبقت لیزید یعنے نہین قتل ہوے
حسین مگر اپنے نانا کی شمشیر سے اسواسطے کہ یزید خلیفہ تھا اور حسین نے
بغاوت کی اوسپر اور بیعت سبقت کر چکے تھے یزید کیطرف اور مبینی نے
کہ علماے اہل سنت سے ہین لکھا ہے کہ اول خارجی فی الاسلام
حسین ابن علی یعنے پہلا خارجی جو اسلام مین ہوا حسین ابن علی ہین اور
ابن حجر نے صواعق مین لکھا ہے عن الغزالی وغیرہ یحرم علی الواعظ روایۃ
قتل الحسین والحسن وما جری بین الصحابۃ من التشاجر والتخاصم فانہ
یہیج الی بغض الصحابۃ یعنے غزالی وغیرہ کہتے ہین کہ حرام ہے واعظ پر بیان
کرنا حال قتل حسین اور حسن کا اور بیان کرنا اوس قصہ کا جو واقع
ہوا درمیان صحابہ کے باہمدیگر نزاع اور دشمنی سے پس تحقیق کہ وہ
باعث ہوتا ہے دشمنی اصحاب کا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے
قول جمیل مین بیان قصہ کربلا اور حال وفات حضرت امام حسین کو
ناجائز لکھا ہے اور مولوی اسمٰعیل صاحب نے صراط المستقیم مین لکھا ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ چونکہ حسین مرتبہ شہادت کو فائز ہوئے تو محل خوشی کا ہے نہ مقام غم کا
پس معلوم ہوا کہ اہل سنت جو تہمت محبت کی حضرت امیر المومنین اور
سایر اہل بیت طاہرین کے اپنے اوپر کرتے ہین از قبیل یقولون ما
لیس فی قلوبہم ہے یعنے کہتے ہین وہ بات کہ نہین ہے اونکے دلون مین
اور از قبیل یقولون ما لا یفعلون ہے یعنے کہتے ہین وہ بات کہ نہین
کرتے ہین اور نہ محقق ہوا کہ باطن اونکے خلاف ظاہر اور اقوال ونکے
عکس اونکے اعمال کے گواہی دیتے ہین اور بنا بر احادیث کتب معتبرہ
اپنے بجہت عداوت حضرت امیر المومنین اور اہل بیت سید المرسلین کے
کافر اور منافق اور اہل جہنم قرار پاتے ہین فایدہ منجملہ احوال مین امام
اعظم اہل سنت یعنے جناب ابو حنیفہ کے ابن جوزی نے کتاب المنتظم مین
لکہا ہے ان الجمیع اتفقوا علی طعن ابی حنیفۃ یعنے بتحقیق کہ سب نے اتفاق
کیا ہے اوپر طعن ابو حنیفہ کے اور رسالہ امام ابو حامد غزالی کا طعن بیچ
ابو حنیفہ کے مشہور ہے اور غزالی نے آخر کتاب منخول کے مسلک اولی
مین لکہا ہے فابو حنیفۃ مزق جاھم وہمر فی تصویر المسائل و تقریر المذاہب
فکثر خبطہ حاصل معنے یہ ہے کہ ابو حنیفہ نے بنایا مسایل کو پس زیادہ
ہوا خبط اوس کا اور پہر غزالی نے کہا ہے کہ فاما ابو حنیفۃ فقد قلب الشریعۃ
یعنے ابو حنیفہ نے اولٹ دیا شریعت کو اور پہر کہا ہے ان ہذا الاشقاء
یعنے یہ شقاوت اوسکی تہے اور قاضی عضدی نے عضدیہ مین لکہا ہے
ان مذہب ابی حنیفۃ کفر کبیر یعنے مذہب ابو حنیفہ کا بڑا کفر ہے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مخالف مذہب کے جنازہ پر جاتے ہین اور بعد دفن میت کے وارثونکو
پرسا اور دلاسا دیتے ہین دل نہین مانتا کہ خبر اوسکے مرنے کے
سنکے دوسرے کام مین مشغول ہون کیا غضب ہے اور کیسے وہ
مسلمان اور اصحاب اور یار حضرت رسول خدا کے تھے کہ اپنا سر
پرست اور محسن اور مولی اور پیشوا اور آقا دونون جہان کا تو دنیا
سے اوٹھ جاے اور وہ لوگ اوسکے غسل اور کفن اور دفن مین
شریک اور حاضر نہون پیغمبر خدا کے جسد پاک کو بے غسل اور بے کفن
اور بے دفن چھوڑین مروت اور غیرت اور حمیت سے مونھ موڑین حکومت
اور ریاست کے بند و بست اور خوشی مین سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع
ہو کے خلاف حکم خدا اور رسول کے جناب ابوبکر کو خلیفہ بناوین
ہاتھ بیعت کا اونکے ہاتھ پر رکھکے تالیان خوشی کی بجاوین مبارکبادکا
شور مچاوین احسان رسول خدا کو بھولاوین عزا ہے کا تو کیا ذکر کہ
اپنے پیغمبر کی بیٹی اور داماد کو ستاوین غم دون پر پہاڑ مصیبت کے
گراوین اگر کوئی کہے کہ اس جہت سے شریک تجہیز و تکفین و تدفین
نہوے کہ انتظام خلافت کا تجہیز و تکفین وغیرہ سے عظیم تہا تو ذرا
سمجھنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ اوسوقت بدعوائے خلافت
کسی نے خروج نہین کیا تہا بالفور وفات حضرت رسول خدا عرب
صحرائی کا مدینہ منورہ پر دھاوا نہین آیا تہا قبر مین ایک مشت خاک
ڈالنے کے واسطے چند منٹ کا زمانہ درکار تہا سقیفہ بنی ساعدہ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسیطرح مجد الدین فیروزآبادی نے ابو حنیفہ کو کافر لکھا ہے اور کتاب
اسخول میں ہے کہ شافعی اور ابو حنیفہ فیمابین اپنے ایک دوسرے کے
تکفیر کرتے تھے اور شعیر کہ علمائے اہل سنت سے ہیں کہتے تھے کہ
ایک کف خاک بہتر ہے ابو حنیفہ سے اور سفیان مالک اور عماد شافعی
کہتے تھے کہ پیدا نہیں ہوا کوئی شخص اسلام میں شوم زیادہ ابو حنیفہ سے
اور امام شافعی کہتے تھے کہ ابو حنیفہ کی کتابوں کو دیکھا میں نے ایک سو
تیس ورق پر خلاف کتاب خدا اور رسول کے دیکھا میں نے اور امام
مالک کہتے تھے کہ ضرر ابو حنیفہ کا زیادہ ہے امت پر فتنہ ابلیس سے
اور ابن مہدی کہتے تھے کہ فتنہ اسلام پر بعد دجال کے عظیم تر اسے
ابو حنیفہ سے ہوگا جب یہ اوصاف ہیں امام اعظم یعنی بہت بڑے امام کا
اہل سنت کے تو اونکے چھوٹے اماموں کے حالات کے لکھنے کی
کچھ ضرورت نہیں ہے **فائدہ** مشہور رئیس متکلمین اہل سنت محمد شہرستانی
نے کتاب ملل و نحل میں لکھا ہے کہ اصحاب ثلثہ نے تجہیز و تکفین حضرت
رسول کی نہ کی اور متوجہ امور دنیوی کے ہوئے اور غیبت علی کو
فرصت جانکے لوگوں سے بیعت لے اس مقام میں مؤلف کہتا ہے
اور خدمت میں ارباب انصاف اور اہالی فہم سلیم کے عرض کرتا ہے
کہ ہمیشہ سے دستور ہے کہ لوگ بسبب مروت اور دوستی اور
برادری دنیا کے یا بسبب ہم قوم ہونے کے یا بخیال اپنی عزت
اور شان یا شخص میت کے عزت اور ریاست کے خیال سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقت تھا حضرت رسول خدا تک دو ایک کوس کا فاصلہ نہ تھا چند قدم کی مسافت تھی ایک لحظہ کی فرصت پر نہ کوئی بلا تھی نہ آفت تھی کیونکر اون بعض مصاحبوں کے دلوں نے مانا کہ چند قدم کے تکلیف گوارا کرکے اپنے آقا اور سرور کونین ندسے اپنے جی مرکے آخر سے زیارت نہ کر لے ہائے ہائے کیسی ولا او رمحبت اور اخلاص تھا اور اسکے واسطے کیسی ارادت اور عقیدت اور اختصاص تھا الحمد للہ کہ یہ رسالہ عجالہ بتاریخ ولادت باسعادت حضرت امیر المومنین سید الوصیین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب یعنی تیرہویں رجب المرجب سنہ ۱۲۹۱ ایک ہزار دو سو اکانوے ہجری کو ختم ہوا اختتام اسکو ذریعہ نجات اور باعث عفو سیئات کا اس بندہ گنہگار کے کرے اور محشور کرے اس عاصی کو زمرہ شیعیان اور صف علی ابن ابی طالب میں اور یہ مختصر مشہور ہو عوام فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ میں اور دوستوں کے لیے موجب کوشش تام کا پیروی دوازدہ امام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہو اور دوسروں کیواسطے موجب استبصار اور راہ ہدایت کا ہو

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

jabir.abbas@yahoo.com